اور لالکائی نے باسانید صحیحہ محمد بن اشرس کوفی و ابو کنانہ کوفی سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابو مغیرہ نضر بن اسمٰعیل حنفی نے بیان کیا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ حسن بصری سے اونہون نے اپنے والدہ سے اونہون نے ام سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ استواء معلوم ہے اور اوسکی کیفیت سمجھ سے باہر ہے اور اوسکا اقرار ایمان اور انکار کفر و طغیان ہے اور عبداللہ بن احمد نے جہمیہ کے رد مین اپنے والد سے اونہون نے شریح بن النعمان سے اونہون نے عبداللہ بن نافع صائغ مالک کے مخصوص شاگرد سے روایت کیا ہے کہ مین نے مالک بن انس سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین ہے اور اوسکا علم ہر مکان مین ہے - ذہبی کہتے ہین کہ مالک سے یہ ثابت ہو - اور حافظ عبدالغنی مقدسی اور شیخ الاسلام ابو الحسن علی ہنکاری وغیرہما نے اپنے مولفہ عقیدہ شافعی مین روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور وہ اہل حدیث جنکو مین نے دیکھا ہے اونکو اوسپر دیکھا ہے مثل سفیان اور مالک وغیرہما کے وہ اقرار کرنا اور شہادت دینا ہے اسپر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور محمد اللہ کے رسول یعنے پیغام پہونچانے والے ہین - پھر اور باتون کے ذکر کے بعد یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین اپنے عرش کے اوپر ہے جسطرح چاہتا ہے اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور دنیا کے آسمان کے طرف نزول فرماتا ہے جسطرح چاہتا ہے - پہر تمام عقاید کو ذکر کیا - اور مقدسی و ہنکاری نے حسن بن ہشام بدوی سے روایت کیا ہے کہ محمد بن ادریس شافعی کی یہ وصیت ہو کہ گواہی دیوے کہ کوئی معبود نہین ہے اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوا اور وصیت کا ذکر کیا یہان تک کہ کہا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اللہ تعالیٰ آخرت مین خوب ظاہر دکھائی دیگا اہل ایمان اوسکو دیکھین گے اور اوسکا کلام پاک سنین گے - اور اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے پھر ذکر کیا -

واللالكائي باسانيد صحيحة عن محمد بن اشرس الكوفي وابي كنانة الكوفي ثنا ابو المغيرة
النضر بن اسمعيل الحنفي ثنا قرة بن خالد عن الحسن عن امه عن ام سلمة زوج النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول
والاقرار به ايمان والجحود به كفر ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية عن
ابيه عن شريح بن النعمان عن عبد الله بن نافع الصائغ صاحب مالك وخصيصه
قال سمعت مالك بن انس يقول الله في السماء وعلمه في كل مكان قال الذهبي هذا
ثابت عن مالك وروى الحافظ عبد الغني المقدسي وشيخ الاسلام ابو الحسن
علي الهكاري وغيرهما في جمعهم عقيدة الشافعي قال القول في السنة التي انا عليها
ورأيت اهل الحديث عليها الذين رأيتهم مثل سفيان ومالك وغيرهما الاقرار
بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وذكر اشياء ثم قال وان الله فوق
عرشه على سمائه يقرب من خلقه كيف يشاء وينزل الى سماء الدنيا كيف يشاء وذكر
سائر الاعتقاد وروى المقدسي والهكاري عن الحسن بن هشام البلدي قال هذه
وصية محمد بن ادريس الشافعي اوصى ان يشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
وذكر الوصية الى ان قال فيها والقرآن كلام الله غير مخلوق وان الله تعالى يرى في
الآخرة عيانا ينظر اليه المومنون ويسمعون كلامه وانه تعالى فوق العرش وذكر

ومن نعم الشافعي

0.0514

ذلك الدين القيم

كتاب الفقه الاكبر

عن

اهل البيت الاطهر

من التاليفات القربوية البديعة المحسنة والتصنيفات الاهلبية المنيعة العجيبة المعجبة المزينة لمالوف ولي القربى اهل بيت النبوة ناشر الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسدد على راس المائة الثالثة من الهجرة لهؤلاء العترة امر دينها تبيينا وقربنا من طريق اهل السنة ابي عطاء حسن على المعروف بحسن التركي صاحب قاسم علي بن ذو الفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي بالانتساب الامي من الجد بين التركماني الاعجمي بالانتساب الابوي في البين كان له رب المشرقين ورب المغربين فآله احد من يطلع حاله

مفتاق رحمة ملكه الاحد ۶ مشتاق نعمة مليكه الصمد

عبد ربه غلام احمد لطف به من لم يكن له كفوا احد

طبع بمطبع الواقع في ... الاحمدية

ذلك الدين القيم

كتاب الفقه الاكبر

عن

اهل البيت الاطهر

من التاليفات القرونية البديعة المحسنة والتصنيفات الاهلبية المنيعة العجيبة المعجبة المزينة لمال ذوي القربى اهل بيت النبوة ناشر الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسدد على راس المائة الثالثة من الهجرة لهؤلاء العترة امر دينها تبيينا وتدوينا من طرق اهل السنة ابي عطا حسن علي المعروف (حسن النواب صاحب قاسم علي بن ذو الفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي بالانتساب الاتي من الجدتين والترك الى الاجداد وبالانتساب الابوي في البين كان له رب المشرقين ورب المغربين تعالى له احد من يعلم حاله ؤ

مفتاق رحمة مليكه الاحد ؤ مشتاق نعمة مليكه الصمد

عبد ربه غلام احمد بلطف ربه من لم يكن له كفوا احد

طبع في مطبع الرافع في بلاد احمد اباد
قاديان في سنة

تقریظ



عالم فاضل کامل مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی

مصنّف منتہی الکلام وغیرہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد فاعلموا اخوانی وخلانی نور اللہ ربی قلوبکم وقلبی انی لما طالعت کتب الشیعة الشنیعة عرفت قطعا انہم یکیدون کیدا ویصیدون صیدا یقصدون دین الناس قصد الوسواس الخناس فیصدونہم عن سواء السبیل ویردونہم الی سوء الاباطیل فیقولون ان اہل السنة یقتدون بالاصحاب ویعضون علی سیرتہم بالانیاب وقد اعترف مجتہدوہم حتی صاحب الاساس بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم وان اختلافہم رحمة کما ذکرتہ مفصلا فی الکتاب الکبیر ازالة الغین عن بصارة العین وذکرت ہفواتہم فی تاویلاتہ ثم یفترون علیہم انہم لا یہتدون باہل البیت الاطیاب بل یعرضون عن سننہم کالنصاب ولا یروون عنہم الدلائل الاصولیة ولا یدرون منہم المسائل الفرعیة ولذا یوجد فی کتبہم درایات ابی حنیفة وروایاتہ وقیاسات مالک واساساتہ ومنقولات الشافعی ومعقولاتہ ومسندات احمد ومجتہداتہ ولا یوجد فیہا من افادات آل النبی صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم وافاضاتہم شیء لا من اصول الدلائل ولا من فصول المسائل فکنت اتمنی بتجیس اللیالی ومرور الایام والشہور والاعوام وجود سفر ذی قدر یحق الحق الفاضل ویبطل الباطل العاطل ہادما لمطاعن الفرقة الانساس قاصما الضغائن الریبة والالتباس یقلع اصولہم ویقطع فروعہم یجدع آنافہم ویقمع اخلافہم واسلافہم ینادی نداء الجہار الہادی ان مقالاتہم

مین پناہ لیتا ہون اللہ کی شیطان مردود سے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سب تعریف اللہ کے واسطے اور سلامتی اوسکی اون بندون پر جنکو اوسنے چن لیا اب وہ جو اوسکے بعد ہے
وہ یہ ہے کہ تم معلوم کرو اے میرے بھائیو اور میرے دوستو اللہ جو میرا رب ہے وہ تمہارے دلونکو اور میرے دل کو
روشن کرے کہ مینے جب بدمذہب شیعون کی کتابین دیکھین مینے خوب پہچانا کہ وہ فریب کا نشیتے ہین اور شکار کو
پہندے مین پہانستے ہین لوگونکے دین پر ارادہ کرتے ہین جو ارادہ اوسکا ہی جو وسوسہ ڈالتا ہی چہپ جاتا ہے سو یہ لوگ
اونکو سیدہی راہ سے روکتے ہین اور بُری بڑی جہوٹی باتون کی طرف پہیر لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت اصحابونکی
کی چال پر چلتے ہین اور اونکی خصلتونکو دانتونسے پکڑے ہوئے ہین اور اونکے مجتہدون نے اقرار کیا ہی صاحب اساس تک
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ میرے اصحاب تارون کی طرح ہین تم اونمین سے جسکی پیروی کروگے
راہ پاؤگے اور اونکا اختلاف رحمت ہے جیسا کہ مینے ذکر کیا ہے بڑی کتاب ازالۃ الغین عن بصارۃ العین
مین اور اوسکے معنے کے پہیرنے مین جو اونھون نے واہیات بکا ہے اوسکا مینے ذکر کیا ہے پہر وہ اہل سنت
پر یہ جو بہتان دیتے ہین کہ وہ اہل بیت کی راہ پر نہین ہین بلکہ اونکے طریق سے خارجیون کی طرح منھ پہیرنے
والے ہین اور اونسے روایت نہین کرتے اون دلیلون کو جو دین کی جڑ ہین اور اونسے نہین سمجھتے ہین اون
باتون کو جو دین کی شاخین ہین اور اسی لئے اونکی کتابون مین پائی جاتی ہین ابوحنیفہ کی سمجھی ہوئی باتین
اور اونکی روایتین اور مالک کے قیاس اور اونکی رکھی ہوئی بنیادین اور شافعی سے نقل کی ہوئی باتین اور اونکی سمجھی
ہوئی باتین اور احمد کی سند پہونچائی ہوئی باتین اور اونکی سمجھی ہوئی باتین اور اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی
اور ارشاد کی ہوئی باتونمین سے کوئی شئے اونمین نہین پائی جاتی نہ اصل دلیلون مین اور نہ جدا جدا مسئلون مین تو میری راتا اور
دن اور مہینے اور سال اس آرزو مین گزرتے تھے کہ کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو ایسی کتاب لکھے جس مین
مذہب حق صحیح کو ثابت کرے اور غلط بات بیکار کو مٹا دے اور اس فرقہ کے طعنون کی بنیاد
کو ڈہا دیوے اور شبہہ اور شک مین جو دشمنی دلون مین ہے اوسکو توڑے اور اون کی جڑین
اوکہیڑے اور اون کی شاخین کاٹے اونکی ناکین کاٹے اور اون کے پچہلون اور اگلون کو
اوکہیڑے اور پکار کر اس بات کی آواز دیوے کہ اون کی باتین ایسی ہین جیسے پرپٹ

كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء حتى اذا جاءه لم يجده شيئا وان اهل السنة هم الذين
يقتبسون انوار الائمة الاطهار كما يقتفون آثار الصحابة الكبار ولكني ما رأيت كتابا يكون لما تمنيته
نصابا ثم اذا ما وقع الفتن في بلاد الهند كافة وعم المحن اهلها عامة كما حذرنا الله تعالى اياها بقوله
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وسافرت الى الحرمين المحترمين زادها الله شرافة
وكرامة فاقمت هنالك ثلث سنين ثم سافرت الى العراق واقمت هناك ما يزيد على سنتين ما ظفرت
بكتاب كما ذكرت ايضا فلما وصلت بتقدير من الله تعالى الى حيدرآباد صانها الله سبحانه عن الخلل
والعلل والفساد رأيت هنالك نموذجا من الكتاب المستطاب المسمى احياء الميت بفقه اهل البيت
فالفيت ذلك كما تمنيت بل فوق ما ابتغيت لقد افاد واجاد مصنفه رئيس العرفاء رأس الاصفياء
صدر العلماء المستغني عن الثناء فجمع وقمع وحكم واحكم فجرح وعدل وصحح وعلل وطب وكسب
ضبط وربط ووفق وحقق ورتب وهذب واكثر واختصر على تنقيد خبره وتجويد نظره وتجسس
عن عجره وبجره كيف لا وقد صنف كثيرا وان لم ار الا يسيرا افصار في تدوينه وتحسينه
مؤيدا لها الدعاء ممن رقي الى اعلى السماء عليه وآله التحية والثناء من رب العزة والكبرياء
في حكاية حكاها لي عن منامه فطار في هذا الخطب من الفرش الى العرش فلو تم ابوابه وفصوله
وفروعه واصوله على ما رأيت نموذجه لقلتم ما رأينا مثله وادعيتم انه لا عين رأت ولا اذن
سمعت ثم ارى المصنف فتح الله في مدته قد اهدى الي فهرست مؤلفاته بعد مضي اثني عشر سنة

میدان مین ریت کہ پیاسا گمان کرتا ہے کہ پانی ہے جب اوسکے پاس آتا ہے تو اوسکو کچھہ نہین پاتا اور اہل
سنت جو ہین وہی پاک امامون کی روشنی لے رہے ہین جسطرح بڑے بڑے اصحابونکے قدمونکے نشان پر چلتے ہین
لیکن مینے کوئی کتاب ایسی نہین دیکھی جو میری آرزو کو پورا کرے پہر جب تمام ملک ہند مین فتنے اور فساد واقع ہوئے اور یہان
کے تمام سب لوگونپر محنتین پڑین جیسا کہ اللہ تعالے نے ہمکو ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ ڈرو اوس فتنے سے کہ نہین پہونچیگا تم
مین خاص اونہین لوگونپر جنہون نے بے انصافی کی اور مینے سفر کیا مکہ شریف اور مدینہ شریف کی طرف اللہ تعالے اون
دونون شہرون کی بزرگی اور عزت اور زیادہ بڑہادے پہر مین وہان تین برس رہا پہر مینے ملک عراق کی طرف سفر کیا اور مین
وہان دو برس سے زیادہ رہا وہان بھی کوئی کتاب ایسی نہ پائی پہر جب مین اللہ کی ٹھیرائی ہوئی تقدیر سے حیدرآباد کی
طرف آیا اللہ پاک اوسکو خلل اور علت اور فساد سے بچاوے تو یہان مینے ایک نمونہ دیکھا اوس کتاب پاک کا جسکا نام ہے
احیاء المیت بفضائل اہل البیت تو جیسی میری آرزو تہی ویسا مینے پایا بلکہ جیسا مینے چاہا تہا اوس سے
زیادہ پایا بیشک فائدہ پہونچایا اور بہت عمدہ بیان فرمایا اوسکے مصنف نے جو سردار ہین اللہ کے پہچاننے والون کے اور ہین
چنے ہوے لوگونکے سردار ہین علم والونکے بے پرواہین تعریف سے سو اونہون نے جمع کیا ٹہیک باتون کو اور اوکھیڑا غلط
باتون کو اور مستحکم کیا اور اوسکو پکا کیا اور کسی راوی کو کچا کہا کسیکو معتبر کہا کسی بات کو صحیح کہا کسی بات کی غلطی بیان کی
اور علاج کیا اور اوندھا دیا اور بند و بست کیا اور باتون مین موافقت دی اور تحقیق کیا اور ترتیب دیا اور چہانٹ کر
رکھا اور بڑہا ہوا بیان کیا اور چہوٹا بیان کیا اور جنہونکو خوب پرکھہ لیا اور خوب طرحپر دیکھہ لیا اور گرہ کا ہٹہہ سب کو
دیکھہ لیا یہ کیونکر نہو اونہون نے تو بہت کچھہ تصنیف کیا ہے اگرچہ مینے تہوڑا دیکھا ہے تو اوسکے جمع کرنے مین اور اچھی طرح
لکھنے مین اونکی مدد کی گئی کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے اللہ سے دعا کی جو آسمان کے بڑے اونچے
مقام تک چڑہے اونپر اور اونکی آل پر رحمت اور ثنا ہے جناب کبریا جل جلالہ کی طرف سے کہ انہون نے اپنی ایک خواب کی
حکایت مجھہ سے بیان کی ہے سو وہ اس کام مین فرش سے عرش تک اوڑتے ہین پہر اگر اس کتاب کے باب
اور فصل اور جزئین اور شاخین اوس طرحپر تمام ہو دین جیسا مینے نمونہ دیکھا ہے تو تم کہوگے کہ ہمنے ایسی کتاب
نہین دیکھی اور تم دعوے کروگے کہ ایسی کتاب کسی آنکھہ نے نہین دیکھی اور کسی کان نے نہین سنی پہر مصنف نے
اللہ اونکی مدت کشادہ کرے میری پاس بارہ برس کی بعد اپنی تصنیف کی ہوئی کتابون کی فہرست بہیجی یعنے

اعنی بدا نا لیفہ من اثنی عشر کتابا تکون لما بلغہ من علوم اهل بیت النبوۃ نصابا اولها
کتاب فقہ الایمان المسمی کتاب الفقہ الاکبر عن اهل البیت الاطهر ثانیها کتاب اصول العلم
من الروایۃ والدرایۃ عن اهل بیت الولایۃ والهدایۃ ثالثہا کتاب فقہ الاسلام المترجم باحیا
المیت بفقہ اهل البیت رابعها کتاب قراءۃ القرآن عن اهل بیت الذکر والاتقان الملقب بتحاف
قراء البشر بقراءات اهل البیت الخمسۃ عشر خامسها کتاب علوم القرآن عن اهل بیت النبوۃ
والعرفان سادسها کتاب اخبار العالم عن اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سابعها کتاب
الحکمۃ والموعظۃ عن اهل بیت الفطنۃ والمعرفۃ الملقب بمنهاج البلاغۃ ثامنها کتاب الادعیۃ
والاذکار عن اهل البیت الاطهار الملقب بالصحیفۃ الفاضلۃ تاسعها کتاب فقہ الاحسان
عن اهل بیت الحکمۃ والعرفان عاشرها کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البیت الاخیار
حادی عشرها کتاب آیات النبوۃ عن روایات الفتوۃ ثانی عشرها کتاب الصحف المطهرۃ العلویۃ للحضرۃ
الموقرۃ العلویۃ فارجوا من اللہ تعالی تمامها وحسن اختتامها عاجلا حتی یطلع شمس التحقیق من مطلعها
ویسطع نور التصدیق الی مخضعها ویعرف ان فقهاء اهل السنۃ وقراءهم وعرفاءهم ومتکلمیهم ومحدثیهم
ومفسریهم وسائر اصناف علمائهم هم المتبعون لاخبار اهل البیت الطیبین وهم المقتفون لآثارهم
المهتدون بنجوم الهدی اصحاب سید النبیین صلی اللہ وسلم علیہ وعلیهم اجمعین وان ذلک مع
اتباع کتاب اللہ هو التمسک کاملا بالثقلین والتنسک بالعملین وان کلا من الفریقین

جن کتابون کا تصنیف کرنا شروع کیا ہے وہ ۱۲ بارہ کتابین ہین کہ جو کچھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی اہل بیت کے علوم سے اونکو پہنچا ہے اوس کی پہونچی ہے۔ اول کتاب فقہ الایمان جسکا نام ہے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ دوسری کتاب اصول العلم من الروایۃ والدرایہ عن اہل بیت الولایہ والہدایہ تیسری کتاب فقہ الاسلام جسکا نام ہے احیاء المیت بفقہ اہل البیت چوتھی کتاب قراءت القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان جس کتاب کا یہ خطاب ہے کہ اتحاف قراء البشر بقراءت اہل البیت الخمسۃ عشر پانچوین کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان چھٹی کتاب اخبار العالم عن اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتوین کتاب الحکمۃ والموعظۃ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفۃ جسکا خطاب ہے منہاج البلاغہ آٹھوین کتاب الادعیۃ والاذکار عن اہل البیت الاطہار جسکا خطاب ہے الصحیفۃ الفاضلہ۔ نوین کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الحکمۃ والعرفان۔ دسوین کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اہل البیت الاخیار گیارہوین کتاب آیات النبوہ عن روایات الفتوہ۔ بارہوین کتاب الصحف المطہرۃ العلویہ للحضرت الموقرۃ العلویہ۔

سو مین اللہ تعالے سے امید رکہتا ہون کہ ان کتابون کو جلد اچھی طرح پورا کردے یہانتک کہ تحقیق کا آفتاب اوس کے مطلع سے نکلے اور نور تصدیق کا اوس کے مخزن سے بلند ہو اور پہچانا جاوے کہ اہل سنت کی فقیہ اور سمجھ والے اور قرآن کے پڑہنے والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور بحث کرنے والے اور حدیث والے اور تفسیر والے اور اون مین کے سب قسم کے علم والے وہی اہل بیت پاک کے خبرون کے تابع ہین اور وہی اون کے قدمون کے پیچہے چلنے والے ہین۔ اور سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب جو اللہ کی راہ کے تارے ہین اون سے راہ پانے والے ہین اور قرآن مجید کی پیروی کے ساتہ یہی پورا عمل ہے دونون ہماری چیز ونپر اور عمل کرنا ہے دونون کامون پر اور یہ دونون گروہ بیچ کے وسیلہ ہین

متوسطون بيننا وبين النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوصلون الينا من داخل البيت وخارجه
ما فاض منه بالحلوين فشكر الله مسعاه وذكر رضاه بعد من والاه وابلغ اليه بكرمه
ما يتمناه واسبغ عليه من نعمه ما يترجاه بجاه من اصطفاه وارتضاه واجتباه عليه وآله
واصحابه واحبابه اعلى صلوات الله واجلى تسليمات الله رقم ذلك بقلمه الافقر الاحقر
حيدر علي غفر له الولي عند سفره الى الهند ثانيا سنة ١٢٩٣

تقريظ عالم جليل مولوی سید عبد الله حسینی رضوی نقوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة على حبيبه محمد وآله من بعده وبعد فقد رأيت هذه
الانموذجة الممزوجة من تلك الكتب المقصودة المحمودة واخواتها من الزبر المودودة
واجوبة الرسائل واجوبة المسائل فلقد الفيت مؤلفها عالم اهل البيت ناشر الشريعة
ناصر الطريقة العلامة الفهامة لعلوم دين الامة عامة وخاصة لعلوم اهل بيت النبوة
والفتوة والامامة والكرامة احق مصداق في هذا الزمان من بين علماء الآفاق للاية ولولا
دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولكن الله ذو فضل على العالمين ولحديث
ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها فيرجى ان يدفع الله
بها المفسدة الشنيعة بين اهل السنة والشيعة فهو المجدد المسدد على راس المائة الثالثة عشر من

ہمارے بیچ مین اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ مین گہرکے اندر سے اور باہر سے
ہم تک پہونچاتے ہین جو رات دن مین آپ سے اونہون نے فیض پایا ہے اللہ تعالے اس مصنف کی
سعی کا عوض دیوے اور اونکے ساتہ اپنی رضامندی کا ذکر کرے اون لوگون کے پاس جو اوسکے
نزدیک ہین اور اپنے کرم سے اونکی آرزو تک اونکو پہنچاوے اور اللہ کی جن نعمتون کے وہ امیدوار
ہین وہ نعمتین اللہ اونپر پوری کرے اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے وسیلہ سے
جن کو اوسنے چن لیا اور پسند کیا ہے اور چن لیا ہے اونپر اور اونکی آل و اصحاب اور احباب پر
اللہ کی رحمتین اور بہت بڑے درجہ کی سلامتیان اللہ کی طرف کی لکہا یہ اپنے قلم سے فقیر
حقیر حیدر علی نے اللہ اوس کے گناہون کو معاف کرے اوسنے یہ لکہا جب ہند کی طرف
دوبارہ سفر کیا سنہ ۱۲۹۳ ہجری ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جیسا حق ہے اوس کی تعریف کا اور اللہ کی بہت بڑی رحمت ہو اوسکے پیارے
بندے محمد پر اور اونکے بعد اونکی آل پاک پر اور بعد اوسکے یہ ہے کہ مینے دیکہا اس نمونہ کو جو ملا ہوا ہے
اون کتابون سے جو مقصود مین بہت خوب ہین اور اور کتابون سے جو مرغوب ہین اور عجب عجب
رسالے اور جواب مسئلون کے تو مینے پایا اوسکے مصنف کو عالم اہل بیت کا پہیلانے والا شریعت کا مددگار
طریقت کا بڑا علم والا بڑا سمجہنے والا تمام امت کے دینی علوم کا اور خاص حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور علی مرتضیٰ رض صاحب فتوت اور امامت اور کرامت کے اہل بیت کے علوم کا اور اس زمانے
مین تمام دنیا کے علماء دین مین سے اوسپر خوب طرح اس آیۃ کا مضمون صادق آتا ہے کہ اگر یہ نہوتا کہ اللہ
دفع کر دیتا ہے لوگون کو ایک کے باعث سے ایک کو تو بیشک زمین خراب ہو جاتی ولیکن اللہ فضل والا ہے
سب جہان والونپر اور اس حدیث کا مضمون بہی اوسپر صادق آتا ہے کہ اللہ اوٹہاویگا اس امت کے
کے لئے ہر سو برس کے آخر اوس شخص کو جو اوس کے امر دین کو اوسکے لئے تازہ کر دیگا پس امید رکہی جاتی
ہے کہ اللہ تعالے اوسکی جہت سے دفع کر دے اس برے فساد کو جو سنیون او رشیعونکے بیچ مین ہے تو وہ

من الهجرة لهذه الامة امر دينها تبيينا وتدوينا من طريق اهل البيت الطاهرين بروايات اهل السنة والجماعة وقد ذكروا ان على راس المأئة الاولى كان مجدد امر الدين لهذه الامة من اهل البيت الامام محمد بن على الباقر لعلوم الدين رض وعلى راس المأئة الثالثة ولد حفيده الامام على بن موسى الرضا رض ثم ظهر فى هذه الامة المجدد لعلوم اهل البيت رض تدوينا وتبيينا على راس الالف المأئة سنة وقد قال فى مقال انى فاطمى من جهة ابى وامى والله المؤيد المسدد المشيد اللهم فجمل من اتمامها وحسن اختتامها امين يا الله قاله بفمه ورقمه بقلمه احقر خلق الله الافقر الى رحمة الله عبدالله الحسينى عفا عنه الله

شكر الله مساعيك　　واعطاك مرامك

وتولاك وارضاك　　كما ارضى امامك

وسلام يتغشاك　　ومن كان امامك

(لكاتبها محمد بن عقيل بن يحيى علوى) بحيدراباد الدكن

سنه ١٣١٢

تیرہوین صدی ہجری کے آخر مین نئے سرے سے تازہ کرنے والا ہے ٹھیک طرح پر بتانے والا ہے دین کی باتون کا بیان کرکے اور جمع کرکے اہل بیت پاک کے وسیلہ سے جو روایتین اہل سنت وجماعت کو پہونچی ہین اور علماؤن نے ذکر کیا ہے کہ پہلی صدی کے آخر مین اس امت کے واسطے امر دین کے تازہ کرنے والے اہل بیت مین سے امام محمد بن علی باقر تھے جو دین کے علوم کی باریکیان نکالنے والے تھے اور تیسری صدی کے آخر مین اونکے پوتے کے بیٹے امام علی بن موسیٰ رضا تھے پھر اس امت مین ظاہر ہوا تازہ کرنے والا علوم اہل بیت کا جمع کرکے اور بیان کرکے اِس صدی کے آخر مین اور اونھون نے اپنے ایک بیان مین کہا مین فاطمی ہون اپنی دادی اور نانی کی طرف سے اور اللہ مدد کرنے والا ہے ٹھیک راہ بتانے والا ہے مضبوط کرنیوالا ہے یا اللہ اب جلد اِن کتابون کو اپنے فضل سے اچھی طرح تمام کر دے آمین یا اللہ۔ اِس بات کو اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اللہ کی سب خلق سے زیادہ حقیر اور اللہ کی رحمت کے بہت محتاج عبداللہ حسینی نے اللہ اونکے گناہ معاف کرے۔

اللہ عوض دیوے تیری سعی کا اور تیرا مقصد اللہ تجکو دیوے اور تیرے کامونکا بنانیوالا ہووے
اور تجکو خوش کرے جیسا تیرے امام کو خوش کیا اور میرا سلام تجکو گھیر لیوے
اور اونکو جو تیرے آگے ہین۔

یہ شعرین تقریظ کے عالم عرب سید محمد بن عقیل بن یحییٰ علوی کے ہین



للہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر میخواست	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

مسلمانان روی زمین کو نوید ومحبان اہل بیت علیہم التحیۃ والسلام کو مژدۂ مزید کہ عالیجناب معلی القاب افادت نصاب افاضت مآب رشادت انتساب فخرجہان وجہانیان افتخار ایمان وایمانیان مولانا المولوی الصوفی المحدث المفسر للقرآن احسن اقران برگزیدۂ حضرت رحمن ویزدان مخصوص افضال واحسان ایزد منان المشار الیہ بالبنان عین الاعیان وانسان الانسان السید السند حسن الزمان محمد لازال فیوضہم ممتدۃ فی الدوران ۔ آج کل افادہ وافاضہ علوم اہل بیت کی طرف متوجہ ہین ۔ جن کو حضرت نے چالیس ۴۰ سال کی محنت ومشقت شبانہ روزی سے فراہم فرمایا ۔ اور اونیس ۱۹ کتابون مین اون کو مدوّن کیا ہے ۔ درحقیقت یہ علوم ومعارف کا گلزار جو آپ کی محبت ومحنت کی دستیاری وبیداری دیدہ کی آبیاری سے سرسبز ہوا وپھولا وپھلا ہے ۔ اگر اوسکو مصداق مالاعینٌ رأت

وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ کہین توبجا ہی۔ اور الحق قابل گلگشت دید ولایق نظارہ، شنید ہی۔ مولانا نے امت مرحومہ مین یہ وہ کام کیا ہی کہ اس تیرہ سو برس مین کسی کا طائر خیال اس کے کنگرہ و بام عال تک نہین پہونچا تھا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

چنانچہ اون کتابون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) الکتاب الاول کتاب فقہ الایمان المسمی بکتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔

(۲) الکتاب الثانی کتاب العلم المترجم بکتاب اصول روایۃ العلم عن اہل بیت مدینۃ العلم۔

(۳) الکتاب الثالث کتاب اصول الدرایۃ عن اہل بیت الہدایۃ۔

(۴) الکتاب الرابع کتاب اصول المسائل عن اہل بیت الفضائل۔

(۵) الکتاب الخامس کتاب فقہ الاسلام عن اہل بیت النبوۃ الاعلام۔

(۶) الکتاب السادس کتاب قرأت القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان۔

(۷) الکتاب السابع کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان۔

(۸) الکتاب الثامن کتاب انباء العالم عن آل النبی المکرم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔

(۹) الکتاب التاسع کتاب الحکمۃ والموعظۃ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفۃ۔

(۱۰) الکتاب العاشر کتاب الادب عن اہل بیت النبی المؤدب علیہ وعلیہم صلوات الرب۔

(۱۱) الکتاب الحادی العشر کتاب الطب عن اہل بیت الحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضی ویحب

(۱۲) الکتاب الثانی عشر کتاب الادعیة والاذکار عن اہل البیت الاطہار الملقب بالصحیفة الفاضلة

(۱۳) الکتاب الثالث عشر کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الحکمة والعرفان ۔

(۱۴) الکتاب الرابع عشر کتاب آیات النبوة عن رایات الفتوة ۔

(۱۵) الکتاب الخامس عشر کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اہل البیت الاخیار ۔

(۱۶) الکتاب السادس عشر کتاب الصحف المطہرة العلویة للحضرة الموقرة العلویہ ۔

(۱۷) الکتاب السابع عشر کتاب اصول العربیہ المحصول من الحضرة العلویة وفیہ الاصول النحویة والقواعد

الصرفیہ والمآخذ الاشتقاقیہ ونوادر اللغات العربیة والعجمیة المرویة عن

اہل بیت النبوة واللطائف البدیعیہ والبیانیة والظرائف المعنویة والاشعار الالہیہ

المأثورة عن اہل بیت النبوة ۔

(۱۸) الکتاب الثامن عشر کتاب الکتب والخطب عن اہل بیت علو الرتب الملقب بمنہاج البلاغة

(۱۹) الکتاب التاسع عشر کتاب معرفة الرجال الرواة عن اہل بیت الکمال ۔

یہان تک جو کتابون کے نام مندرج ہوے ہین اون سے معلوم ہو سکتا ہی کہ ہر ایک

کتاب جس علم سے متعلق ہی اوس علم کی اضافت اہل بیت اطہار علیہم السلام سے کی گئی ہی جس سے یہہ

مراد ہی کہ ہر ایک علم کی بابت جتنے احادیث یا آثار ہر ایک کتاب مین درج ہوے ہین اون کی روات کا

سلسلہ ائمہ اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین تک پہونچتا ہی ۔ اور اون پر ختم ہوتا ہی ۔ گویا یہہ بتلایا گیا ہی

کہ حدیث انی قد ترکت فیکو ما ان اخذ تو بہ لن تضلوا کتاب اللہ سبب بید اللہ و
سبب باید یکو و اہل بیتی پر کس حد تک اور کس اہتمام کے ساتھ عمل ہوا ہی منجملہ اون کتب کے
بعض تو ایک ایک جلد مین ہین ۔ اور بعضے دو دو اور بعض چار چار اور پانچ پانچ جلدون مین ۔ اور بعض
اوس سے بھی زیادہ اور وہ بھی ضخیم وجسیم ۔ ان کتابون کی غرابت وندرت کا ادنے پیمانہ یہ ہی کہ جیسا
اوپر ذکر ہو چکا ۔ اس تیرہ سو برس کی وسیع مدت مین کسی ایک فن مین بھی کوئی کتاب اِس التزام کے
ساتھ مدوّن نہین ہوی ۔ او نیس[19] کتاب تو درکنار ۔ یہہ محض بیان ہی بیان نہین ہی ۔ بلکہ کشف الظنون
و مدینۃ العلوم والفنون وکتب اسانید الکتب وغیرہ جو کتب اسلامیہ کی فہرست سمجھی جاتی ہین ۔ و نیز دفاتر
فہرستہای کتب خانہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً وقسطنطنیہ ومصر ولندن وفرانس
وجرمن ملاحظہ ہون ۔ جس سے اسبات کی پوری پوری تصدیق ہو سکتی ہی ۔ پس جب اس متبرک تصنیف کا
یہہ حال ہی تو کیا حیدر آباد فخر البلاد نہ کہلائے گا ۔ جہان سے ایسے علمی کارنامہ کا ظہور اور اشاعت
ہو رہی ہے ۔ کیون کہ در اصل یہ کام تو بڑے بڑے نامی اسلامی بلاد مین جیسے مکّہ مبارکہ مدینہ طیبہ
نجف اشرف کربلای معلی کاظمین کرمین بغداد شریف قسطنطنیہ مصر وغیرہ مین ہونے کا تھا ۔
الحمد للہ کہ یہ فضل وخصوصیت اس ہمارے شہر کو اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کریم علیہ افضل التحیۃ
والتسلیم کے طفیل سے عنایت فرمایا ہے ۔ اور کیا ہمارے اعلیحضرت بندگان عالی حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان سپہ سالار مظفر الممالک فتح جنگ السلطان

ابن السلطان میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ تعالی ملکہ و دولتہ
کا عہد میمنت مہد فخر و مباہات کا ذریعہ نہ ہوگا جن کی یادگار ایسی جلیل القدر و بے نظیر تصنیف ہوگی -
یہہ بات مسلم ہے کہ کسی والی عہد کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر وہی علمی کام ہے
جو اوس کے مبارک زمانہ مین بروے کار آیا ہو جس سے لوگ بلا قید زمان و مکان مستفید ہوسکتے ہون -
نہ ایسا یادگار جس سے مستفید ہونا کسی زمانہ سے مخصوص اور کسی مقام سے مقید و وابستہ ہو - ایسا
یادگار نہ بڑی بڑی عمارتین ہوسکتی ہین نہ پل نہ سرائین وغیرہ وغیرہ بلکہ اسکا اطلاق صرف ایسے نادر الوجود تصانیف
ہی پر ہوسکتا ہے بسا کاخا کہ محمودش بنا کرد * کہ از رفعت سرش را تا سما کرد * نہ بینی زان ہمہ یک
خشت برجاے * بناء عنصری ماندست برپاے - پادشاہ عالمگیر کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر
یادگار فتاواے عالمگیری ہے - جس کی تصنیف کے لئے اٹھارہ علماے اہل ولایت مامور تھے - اور
دو لاکھہ روپیہ کے صرفہ مین وہ کتاب مدون ہوئی تھی - اس کتاب کی شہرت اور اس سے جسقدر لوگون کو
فیض پہنچا اور پہنچتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے - حالانکہ منجملہ ان اونیس کتب کے جنکا ذکر اوپر ہوا
باعتبار جدت و ندرت کے ہر ایک کتاب کے ساتھہ فتاوی عالمگیری کو وہ نسبت ہے جو ذرہ کو آفتاب سے ہے
یا حضیض کو اوج سے - ایسے کتب کی تدوین کے لئے فراہمی کتب اور نقل مضامین وغیرہ مین جو کچھہ دقتین
عائد حال ہوتی ہین اوسکا اندازہ وہی لوگ بخوبی کر سکتے ہین - جنہون نے تصنیف و تالیف کی مشقت کو
اپنی دوش ہمت پر لیا ہو - بہرحال مولانای ممدوح کو ہر وقت اسکا خیال تہا کہ جس گرانمایہ کام کی بنیاد

انہون نے ڈالی ہے اوسکو جسقدر جلد ہو سکے اختتام کو پہونچاوین - مگر بسبب ضعف کے جو مقتضا سے تجاوز سن ہی کما ینبغی اہتمام کا نہ ہونا موجب کمال ملال تھا - یہی نہین بلکہ اس سے زیادہ دل خراش ایک اور بات تھی وہ یہہ ہی کہ جناب مولانا سے ممدوح مسودہ بھی اپنے ہاتھہ سے تحریر فرماتے تھے - اور مبیضہ بھی - اور بارہا این زبان مبارک سے اکثر یہی ارشاد ہوتا تھا - کہ " اگرچہ ہمیشہ دل یہی چاہتا رہا کہ اس سعادت خاص مین کسی کی شرکت نہ ہو - مگر اب خصوصیت کا زمانہ نرہا جو چاہی شرکت حاصل کرے " - اور یہہ مقولہ سننے والون کے دلون کو بے چین کر دیتا تھا - گرشدہ شدہ یہہ صدا ہمارے ہر دل عزیز عالیجناب فلک رکاب **نواب سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر** مدار المہام **سرکار عالی** دام اقبالہم کے گوش حق نیوش تک پہونچی - چنانچہ جناب ممدوح نے بنظر احیاے علوم دین نبوی علی صاحبہا افضل الصلوۃ و السلام دولت ابد مدت حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور و الفتن کی جانب سے بطریق یادگار حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی اسکی تکمیل و اشاعت کے لحاظ سے مصارف عملہ و طبع سے استعداد فرمایا - جزاہ اللہ خیر الجزا عنا و عن جمیع المسلمین - اور ساتھہ ہی یہ بھی فرمایا کہ جو کتب عربی - مین تصنیف ہوی ہین تو بنظر سہولت فہم مضامین معہ ترجمۂ اردو طبع کیے جائین - چنانچہ اس نیت خیر کا یہ اثر ہی کہ پہلی کتاب یعنے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر مع ترجمہ طبع ہو رہی ہے - اور امید ہے کہ بہت جلد مشتاقین و منتظرین اوسکے مطالعہ سے فوائد کثیرہ و حظ وافر حاصل فرمائین گے -

المختصر الدّال علی الخیر کفاعلہ۔

ہم نواب مقتدر جنگ بہادر کے نام نامی کو بھی یہان فراموش نہین کر سکتے کہ جنہون نے خالصًا لوجہ اللہ ایسے سترگ کام کے سرانجام کے لحاظ سے ان تمام واقعات کو عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی کے سمع مبارک تک پہنچا کر ان کتب کی تکمیل و اشاعت کی بنیاد قائم کردی۔ بارک اللہ فی سعیہو وجمیع مقاصدہو۔

اضعف عباد اللہ الصمد

غلام احمد

ذلك الدين القيم

كتاب الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر

من التاليفات الدرية البديعة الحسنة والتصنيفات الاهلية
المنيعة المهيبة البهية المزينة لعالم ذوى القربى اهل بيت النبوة ناشر
الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسدد على راس المائة الثالثة عشر
من الهجرة لهؤلاء العترة امر دينها تبيينا وتدريسا من طرق اهل السنة ابي عطا
حسن الزمان محمد
بن قاسم علي بن ذوالفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي بالانتساب الآبائي
من جهتين الجدتين والمتحلي بالاستيلاد الانتساب الابوي في
البين كان له رب المشرقين ورب المغربين فاله احد من يليه ماله
مشتاق نعمة ملكه الاحد ومشتاق نعمة مليكه الصمد احمد ابيه غلام احمد الطف ... كفنا احمد

طبع في مطبع عزيز دكن الواقع في حيدرآباد دكن

سنة ١٣٢ هجرية



اعوذ بالله السميع العليم من شتان الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مفتاح كل كتاب كريم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اللهم لك الحمد واليك المشتكى وانت المستعان ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ونستعينك على فساد فينا ونسألك صلاح امرنا كله الحمد لله الذى احيا بمن شاء من عباده علوم اهل البيت لسيد عباده عليه وآله صلوات وداده وجمع على يده ما تفرق منها وانتشر فى الزبر لاهل السنة بعد ما شذ وندر وكاد ان يكون مما قد فقد واندثر مع ما تفضل عليه به والقى فى قلبه من تحقيقات وتدقيقات واجتهادات واستنباطات واستدراكات ونشر بين الجن والبشر تشويقا الى ذلك وتوفيقا له من فضله لما قضى له به وقدر وتحقيقا له هنالك مصداق حديث ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها وحديث وان علم عالم من قريش يسع طباق الارض

اى فى الفقهيات الفرعية ١٢ — اى فى غير الفقهيات ١٢ — اى فى الحدوثات وغير الحدوثات ١٢

اى فى مقام احياء علوم اهل البيت الكرام ١٢

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتاح کل کتاب کریم

سب تعریف خدا کیلئے ہی۔ اور سلام اوس کے اون بندون پر جن کو اوس نے اپنے لئے انتخاب کرلیا ہے خداوندا تعریف تیرے ہی لئے ہی۔ اور ہر بلا و مصیبت مین ہمارا گلہ تجہی سے ہی۔ اور مدد بہی تجہی سے مانگی جاتی ہے۔ بدی سے بچاؤ اور نیکی پر قابو اللہ ہی کی مدد سے ہی۔ اے اللہ جو خرابیان کہ بُعد زمانہ کی وجہ سے ہماری طبیعتون مین آگئی ہین اون سے بچے رہنے کیلئے ہم تجہی سے مدد چاہتے ہین اور تمام کامون کی اصلاح اور حالات کی درستی کے خواہان تجہی سے ہین۔

شکر ہے اوس خداوند کریم کا کہ جسنے اپنے بندون مین سے جس سے چاہا سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاندان کے علوم کو پہر زندہ کرایا جو کہ اہل سنت کے کتابون مین منتشر ہونیکی وجہ سے ایسی حالت پر پہونچ گئے تہے کہ اور چندے ایسی غفلت رہتی تو پہر اونکا پتا لگنا دشوار تہا اس احسان کے ماسوا اپنے فضل سے نئی نئی تحقیقات علمی اوس کے دل پر القا کین اور نئی باتون کے نکالنے اور دریافت کرنے کی قوت اور ہمت عنایت فرمائی اور تمام سامان کو آسانی سے مہیا کر دیا۔ اور جس کے لئے یہ خدمت جلیلہ مقدر تہی اوسکے دل مین یکجوش و ولولہ پیدا کر دیا اور محض اپنے فضل و کرم سے اوسکو اس خدمت کے بدولت اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (خدا ہر صدی کی انتہا مین امت محمدیہ کیلئے ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو احکام دین کو پہر از سر نو زندہ کرتا ہے اور مرور زمانہ کے وجہ سے دین مین جو برائیان پیدا ہو جاتی ہین اونکا قلع و قمع کرتا ہے) و نیز اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (ایک قریشی عالم کا علم اسقدر فراخ ہی کہ روے زمین کے تمام حصون پر چہا جاتا ہے

اشهد ان لا اله الا الله ربًّا رؤفًا ملكًا كبيرًا صمدًا سبوحًا قدوسًا رحمن الدنيا والاخرة و
رحيمهما واحدًا لا شريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله ووده ومقبوله ورضيه و
خليله وحبيبه فارد الا شبيه له آمنا بالله كما هو فى ذاته الاحدية وصفاته الواحدية
وملائكته وكتبه ورسله وانبيائه وما ورد من الامر فى اليوم الآخر والقدر من الله
القدير القادر اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك
حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد
اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته
كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم وعلى حملة عرشك الذين لا يفترون من تسبيحك
ولا يسأمون من تقديسك والملائكة الذين اختصصتهم[سه] لنفسك اللهم وصل على رسلك و
انبيائك من آدم الى الخاتم اللهم واتباع الرسل عامة اللهم واصحاب حبيبك مولانا محمد
خاصة الذين احسنوا الصحابة وابلوا[عه] البلاء الحسن فى نصره وكانفوه واسرعوا الى وفادته وسابقوا
الى دعوته اللهم والتابعين لهم باحسان الذين يقولون رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ **اما بعد** فلقد امتد
فانتهى الى من اقوال الفرق المتشيعة ان اهل السنة وهم جماعة المولى على المرتضى وشيعته هم
خاصة على الحقيقة وان لم يتسموا بذلك اتقاء موضع التهمة خلافا للمتشيعة حيث تسموا

سه فى القاموس فى الخصوص واختصه بالشيء خصه به فاختص

عه فى كتاب النهاية فى غريب الحديث والاثر لابن الاثير فى حديث كتاب هرقل فمشى قيصر الى ايلياء لما ابلاه الله قال القتيبي يقال من الخير ابليته ابليه ابلاء ومن الشر بلوته ابلوه بلاء ١٢

مین دل سے اقرار کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین ہی خدا کے سوا جو پروردگار و بے نیاز و پاک و مقدس اور دو جہان پر مہربان اور یکتا و بیمثل ہے۔ اور اقرار کرتا ہون کہ بیشک حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول یعنے پیغام پہونچانیوالے اور اوسکے دوست و مقبول و برگزیدہ و خلیل و حبیب ہین جنکا کوئی نظیر نہین ہے۔ ہم اللہ کے ذات و صفات پر اور فرشتون اور کتابون اور رسولون اور نبیون پر۔ اور آخرت کے احوال پر۔ اور تقدیر آلٰہی پر سب پر ایمان لاتے ہین۔ آلٰہی جناب محمد رسول اللہ اور اونکی آل پر مثل حضرت ابراہیم اور اونکی آل پر رحمت نازل فرما اور اون مین برکت دے تو بیشک ستودہ و بزرگ ہے۔ آلٰہی جناب رسول اللہ اور اونکی ازواج امہات المومنین اور ذریات و اہل بیت کو مثل آل حضرت ابراہیم کے رحمت و برکت عطا فرما۔ آلٰہی اور اپنے فرشتون پر جو عرش اوٹھائے ہوے ہین جو تیری تسبیح و تقدیس سے نہ سستی کرتے ہین اور نہ کبھی اوکتاتے ہین اور اون فرشتون پر جو مخصوص تیری عبادت کے لئے ہین۔ آلٰہی اور اپنے کل نبیون پر حضرت آدم سے لیکر جناب خاتم المرسلین تک۔ اے بارخدایا اور کل پیروان انبیا پر عموماً اور اصحاب کرام پر خصوصاً جنہون نے حضرت کا اچھا ساتھ دیا آپ کے مدد مین سب مصیبتون کو جھیلا ہمگتا اور امتحان مین پورے اُترے حمایت پر کھڑے ہوے سب سے اول اسلام قبول کیا۔ اور نیز اون لوگون پر جو اخلاص مین صحابہ کے لگ بھگ تھے جو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ (اے رب ہمارے بخش ہم کو اور بھائیون ہمارے کو جو آگے لائے ہم سے ایمان اور مت ڈال ہمارے دلون مین کینہ اون لوگون کے طرف سے جو ایمان لائے ۔ تحقیق تو شفقت کرنے والا مہربان ہے) اما بعد۔

بالشيعة والخاصة وسموا اهل السنة بالعامة لانهم سلفا وخلفا قد تركوا مذهب الائمة
من اهل بيت النبوة بما سلكوا من مذاهب الصحابة والتبعة فى اصول الديانة واصول الرواية
واصول الدراية وجل الفروع الفقهية على غاية الكثرة وتركوا سائر ما عنهم من انواع
العلوم كما قالوا مع ان جل علوم اجل القوم امام الائمة علي المرتضى انما هو عند اهل السنة
فمما علمت من علومه عندهم مسند له ويسمى سيرة علي خرجه حافظ اليمن من همدان الجوال
الرحال ابو اسحق ابراهيم بن الحسين بن ديزيل الكسائى المتوفى فى آخر شعبان سنة احدى و
ثمانين ومائتين وكانه صنفه بعد مائة وخمسين سنة ومسند له خرجه حافظ بغداد احمد بن
ابراهيم الدورقي صاحب التصانيف المتوفى فى سنة مائتين وست واربعين عن ثمان وسبعين
ومسند له خرجه حافظ جرجان الحافظ الكبير ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن سنجر صاحب
المسند المتوفى فى ربيع الاول سنة مائتين وثمان وخمسين قال الحافظ قطب الدين
عبد الكريم الحلبي ثم المصرى الحنفى فى تاريخ مصر وعندى له مسند علي روى فيه عن يعلي
ابن عبيد ويزيد بن هارون وابن نمير وخلائق كذا فى تذكرة الحفاظ للحافظ الذهبى الشافعى
ومسند له وقد يسمى اخبار علي وسير علي ايضا لتضمنه لها خرجه حافظ البصرة نزيل بغداد
الحافظ الشهير يعقوب بن شيبة السدوسى صاحب المسند الكبير الذى ما صنف مسند
احسن منه ولكنه ما اتمه قال الذهبى بلغنى ان مسند علي له خمس مجلدات ومات فى ربيع الاول

له فى القاموس خصه
تخصيصا واختصه
بالشئ اى خصه به فاختص

عه فى كتاب النهاية
فى غريب الحديث والاثر
لابن الاثير فى حديث
كتاب هو قال قريش فيعمر
الى ابليا ... الا ...
قال القتيبى ...
ابلية ...
الشرطية ...

اہل تشیع جو اعتراضات اہل تسنن پر کیا کرتے ہین بہت شد و مد سے میرے کان تک پہونچے۔ وے اپنے زعم مین یہہ سمجھتے ہین کہ تمام اہل سنت سلف سے لیکر خلف تک جس قدر ہین (اس وجہ سے کہ وے اپنے تمام دینی اصول اور فقہی احکام مین صحابہ و تابعین کے پیرو ہین) ائمہ اہل بیت کے طریقہ و مذہب کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اون کے علوم سے غافل ہوگئے ہین۔ مگر غور سے دیکھو تو حضرت مولی علیؑ کے اصل پیرو اہل تسنن ہی معلوم ہوتے ہین اور خاص گروہ مین داخل ہونیکا استحقاق اگر کسیکو حاصل ہوسکتا ہے تو اہل تسنن ہی کو ہوسکتا ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کا ذخیرہ جسقدر اہل تسنن کے پاس موجود ہے اوس کا عشر عشیر بھی اہل تشیع کو میسر نہین۔ گو عرف کی بدنامی سے بہ لقب شیعیت اپنے آپ کو مشہور کرنا نہین چاہتے اور اہل تشیع اپنے من مانے ہوے خیالات کی بنا پر اپنے آپ کو شیعیان علیؑ سے جانتے ہین اور سنیّون کو عامیون مین سمجھتے ہین۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اور کیون نہو یہہ تو بدیہی امر ہے کہ جب تمام اہل بیت نبوی یا صحابی تھے یا تابعی تو کون کہہ سکتا ہے کہ صحابی یا تابعی کا پیروی کرنیوالا شخص ائمہ کا پیروی کرنے والا نہو۔

اس لئے تفصیلی فہرست حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کے کتابون کی جو اہل تسنن نے تالیف کین ہین جس قدر مجھکو معلوم ہے نام بنام بیان کرتا ہون۔ تا اہل تشیع کو اپنی غلطی پر جو اہل تسنن کے بہ نسبت ہے تنبیہ ہوا اور اہل تسنن کا ائمہ اہل بیت کا پیرو ہونا اچھی طور سے دلنشین و خاطر نشان ہوجاوے۔ ازانجملہ ایک تو وہ مسند ہے جسکو سیرت علیؑ بھی کہتے ہین جسکی تخریج حافظ ہمدان رحّال ابو اسحق ابراہیم بن حسن بن دیزیل کسائی نے کی اور آخر شعبان ۲۸۱ھ دو سو اکاسی مین فوت ہوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑہ سو برس ہجری کے بعد یہہ کتاب تصنیف ہوی۔ اور ازانجملہ مسند علیؑ ہے جسکی تخریج حافظ بغداد احمد بن ابراہیم دورقی صاحب التصانیف نے کی ہے جو ۲۴۶ھ دو سو چھیالیس مین اٹہتر برس کی عمر مین فوت ہوے۔ اور ازانجملہ مسند علی ہے جسکی تخریج حافظ جرجان حافظ کبیر ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن سنجر صاحب المسند نے کی ہے جو ربیع الاول ۲۵۸ھ دو سو اٹھاون مین فوت ہوے۔ حافظ قطب الدین عبدالکریم حلبی مصری حنفی نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ میرے پاس اونکی جمع کی ہوی ایک مسند علی ہے جس مین اونہون نے یعلی بن عبید و یزید بن ہارون و ابن نمیر وغیرہم سے روایتین لین ہین۔ اسکا ذکر حافظ ذہبی شافعی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مین کیا ہے۔ اور ازانجملہ مسند علی ہے جسکا نام اخبار علی و سیر علی بھی ہے جسکی تخریج حافظ بصرہ وار و بغداد حافظ مشہور یعقوب بن شیبہ سدوسی صاحب مسند کبیر نے کی ہے۔

ذہبی کا قول ہے کہ مین نے سنا ہے کہ یہہ مسند علی ہے پانچ جلدون مین اس کے مصنف ربیع الاول ۲۶۲ھ

سنة مائتين واثنتين وستين ومسند خرجه حافظ العراق قاضي المالكية اسمعيل بن اسحٰق المتوفى سنة مائتين واثنتين وثمانين ومسند خرجه حافظ مرو القاضي ابو بكر احمد بن علي صاحب كتاب العلو وكتب جمة المتوفى سنة مائتين وتسعين واثنتين ومسند خرجه حافظ حضرموت ابو جعفر محمد بن عبد الله عرف مُطيّن المتوفى سنة مائتين وسبع وتسعين وهو في اثني عشر جزءً ومسند خرجه حافظ نسا احمد بن شعيب ثالث ائمة الحديث الستة المتوفى سنة ثلاث وثلثمائة ومسند خرجه الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابي نصر المتوفى سنة — وجملة صالحة من اخباره وآثاره في كتاب خلاف اهل العراق عليا وعبد الله لثالث ائمة المذاهب الاربعة الشافعي وفي كتاب الام له وفي كتب اخرى سوٰهما له ايضا وفي كتاب خلاف اهل العراق عليا وعبد الله لمحمد بن نصر المروزي وكذا اخبار وآثار جمة عن المولى المرتضى علي والذرية العلية في كتب الحفاظ
اى من حيث مجموعها من مجموع الكتب ١٢
الايقاظ المتقدمة الائمة من اهل السنة ككتاب السنن والآثار لابن شهاب الزهري المدني التابعي من خاصة الامام زين العابدين وهو اول كتاب في الباب والسيرة له والسنن لصالح
اى باب السنن والآثار ١٢
ابن كيسان المدني ومصنف هشام بن حسان البصري والسنن لابن جُرَيج المكي والجامع لمعمر بن راشد البصري نزيل اليمن والسنن لسعيد بن ابي عروبة البصري ومصنف الربيع بن صبيح البصري اول من صنف الكتب بالبصرة والجامع والفرائض لسفيان الثوري الكوفي والخراج لابي يوسف الكوفي ومسنده تخريج ابي عوانة الحراني له وتصانيف النعمان بن عبد السلام الاصبهاني

دوسو باسٹھ مین فوت ہوے اور از انجملہ مسند ہے جسکی تخریج حافظ عراق قاضی مالکیہ اسمعیل بن اسحق نے کی ہے جو ۲۸۲ھ دوسو بیاسی مین فوت ہوے۔ اور از انجملہ مسند ہے جسکی تخریج حافظ مرو قاضی ابوبکر احمد بن علی نے کی ہے جنکی تصنیف کتاب العلم ہے اور سواے اسکے بہت سی کتابین انکی تصنیف سے ہین جو ۲۹۲ھ دوسو بیانوے مین فوت ہوے۔ اور از انجملہ مسند ہے جسکی تخریج حافظ حضرموت ابوجعفر محمد بن عبداللہ عرف مطین نے کی ہے جو ۲۹۷ھ دوسو ستانوے مین فوت ہوے اسکے بارہ جزہ ہین۔ اور از انجملہ مسند ہے جس کو حافظ نسا احمد بن شعیب ثالث ائمہ ستہ نے جمع کیا ہے جیسے جنکی کتاب سنن نسائی مشہور ہے جو ۳۰۳ھ تین سو تین مین فوت ہوے۔ اور از انجملہ مسند ہے جسکو حافظ ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے تخریج کیا ہے اور سنہ مین فوت ہوے اور ثالث ائمہ اربعہ امام شافعی کی کتاب (خلاف اہل العراق علیا و عبداللہ) مین حضرت علی کے اخبار و آثار کی مقدار معتدبہ موجود ہے۔ اور انکی کتاب الام مین اور سواے اسکے انکی دوسری کتابون مین و نیز اور دوسری ایک کتاب خلاف اہل العراق علیا و عبداللہ مین جو محمد بن نصر مروزی کی تصنیف ہے حضرت علی کے بہت سے اخبار و آثار درج ہین اور اسیطرح موتی مرتضی علی و آل پاک عالی کے اخبار و آثار حفاظ متقدمین کے کتب مین بہت کثرت سے ہین جیسے ابن شہاب زہری مدنی تابعی مصاحب خاص امام زین العابدین کی کتاب السنن والآثار اس باب مین پہلی کتاب ہے اور اونکی کتاب السیرۃ اور صالح بن کیسان مدنی کی سنن۔ اور ہشام بن حسان بصری کی مصنف اور ابن جریج مکی کی سنن۔ اور معمر بن راشد بصری نزیل یمن کی مصنف اور سعید بن ابی عروبہ بصری کی سنن اور ربیع بن صبیح بصری کے مصنف (جنہون نے بصرہ مین اول کتابین تصنیف کی ہین) اور سفیان ثوری کوفی کی جامع اور فرائض۔ اور ابویوسف کوفی کی کتاب الخراج۔ اور نعمان بن عبدالسلام اصفہانی کے تصانیف

۱ اہل عراق (جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) صحابہ کے اختلافی مسئلہ مین اکثر حضرت علی و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول لیتے ہین۔ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب مین اون سے یہہ بحث کی ہے کہ تم نے بہت جاے مین اون ہی کے راے کے برخلاف دوسرے صحابہ کا قول لیا ہے۔
واضح رہے کہ یہہ علمی بحث ہے یہہ اختلاف وہ نہین جس مین کچھ گناہ ہو ۱۲

وتصانیف عبد الرحیم بن سلیمان الاشل المروزی نزیل الکوفة ومحمد بن الحسن الشیبانی الکوفی و
الولید بن مسلم الدمشقی ووکیع بن الجراح الکوفی وجامع عبد اللہ بن وھب المصری وموطاہ و
جامع سفیان بن عیینة الکوفی ثم المکی وسننہ وتفسیرہ وکتب یحیی بن آدم الکوفی ومسند
ابی داؤد وسلیمان بن داؤد الطیالسی البصری والتفسیر والعلم لآدم بن ابی ایاس العسقلانی
وکتب ابی عبید القاسم بن سلام البغدادی واصبغ بن الفرج المصری والسنن لسعید بن منصور
الخراسانی نزیل مکة وکتب نعیم بن حماد المروزی نزیل مصر ومسدد بن مسرھد البصری واسحق
ابن راھویہ المروزی ورابع الائمة المذاھب الاربعة احمد بن محمد بن حنبل المروزی نزیل بغداد
ومحمد بن یحیی بن ابی عمر العدنی نزیل مکة واحمد بن منیع البغوی نزیل بغداد وعبد بن حمید الکشی
ویعقوب بن ابراھیم الدورقی واخیہ احمد وائمة الحدیث الستة وائمة جمة لایحصون کثرة
ومسند علی من الافعال فضلا عن الاقوال من جمع الجوامع لخاتمة الحفاظ جلال الدین السیوطی
مع حذف السند مجلد وسوی ذلک عنہ فی زبرہ سیما تفسیرہ الدر المنثور جملة جلة ولیس من
جمیع ذلک المذکور عند المتشیعة نبذة ولا یوجد لھم عنہ مسند صغیر فضلا عن کبیر
ولسیدة نساء العالمین فاطمة الزھراء مسند خرجہ حافظ العراق ابوحفص عمر ابن
شاھین البغدادی وفی مسانید الحفاظ الایقاظ عنھا جملة یعتد بھا وکذا فی سائر اصناف الکتب
الحدیثیة وللحافظ الحنفیة ابی بشر محمد بن احمد الدولابی من المتقدمین کتاب الذریة الطاھرة

اور عبدالرحیم بن سلیمان الاشل مروزی نزیل الکوفہ اور محمد بن حسن شیبانی کوفی اور ولید بن مسلم دمشقی اور وکیع بن جرّاح کوفی کے تصانیف
اور عبداللہ بن وہب مصری کے جامع اور موطا۔ اور سفیان بن عیینہ کوفی مکی کے جامع وسنن و تفسیر۔ اور یحییٰ بن آدم کوفی کے کتب
اور ابی داؤد سلیمان بن داؤد طیالسی بصری کی مسند۔ اور آدم بن ابی ایاس عسقلانی کی تفسیر و کتاب العلم۔ اور ابو عبید قاسم بن سلام بغدادی
اور اصبغ بن فرج مصری کے کتب۔ اور سعید بن منصور خراسانی نزیل مکہ کے سنن۔ اور نعیم بن حماد مروزی نزیل مصر اور مسدد بن مسرہد
بصری اور اسحق بن راہویہ مروزی اور رابع ائمہ مذاہب اربعہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی نزیل بغداد اور محمد بن یحییٰ بن
ابی عمر عدنی مقیم مکہ اور احمد بن منیع بغوی نزیل بغداد اور عبد بن حمید کشی اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور احمد بزار و یعقوب
اور ائمہ صحاح ستہ کے کتب۔ ماسوای ان کے تصنیفات اور بہت سے ائمہ اہل سنت کے جنکا شمار دشوار ہے۔ اور امام
سیوطی کے جمع الجوامع مین علاوہ اقوال کے مسند علی خاص افعال مین باوجود حذف کرنے اسناد کے ایک مجلد کے
اسکے سوا اونکے اور تصانیف مین خصوصاً تفسیر درمنثور مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مسندات سے مقدار معتدبہ موجود ہے
شیعہ کے پاس ان کتابون کے علوم مین سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کوئی حصہ بھی نہین ہے۔ آپ کے مرویات کی چھوٹی
سی مسند کا پتا بھی اونکے یہان نہین ملتا۔ بڑی مسند کا تو کیا ذکر۔

اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؑ کے روایات کی ایک مسند ہی جسکی تخریج حافظ ابو حفص عمر بن شاہین
نے کی ہے! اور اون حفاظ کی مسندون مین جو اپنے فن مین بڑے بیدار مغز اور کامل مانے گئے ہین حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے اخبار کا بڑا حصہ موجود ہے۔ اور ایسا ہی فن حدیث مین جتنی قسم کی کتابین تالیف ہوئین
ان کے اخبارات سے خالی نہین۔ اور حافظ الحنفیہ ابی بشر محمد بن احمد دولابی کی کتاب الذریۃ الطاہرہ ہے

ولحافظ الحنابلة عبد العزيز بن الاخضر الحنابذى البغدادى من المتاخرين معالم العترة النبوية

ومعارف اهل البيت الفاطمية وفيهما من مسانيدهم ما فيهما وقد صنف مفيد بغداد فى وقته المحدث المكثر

مؤلف مسند ابى حنيفة ابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخى الحنفى مناقب اهل البيت وكلام الائمة وكذا اعتنى

حفاظ اهل السنة سواهم كحافظ صنعاء اليمن عبد الرزاق وحافظ الكوفة والعراق ابن ابى شيبة وحافظ

الاندلس والمغرب بقى بن مخلد فى تفاسيرهم ومصنفاتهم وكذا اعتنى جم سواهم عن المولى على والذرية العلية

المكرمة الى الامام جعفر الصادق رضى الله عنهم على وجهه وجلها مستند اليها ومعتمد عليها علما وعملا عند جلهم

اى من حيث افرادها من افراد الكتب ١٢

فحثنى الغيرة بحق الحق على ان عمدت وعلى فضل الله اعتمدت الى ان ادون علوم المولى المرتضى على والذرية العلية

رضى الله عنهم فى تسعة عشر كتابا تكون لما بلغنى من علومهم نصابا الكتاب الاول كتاب فقه الايمان المسمى كتاب

الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر الكتاب الثانى كتاب العلم المترجم بكتاب اصول رواية العلم عن اهل بيت

مدينة العلم الكتاب الثالث كتاب اصول الدراية عن اهل بيت الهداية الكتاب الرابع كتاب اصول المسائل

عن اهل بيت الفضائل الكتاب الخامس كتاب فقه الاسلام عن اهل بيت النبوة الاعلام الكتاب السادس كتاب

قراءات القران عن اهل بيت الذكر والاتقان الكتاب السابع كتاب علوم القران عن اهل بيت النبوة والعرفان +

الكتاب الثامن كتاب انباء العالم عن آل النبى المكرم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الكتاب التاسع كتاب

الحكمة والموعظة عن اهل بيت الفطنة والمعرفة الكتاب العاشر كتاب الادب عن اهل بيت النبى المؤدب عليه

وعليهم صلوات الرب الكتاب الحادى عشر كتاب الطب عن اهل بيت الحبيب صلى الله عليه وسلم كما يرضى ويحب

ولیس منها عنده وفى الشيعة الثلاثة تيمنا بهم ... وقد اعترف الوصى الطبرسى من الامامية فى اول تفسيره مجمع البيان بان اصحابه لم يدونوا فى ذلك غير مختصرات نقلوا فيها ما وصل اليهم فى ذلك من الاخبار ولم يعتنوا ببسط المعانى وكشف الاسرار ثم اثنى على ما جمعه الطوسى من كتاب التبيان فى حسن الثناء عليه ثم فاق الاساليب ... اليه قال فلم يقع لذلك من القلوب السليمة الموقع الموضع اقتضى فى الاستقامة ... الكتاب الطويل ... عفى عنه

اور حافظ حنابلہ عبدالعزیز بن الاخضر حنابذی بغدادی کی معالم العترة النبویہ او معارف اہل البیت الفاطمیہ ہے ان دونون کتابون مین اہل بیت کے مسندات کثرت سے ہین۔ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی حنفی جنہون نے اپنے وقت مین اہل بغداد کو اپنے علم سے بہت نفع پہونچایا ہے اور بہت کثرت سے حدیث روایت کرتے ہین اور مسند ابی حنیفہ کے مؤلف بھی ہین اونہون نے مناقب اہل بیت و کلام ائمہ مین ایک کتاب لکھی ہے۔

اسیطرح اہل سنت کے حفاظ کے پاس مثل حافظ صنعا و یمن عبدالرزاق اور حافظ کوفہ و عراق ابن ابی شیبہ اور حافظ اندلس و مغرب بقی بن مخلد کے اونکی تفسیرون اور مصنفات مین۔ اور سوا اونکے اور ایک جماعت کے پاس بہت سے علوم حضرت مولی علی سے۔ اور اہل بیت سے تا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم مروی و منقول ہین جنکا بڑا حصہ اکثر علما کے نزدیک علماً و عملاً مستند و معتبر ہے۔ پس غیرت حقیت حق پسندی بے ساختہ اس بات پر مجھکو آمادہ کیا کہ اللہ کے فضل پر بہروسہ کر کے مولی علی و ذریہ علیہ کے علوم اونیس کتابون مین جمع کرون جو میرے مبلغ علم و معلومات کا جو اون سے مجھے پہونچا ہے نصاب ہو سکے۔

کتاب اول کتاب الایمان ہے مسمی بہ الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ جس مین عقاید اہل سنت کا مفصل بیان ہے۔ کتاب دوم۔ کتاب العلم ہے دربیان اصول حدیث۔ کتاب سوم کتاب اصول الدرایہ ہے اس مین اصول فقہ کا ذکر ہے۔ کتاب چہارم۔ کتاب اصول المسائل۔ یعنے مسایل کلیہ۔ کتاب پنجم کتاب فقہ الاسلام من اہل بیت النبوة الاعلام جسمین مسایل فقہیہ بیان کئے گئے ہین۔ کتاب ششم کتاب قراءات القرآن من اہل بیت الذکر والاتقان۔ کتاب ہفتم۔ کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوة والعرفان۔ کتاب ہشتم کتاب انباء العالم۔ جس مین بطور سیر تمام عالم کے اخبار مذکور ہین۔ کتاب نہم کتاب الحکمة والموعظہ۔ اس مین نصایح مذکور ہین۔ کتاب دہم کتاب الادب۔ جس مین ہر قسم کے آداب کا بیان ہے۔ کتاب یازدہم کتاب الطب عن اہل بیت الحبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضی ویحب

الكتاب الثانى عشر كتاب الادعية والاذكار عن اهل البيت الاطهار الملقب بالصحيفة الفاضلة الكتاب الثالث عشر
كتاب فقه الاحسان عن اهل بيت الحكمة والعرفان الكتاب الرابع عشر كتاب آيات النبوة عن رايات
الفتوة الكتاب الخامس عشر كتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البيت الاخيار الكتاب السادس عشر
كتاب الصحف المطهرة العلوية للحضرة الموقرة العلوية الكتاب السابع عشر كتاب اصول العربية
المحصول من الحضرة العلوية اذكر فيه الاصول النحوية والقواعد الصرفية والمآخذ الاشتقاقية والخاصة
الى نوادر اللغات العربية والعجمية المروية عن اهل بيت النبوة واللطائف البديعية والبيانية والظرائف
المعنوية والاشعار الاهلبيتية المأثورة عن اهل بيت النبوة الكتاب الثامن عشر كتاب الكتب والخطب
عن اهل بيت علو الرتب الملقب بمنهاج البلاغة الكتاب التاسع عشر كتاب معرفة الرجال الرواة عن اهل
بيت الكمال هذا مع ان قلة بضاعتى ربما كانت توهمنى ان ذلك لو فقنى من اضاعتى حتى سنح لى بعد استخارة
اى الهداى الى تدوين علوم اهل بيت المجد فانه من الامر العظيم القدر ١٢
الله واستشارة اهل الله ما صممت به فى الامر تصميما مستعينا بالله ولى الهداية والفضل حيثما الواجد لرواية
وصمم فى الامر والسير تصميما مضى ١٢ قاموس
عن هؤلاء الائمة الولاية من انفسهم ان اورد من روايتهم عن غيرهم من فضلاء الصحابة والتبعة وقليلا ما هى
وما اقلّه فى كل مسئلة معضلة او قراءة او شئ من علوم القرآن او غير ذلك من العلوم ان اشعر فذ رما تيسر
بما فى ذلك عن الصحابة والتبعة واهل المذاهب المتبعة وغيرهم من الاجلة تقوية بالشهادة لسند الرواية
وتوطئة للموافقة والمتابعة فى الدراية وكل ذلك مع الاهتمام بالالتزام التصحيح والتعليل والتجريح والتعديل
بشروطنا اهل السنة المحسنى بانا عما يحكى فى بعض كتبنا مما لا دوام له ولا خطام هنا الا تعليقات اهل الرواية الثقات

کتاب دوازدہم۔ کتاب الادعیہ والاذکار عن اہل البیت الاطہار۔ جسکا لقب صحیفہ فاضلہ ہے۔ کتاب سیزدہم کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الفطنۃ والعرفان۔ جس مین معارف بیان کئے گئے ہین۔ کتاب چہاردہم کتاب آیات النبوۃ۔ یعنے بیان معجزات۔ کتاب پانزدہم کتاب جوامع الاخبار والآثار۔ اس مین وہ حدیثین کامل کامل ذکر کی گئی ہین جو اور اور مقام پر حسب ضرورت ناقص بہ حذف بعض کم کم لائی گئی تہین۔ کتاب شانزدہم۔ کتاب الصحف المطہرۃ العلویۃ للحضرۃ الموقرۃ العلویۃ۔ جو خاص سیدنا علیؓ کے مکتوبات شریف ہین۔ کتاب ہفدہم کتاب اصول العربیہ۔ المحصول من الحضرۃ العلویہ۔ اس کتاب مین نحو اور صرف کے اصول اور مآخذ اشتقاق کا بیان ہے۔ اور عرب اور عجم کے نادر لغات ہین جو اہل بیت سے نقل کئے گئے ہین۔ اور فن بدیع و بیان ومعانی کے متعلق بعض بعض لطائف اور ظرائف مذکور ہین اور اون اشعار کا ذکر ہے جو اہل بیت کے طرف منسوب ہین۔ کتاب ہیزدہم کتاب الکتب والخطب عن اہل بیت علو الرتب۔ اس مین وہ مکتوبات اور خطبے مرقوم ہین جو اہل بیت سے صادر ہوے ہین۔ اس کتاب کا لقب منہاج البلاغۃ ہے۔ کتاب نوزدہم۔ کتاب معرفۃ الرجال الرواۃ عن اہل بیت الکمال۔ اس مین خاص اون رجال حدیث کے احوال بیان کئے گئے ہین جو اہل بیت سے حدیثین روایت کرتے ہین۔

مجہکو اپنی کم مایگی اس وہم مین ڈالتی تہی کہ یہہ تضییع اوقات ہے۔ آخر کار استخارہ اور بزرگون کے مشورہ کی بدولت ایسی بات معلوم ہوی جس سے مین نے اپنے ارادہ کو خدا کی عنایت پر بہروسہ کر کے (جس کے ہاتہہ مین ہدایت ہے) مصمم کر دیا۔ مین نے قصد کر لیا ہے کہ جہان خاص ائمہ اہل بیت سے روایت نہ پاؤن تو اونکے وہ مرویات لکہون جو اونہون نے اور صحابہ کبار و تابعین سے روایت کین ہین۔ اگرچہ یہہ بہت قلیل ہین۔ اور یہہ بہی ارادہ کیا ہے کہ ہر مشکل مسئلہ اور قراٰت اور علمی مطلب کے تحت مین۔ بغرض تقویت اسناد اور اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت سے کہ نفس درایت مین باہم صحابہ و تابعین وغیرہم اور ائمہ اہل بیت کے موافقت اور مطابقت ہے۔ حتی المقدور اون روایات کو بہی ذکر کرونگا۔ جو اوس باب مین صحابہ اور تابعین سے یا ارباب مذاہب مشہورہ سے اور فضلاء سلف سے مروی ہین۔ اور ان سب مین تصحیح و تعلیل و جرح و تعدیل کا التزام اہل سنت کے شرائط کے موافق کیا گیا ہی۔ جو روایات کہ بے سروپا اور بے ہنگام نے ہمارے بعض کتابون مین منقول ہین اونکو قاطبۃ چہوڑ دیا ہے۔ ہان البتہ ثقات کے تعلیقات کو بیان کیا ہے

كالفقهاء الاربعة وأصحابهم فالبخاري والترمذي فابن المنذر فابي عمر ابن عبد البر وجماعات اخر فانها ملتحوذ بها واقدم بفضل الله ملهم الصواب في كل باب من كل كتاب ما ناسب ذلك من آيات اعظم الثقلين كتاب الله الحكيم العليم الوهاب ثم نورد المرفوع والموقوف والمقطوع عن ثاني الثقلين الا قارب ولا نعتمد الا ما قد ورد بسند جيد معتمد صحيح وحسن او مقارب بما له من عاضد او عواضد من المتابعات او الشواهد وارجو من فضل ربي ذي المنن ان يمن على احوج خليقته الى رحمته ورأفته بحسن اتمامها وزين قبولها وبان لا يجعلها عملا ينقطع عقب وفاة كاسبه بل يجعلها علما ينتفع به بعد ممات صاحبه اللهم آمين بجاه حبيبك الامين تنبيه قال خاتم الحفاظ جلال الدين السيوطي في اول كتابه جمع الجوامع بعد ما ذكر مارمز للبخاري ومسلم وابن حبان والحاكم في المستدرك والضياء المقدسي في المختارة وجميع ما في هذه الكتب الخمسة صحيح فالعزو اليها معلم بالصحة سوى ما في المستدرك من المتعقب فانبه عليه قلت ما تعقب الذهبي في تلخيص المستدرك فبعضه عندي متعقب مستدرك ولم يتنبه عليه من بعدى في علمي فانا انبه عليه في هذه الكتب حيث اتفق ان شاء الله تعالى قال وكذا ما في موطا مالك وصحيح ابن خزيمة وابي عوانة وابن السكن والمنتقى لابن الجارود والمستخرجات فالعزو اليها معلم بالصحة ايضا وقال بعد ذكر رمز ابي داود وما سكت عليه فهو صالح وما بين ضعفه نقلته عنه وذكر رمز الترمذي قال وانقل كلامه على الحديث قلت وما ينبغي من الكلام على روايتها انبه عليه ان شاء الله تعالى ثم ذكر رموز ابن ماجة والنسائي وابي داود والطيالسي وعبد الرزاق

سب جیسے فقہاء اربعہ اور اون کے اصحاب اور امام بخاری اور ترمذی اور ابن المنذر اور ابو عمر ابن عبد البر وغیرہ۔ کیونکہ یے معتبر اور مسلم ہین۔ اور یہہ بھی التزام کیا ہے کہ کتاب کے ہر باب کی ابتدا مین پہلے قرآن شریف کے آیات مناسب باب ذکر کئے جائین۔ پھر ویسی ہی حدیثین۔ مرفوع وموقوف ومقطوع جو اہل بیت سے مروی ہون اور اوسی روایت کو ہم ذکر کرینگے جسکی سند عمدہ اور قابل اعتبار ہو۔ صحیح یا حسن و یا مقارب جو متابعات وشواہد کی وجہ سے بمنزلہ حسن اور صحیح کے ہو۔ مین اپنے پروردگار بڑے احسان کرنے والے کے فضل سے امید رکہتا ہون کہ مجہ عاجز پر (جو سب سے زیادہ اوسکی شفقت وکرم کا محتاج ہون) ان کتب کے حسن ختام اور مقبولیت عام ہونے مین اپنا احسان کرے۔ اور اسکو بے بنیاد کام نہ کرے جو کام والے کی موت کے ساتہہ ہی منقطع ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس امر کو مفید نافع بنادے۔ جو میرے بعد بھی کارآمد رہے اے بار خدایا۔ میری اس التجا کو اپنے حبیبؐ کے صدقہ سے قبول فرما۔ **تنبیہ** خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے کتاب جمع الجوامع کے شروع مین بعد بیان کرنے رموز بخاری اور مسلم اور ابن حبان کے اور مستدرک کے جو حاکم سے ہے اور مختارہ کے جو ضیاء مقدسی سے ہے لکہا ہے (اور جو کچہہ ان پانچون کتابون مین ہے وہ صحیح ہے۔ پس انکی طرف نسبت کرنا صحت کی علامت ہے۔ اون احادیث کے سوا جو مستدرک مین از قبیل متعقبات ہین۔ سو اونکو ہم خود بتلا دینگے۔)

مین کہتا ہون کہ ذہبی نے تلخیص مستدرک مین حاکم کی بعض تصحیح پر جو اعتراض کئے ہین اون مین سے بعض اعتراض پر مجہکو اعتراض ہے میری دانست مین کوئی اوس پر آگاہ نہین ہوا ہے۔ سو مین انشاء اللہ تعالی جہان واقف ہونگا ان کتب مین اوس پر آگاہ کرونگا۔ پہر سیوطی نے لکہا ہے۔ اور ایسے ہی جو کچہہ موطا امام مالک۔ اور صحیح ابن خزیمہ وابی عوانہ وابن السکن اور منتقی ابن جارود اور مستخرجات مین ہین۔ وہ بھی صحیح ہین۔ پس اونکی طرف بھی نسبت کرنا صحت کی علامت ہے اور **ابوداؤد** کی رمز لکہنے کے بعد لکہا ہے کہ ابو داؤد نے جس حدیث پر سکوت کیا ہے وہ قابل حجت ہی اور جسکی تضعیف کی ہے اوسکو مین نے نقل کردیا ہی اور **ترمذی** کی رمز بیان کرکے کہا ہے کہ مین اوس بحث کو جو ترمذی نے حدیث کے متعلق کی ہے نقل کرونگا۔

مین کہتا ہون۔ ابوداؤد۔ وترمذی کے روایات کے متعلق جو بحث اور گفتگو ضروری ہے۔ اوس بحث پر انشاء اللہ تعالی مین متنبہ کرونگا۔ پہر سیوطی نے ابن ماجہ ونسائی وابوداؤد طیالسی۔ وعبد الرزاق

وسعید بن منصور وابن ابی شیبة واحمد وابنه عبد الله وابی یعلی والطبرانی والدارقطنی وابو نعیم
والبیهقی قال وهذه فیها الصحیح والحسن والضعیف فابینه غالبا (قلت) وحیث لو یبینه فانا ابینه
حیث اقف علیه ان شاء الله تعالی قال وکل ما کان فی مسند احمد فهو مقبول فان الضعیف الذی
فیه یقرب من الحسن (قلت) وانا انبه علیه ان شاء الله تعالی والبحث فیه مستوفی فی المقول
المستحسن فی فخر الحسن وذکر رموز العقیلی فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والخطیب
وابن عساکر فی تاریخه قال وکل ما عزی لهؤلاء الاربعة او الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول و
الحاکم فی تاریخه او الدیلمی فی مسند الفردوس فهو ضعیف فیستغنی بالعزو الیها او الی بعضها
عن بیان ضعفه قلت وجملة صالحة للاعتداد منها صالحة للاحتجاج بها فانبه علیه حیث اقف
ان شاء الله تعالی وقد جری السیوطی علی هذا الاصطلاح فی کتابه الدر المنثور فی التفسیر الماثور
وسائر کتبه والناس عنه غافلون فلیکن منک علی ذکر ولم یذکر السیوطی تهذیب الآثار لابن جریر
فی کتب الصحیح والظاهر من تسمیته ایاه به انه عنده مهذب صحیح خلا ما صرح انه غیر صحیح
قال تلمیذ لابو محمد الفرغانی وابن جریر ابتدأ بتصنیف کتاب تهذیب الآثار وهو من عجائب
کتبه ابتداء بما رواه ابو بکر الصدیق رض مما صح وتکلم علی کل حدیث وعلله وطرقه وما
فیه من الفقه واختلاف العلماء وحججهم واللغة فتم مسند العشرة واهل البیت والموالی
ومن مسند ابن عباس قطعة ومات وقال الخطیب وله کتاب تهذیب الآثار لم ار مثله فی معناه

وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ واحمد وعبد اللہ بن احمد وابو یعلی وطبرانی ودارقطنی وابو نعیم وبیہقی کے رموز بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کتابون مین صحیح وحسن وضعیف سب قسم کی روایتین ہین۔ اکثر مقامات پر مین اون احادیث کے سندون کی حالت ظاہر کرونگا مین کہتا ہون کہ جو امور کہ سیوطی سے رہ گئے ہین شرط واقفیت اونکی اطلاع مین کردونگا سیوطی نے کہا کہ جو کچھ مسند احمد مین ہے وہ مقبول ہے کیونکہ اونکی ضعیف روایت بھی حسن کے قریب ہے مین کہتا ہون کہ اون اسناوات کے حالات مین اپنی کتب مین ظاہر کرونگا اور اسکی پوری بحث میری کتاب القول المستحسن فی فخر الحسن مین مذکور ہے۔ اور سیوطی نے بعد بیان کرنے رمز کتاب الضعفاء عقیلی وکتاب کامل ابن عدی وتاریخ خطیب وتاریخ ابن عساکر کے کہا ہے کہ جو روایتین منسوب ہون ان چارونکی طرف۔ یا حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف۔ اور تاریخ حاکم کی طرف۔ اور دیلمی کی مسند الفردوس کی طرف وہ ضعیف ہین۔ صرف حوالہ دینا ہی ضعف کی دلیل ہے ضعف کی تصریح کی حاجت نہین مین کہتا ہون کہ ایک معتد بہ حصہ ان روایتون کا استدلال کے قابل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان مین واقف ہونگا اوسپر آگاہ کرونگا سیوطی اپنی تفسیر درمنثور مین اور دوسری کتابون مین اسی اصطلاح پر چلے ہین لیکن لوگ اوس سے غافل ہین پس یہ قاعدہ یاد رہنا چاہئے۔ اور سیوطی نے ابن جریر کی کتاب تہذیب الآثار کو صحاح کے ذیل مین ذکر نہین کیا۔ مگر بظاہر تہذیب الآثار نام رکھنے سے تو یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک وہ مہذب وصحیح ہے۔ بجز اوس حصہ کے جسکے صحیح نہونے پر اونہون نے تصریح کی ہے۔ ابن جریر کے شاگرد ابو محمد فرغانی نے کہا ہے کہ ابن جریر نے اپنی کتاب تہذیب الآثار کی تصنیف شروع کی۔ (جو اونکے تصنیفات مین سے نہایت ہی عجیب کتاب ہے) اوسکا آغاز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اون روایتون سے کیا ہے جنکی صحت ثابت ہے۔ اور ہر حدیث پر بحث کی ہے۔ اور ہر حدیث کے ذیل مین اوس کی علت کو اور طرق روایت کو اور اون مسائل کو جو اوس حدیث سے ماخوذ ہین۔ اور علماء کے اختلاف کو اور اونکی دلیلون کو۔ اور لغات کے معانی کو تصحیح سے بیان کیا ہے سو عشرہ مبشرہ واہل بیت نبوی اور اونکے موالی کی مسند تو تمام ہو چکی ہے۔ اور ابن عباس کی مسند کو کسیقدر رکھنے پائے تھے کہ انتقال کر گئے۔ خطیب نے کہا ہے کہ ابن جریر کی تہذیب الآثار کی سی کتاب میری نظر سے نہین گذری۔

هذا ولنشرع الآن فی مقاصد الکتاب الاول بعون الله الکریم الوهاب الآخر الاول **کتاب**

الفقه الاکبر عن اهل البیت الاطهر وقد یقال ذلک الدین القیم للمرء المسلم

وهو فقه العلم وایمان العامة یستوی فیه الخاصة والعامة فیکلابانة اصول الدیانة من عدة عقیدة لابد

من اعتقادها لکل داخل فی الملة والیه الاشارة فی حدیث جبرئیل علیه السلام بالایمان قال الله المتعال

فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین **فرض الایمان الاکمل** قال الله تعالی قل آمنا

بالله وما انزل علینا وما انزل علی ابراهیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی

والنبیون من ربهم لانفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون وقال تعالی یاایها الذین آمنوا آمنوا بالله

ورسوله والکتاب الذی نزل علی رسوله والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر بالله وملائکته وکتبه

ورسله والیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا وقال انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم واذا

تلیت علیهم آیاته زادتهم ایمانا وعلی ربهم یتوکلون الذین یقیمون الصلوة ومما رزقنٰهم ینفقون

اولٰئک هم المؤمنون حقا الآیة قال حافظ الاولیاء اصحاب الکرامات العلی محمد بن اسلم الطوسی

صاحب المسند المجود حدثنا علی بن موسی الرضی عن ابیه ثنا ابی جعفر عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین عن

ابیه الحسین عن ابیه علی رضی الله عنهم قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الایمان اقرار باللسان

ومعرفة بالقلب وعمل بالجوارح ورواه البیهقی فی شعب الایمان ثنا ابو محمد عبید بن محمد بن محمد

ابن مهدی القشیری انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن موسی بن کعب ثنا ابو محمد الفضل بن محمد بن المسیب

اب ہم خداوند کریم کے فضل کے بہروسہ پر پہلی کتاب کے مقاصد شروع کرتے ہین۔

کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر اور اسکا نام الدین القیم للملۃ المسلم بہی ہے اور وہ فقہ علم اور ایمان عام کا ہے۔ جس مین خاص و عام یکسان ہین۔ اس مین اصول عقائد مین سے چند ایسے عقائد کا بیان ہے جنپر اعتقاد رکہنا ہر مسلمان کو ضرور ہے۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حدیث مین لفظ ایمان سے اسی کی طرف اشارہ ہے[۱] فرمایا اللہ تعالی نے پس کیون نہ نکلی اونمین سے ہر فرقہ سے ایک جماعت تاکہ سمجہ پیدا کرے دین مین۔

فرض الایمان الاکمل فرمایا خدا تعالی نے۔ کہہ (اے پیغمبر) ایمان لائے ہم ساتہ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اوتاری گئی اوپر ہمارے۔ اور وہ چیز کہ اوتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحق اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے۔ اور جو دی گئی موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیون کو پروردگار اون کے سے۔ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اونمین سے۔ اور ہم واسطے اوس کے فرمانبردار ہین۔ اور فرمایا۔ اے[۲] لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ایمان لاؤ ساتہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے۔ اور ساتہ کتاب کے جو اوتاری ہے اوسنے اوپر رسول اپنے کے۔ اور کتاب کے جو اوتاری گئی ہے پہلے اس سے۔ اور جو کوئی کفر کرے ساتہ اللہ کے۔ اور اوسکے فرشتون اور اوسکی کتابون اور اوسکے رسولون اور دن پچہلے کے۔ پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور۔ اور فرمایا۔ سوا اسکے نہین کہ ایمان والے وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ۔ ڈر جاتے ہین دل اونکے۔ اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر اونکے نشانیان اوسکی زیادہ کردیتی ہین اونکا ایمان۔ اور اوپر پروردگار اپنے کے بہروسہ کرتے ہین وہ[۳] لوگ کہ قایم رکہتے ہین نماز۔ اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے اونکو۔ خرچ کرتے ہین۔ یہی لوگ ہین ایمان والے سچے۔ حافظ الاولیا و صاحب کرامات عالیہ محمد بن اسلم طوسی صاحب مسند مجوّد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے۔ علی بن موسی رضا نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے کہا اونہون نے کہ حدیث بیان کی ہمسے میرے باپ جعفر صادق نے اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن حسین سے وہ اپنے باپ امام حسین سے۔ وہ اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ و رضی عنہم سے۔ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ (ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل سے پہچاننا اور ہاتہ پاؤن سے عمل کرنا ہی) اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد عبید ابن محمد بن محمد بن مہدی قشیری نے۔ کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن موسی بن کعب نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد فضل بن محمد بن مسیب نے

[۱] اس آیت شریفہ سے اقرار باللسان کی طرف اشارہ ہے ۱۲ [۲] اس آیت شریفہ سے استنباط ہے جلہ و معرفۃ بالقلب کا ۱۲ [۳] اس سے عمل بالجوارح مفہوم ہوتا ہے ۱۲

ثنا ابوالصلت الهروی عبدالسلام و محمد بن اسلم قالا ثنا علی بن موسی الرضیٰ عن ابیه فذکره به و
سنده مسلسل بالائمة السبعة اولی الرفعة الکمل وقوله علیه الصلاة والسلام اقرار باللسان ای بتوحید
الله وتصدیق رسوله وما جاء به وقال الحافظ البلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراهیم بن هاشم صاحب
الصحیح علی وضع صحیح مسلم ثنا الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی ابوالسید المحجوب ثنی ابی علی بن محمد
ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن موسی الرضی قال ثنی ابی موسی بن جعفر قال ثنی ابی جعفر عن ابیه محمد بن
علی عن ابیه علی بن الحسین عن ابیه الحسین عن ابیه علی رضی الله عنهم قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم الایمان معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالارکان وقال الحافظ ابوبکر احمد بن
عبدالرحمن الفارسی الشیرازی فی الالقاب انبا ابوبکر محمد بن احمد بن عقیل الوراق ثنا ابو محمد
احمد بن محمد بن ابراهیم بن هاشم البلاذری الحافظ فذکره بسنده به وسنده مسلسل بالائمة
العشرة الکمل فذلک السند العالی هو السلسلة الذهبیة او عقد اللآلی بل سبحة الجواهر المهذبة
لا بل هذا تقصیر لفضله الکبیر وسیروی نبذة من فضیلة کل من هؤلاء الائمة ان شاء الله تعالی
ولم یتشرف احد ممن صنف واشتهر ما صنف من ذوی الروایة بالاجتماع بالامام علی الرضی
وحفیده ابنه الامام الحسن العسکری والاستماع منهما الا اهل السنة ولله المنة وقال الحافظ
الناقد ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی ثنا محمد بن زیاد السهمی ثنا علی بن موسی الرضی فذکره به و
قال الحافظ ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمن الصابونی النیسابوری فی المائتین انبا ابوبکر بن

کہا کہ بیان کیا ہمسے ابوالصلت ہروی عبدالسلام و محمد بن اسلم نے۔ کہا دونون نے کہ بیان کیا ہم سے علی بن موسی الرضا نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے پہر اس حدیث کو اوسی سند سے بیان کیا۔ اور اسکی سند بڑے درجے کے ستّا اماموں سے مسلسل ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ اقرار کرنا زبان سے اسکی یہہ معنی کہ اقرار کرنا اللہ کے اکیلے ہونیکا اور سچا کہنا اوسکے پیغامبر کا اور جو کچہہ وہ اللہ کے پاس سے پیغام لائے۔ اور کہا حافظ بلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم نے۔ جنہون نے صحیح مسلم کی روش پر ایک صحیح لکہی ہے۔ کہا بیان کیا ہم سے امام حسن ابن علی بن محمد بن علی بن موسے نے جو باپ ہین اون سید کے کہ پوشیدہ ہو گئے۔ کہا انہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ علی بن محمد نے کہا اونہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ محمد بن علی نے۔ کہا اونہون نے مجہسے بیان کیا میرے باپ علی بن موسی رضا نے۔ کہا اونہون نے کہ مجہہ سے بیان کیا میرے باپ موسیٰ بن جعفر نے۔ اونہون نے کہا مجہہ سے بیان کیا میرے باپ جعفر نے اونہون نے روایت کی اپنے باپ محمد بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے اپنے باپ حسین سے۔ انہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے۔

اور حافظ ابو بکر احمد بن عبد الرحمن فارسی شیرازی نے القاب مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن احمد بن عقیل وراق نے۔ کہا کہ بیان کیا ہم سے ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بلاذری حافظ مذکور نے۔ پہر اوسی سند سے وہ حدیث بیان کی۔ اور اسکی سند ائمہ عشرہ سے مسلسل ہے۔ پس یہہ سند عالی طلائی زنجیر ہے یا موتیون کا ہار۔ یا مالا سے مروارید۔ نہین بلکہ یہہ سب اوسکی کسر شان ہے۔

اور عنقریب کچہہ فضائل ان ائمہ کے بیان کئے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور بجز اہل سنت کے اہل روایت مین سے کسی مصنف مشہور التصنیف کو امام علی رضا۔ اور اون کے پروتے امام حسن عسکری کے ساتہہ اجتماع و استماع کا شرف نصیب نہین ہوا والمنۃ للہ۔

اور حافظ نقاد ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے کہا ہے کہ بیان کیا ہم سے محمد بن زیاد سہمی نے اونہون نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضا نے۔ پہر وہ حدیث اوسی سند سے بیان کی۔

اور حافظ خراسان ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی نیشاپوری نے مائتین مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابو بکر ابن

مهران ثنا ابو محمد زنجویه بن محمد بن الحسن اللباد ثنا ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی فذکره به قال الصابونی هذا الحدیث غریب لم اکتبه الا من حدیث اهل البیت وقال الحافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق المعروف بابن السنی الدینوری فی کتاب الاخوة والاخوات اخبرنی ابو یحیی الساجی ای الحافظ زکریا صاحب الجرح والتعدیل ثنا عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالة ثنا عبد الله بن موسی بن جعفر ثنی علی بن موسی به وعبد العزیز قال ابن حبان یاتی عن المدنیین بالاشیاء المعضلات فبطل الاحتجاج به **قلت** قد برأ من عهدته بما هنا وثبت حدیثه هذا وعزی لابی سعید ابن الاعرابی الحافظ فی معجمه بسنده عن عبد الله بن موسی به فلیراجع وقال ابن ماجة حافظ قزوین وسادس ائمة الحدیث الستة فی سننه ثنا سهل بن ابی سهل الرازی ومحمد بن اسمعیل قالا ثنا عبد السلام بن صالح ابو الصلت الهروی ثنا علی بن موسی الرضی به قال ابو الصلت لو قرئ هذا الاسناد علی مجنون لبرأ واخرجه من جهة الهروی الحفاظ ابو بکر ابن ابی داؤد وابو بشر الدولابی فی الکنی والطبرانی فی الکبیر ابو بکر الآجری فی الشریعة وابو نعیم الاصبهانی والحاکم خارج المستدرک فی تاریخ نیسابور وغیرہ فالبیہقی فی شعب الایمان وابن مردویه فی التفسیر وابو نصر ابن ابی القاسم القشیری وابن الجوزی والتاج ابن السبکی فی طبقات الشافعیة وابن الجزری فی اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب بطرق ومما ینبغی ان یستدرک علی الحاکم کونه لم یخرجه فی صحیحه المستدرک مع کونه صحیحا علی رأیه فی الهروی حیث انه صحح له حدیث انا مدینة العلم وانما فوقه ائمة اهل بیت النبوة الذین هو یعظمهم فتنبه وللحاکم

مہران سے ۔ کہا اونہون سے بیان کیا ہم سے ابو محمد زنجویہ بن محمد بن اللباد سے ۔ کہا اونہون سے کہ بیان کیا ہم سے
ابو حاتم محمد بن ادریس رازی سے ۔ پھر وہ حدیث بیان کی صالح بونی سے کہا کہ یہہ حدیث نادر ہے مین سے صرف حدیث
اہل بیت سے اسکو لکہا ہے ۔ حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق جو ابن سنی دینوری کے نام سے مشہور ہین اونہون
سے اپنی کتاب الاخوۃ والاخوات مین لکہا ہے کہ خبر دی مجہکو ابو یحیی ساجی سے یعنی حافظ زکریا ۔ صاحب الجرح
والتعدیل سے ۔ کہا اونہون سے بیان کیا ہم سے عبد العزیز بن محمد بن حسن بن زبالہ سے ۔ کہا اونہون سے بیان کیا
ہم سے عبد اللہ بن موسی بن جعفر سے ۔ کہا اونہون سے بیان کیا مجہہ سے علی بن موسی سے ۔ اوسی حدیث کو اوسی سند سے
اور عبد العزیز کی نسبت ابن حبان سے کہا کہ وہ مدنیین سے ایسے اچنبے کی باتین روایت کرتا ہے جنکے وجود کو عقل
دشوار سمجہتی ہے ۔ پس اوسکی روایت سند کے قابل نہین ہے ۔ مین کہتا ہون کہ اس بیان سے اونکی برارت
ہوگئی ۔ اور یہہ حدیث اونکی ثابت ہوگئی ۔ اور حافظ ابو سعید ابن الاعرابی کے معجم کی طرف بھی یہہ حدیث منسوب کی گئی ہے
کہ اونہون سے اسکو روایت کیا ہے ۔ عبد اللہ بن موسی سے اوسی سند و متن کے ساتہ ۔ پس اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے
اور ابن ماجہ حافظ قزوین سادس ائمہ حدیث ستہ سے اپنی سنن مین لکہا ہے ۔ کہ بیان کیا مجہہ سے سہل بن
ابی سہل رازی سے ۔ اور محمد بن اسمعیل سے ۔ کہا دونون سے بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضا سے اوسی سند
و متن کے ساتہ ۔ ابو الصلت سے کہا کہ یہہ سند ایسی ہے کہ اگر مجنون پر پڑہ دی جاوے تو البتہ وہ
اچھا ہوجاوے ۔ اور ہروی کے واسطہ سے اسکی روایت کی ہے حفاظ حدیث ابو بکر ابن ابی داود سے
اور ابو بشر دولابی سے کنی مین ۔ اور طبرانی سے کبیر مین اور ابو بکر آجری سے کتاب الشریعہ مین ۔ پھر ابو نعیم صفہانی
سے اور حاکم سے تاریخ نیشاپور مین پہر بیہقی سے شعب الایمان مین اور ابن مردویہ سے
تفسیر مین ۔ اور ابو نصر ابن ابی القاسم قشیری سے ۔ اور ابن جوزی سے اور تاج ابن السبکی سے طبقات شافعیہ مین اور
ابن جزری سے اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب مین کئی طرق سے اور باوجودیکہ ہروی حاکم کی راے
کے موافق مقبول الروایہ ہے ۔ چنانچہ انا مدینۃ العلم کی روایت کو جو ہروی سے ہے صحیح قرار دیا ہے تسپر بھی
ہروی کی اس روایت کو اپنی صحیح مستدرک مین ذکر نہ کرنا قابل اعتراض اور گرفت کے ہے ۔ اور اوس کے اوپر
کے سلسلہ مین تو ائمہ اہل بیت ہین جنہین وہ معظم جانتے ہین ۔ پس آگاہ رہو ۔

فی تاریخ نیسابور بسند لیس فیه من ذکر بجرح عن محمد بن عبد اللہ بن طاہر نائب العراق وابن نائبہا قال کنت
واقفا علی رأس ابی وعندہ احمد بن محمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ وابو الصلت الہروی فقال ابی لیحدث
کل رجل منکم بحدیث فقال ابو الصلت ثنی علی بن موسی الرضی وکان واللہ رضی اللہ کما سُمّی عن ابیہ
موسی بن جعفر عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ الحسین
ابن علی عن ابیہ علی رضی اللہ تعالی عنہم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان قول وعمل
فقال بعضہم ما ھذا الاسناد فقال لہ ابی ھذا سعوط المجانین اذا سعط بہ المجنون برأ ورواہ علی بن
غراب حدثنا علی بن موسی الرضی بہ باللفظ الاول اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد وابن غراب
وثقہ ابن معین والدارقطنی وقال احمد کان یدلس وما اراہ الا کان صدوقا وروی لہ ابن ماجۃ
والنسأی وقال الخطیب تکلموا فیہ لاجل مذھبہ کان غالیا فی التشیع واما روایاتہ فوصفوہ فیہا بالصدق
وقال ابن حجر افرط ابن حبان فی تضعیفہ قال السیوطی ومثل ھذا یصلح فی المتابعۃ ومحمد بن سہل
بن عامر البجلی ثنا علی بن موسی الرضی بہ اخرجہ الخطیب والبجلی قال ابن الجوزی مجہول وقال السیوطی
ما رایت لہ ترجمۃ ولا فی المیزان وعبد اللہ بن احمد الطائی ثنی ابی ثنی علی بہ اخرجہ الخطیب والطائی
متکلم فیہ وابو احمد داؤد بن سلیمان بن وھب الغازی ثنا علی بن موسی الرضی بہ اخرجہ ابو زکریا
البخاری فی فوائدہ والغازی مجہول وبالجملۃ فقد استسعد بروایۃ ھذا الحدیث المجود
عن الامام الھمام ابی الحسن علی الرضی مسلسلا عن آبائہ من جہۃ اھل بیتہ وتبعتہ جلۃ جماعۃ

اور حاکم کی تاریخ نیشاپور مین ایسی سند سے کہ جسپر کوی جرح نہین کی گئی روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن طاہر (نائب الواثق
وابن نائب سے) کہا اوس نے کہ مین اپنے باپ کے سر کے پاس کہڑا تھا۔ جسوقت احمد بن محمد بن حنبل واسحٰق بن راہویہ
وابوالصلت ہروی۔ اون کے پاس تھے۔ میرے باپ نے کہا کہ ہر شخص ایک حدیث بیان کرے سو ابوالصلت نے
کہا کہ بیان کیا مجھسے علی بن موسی رضا نے (اور وہ واللہ اسم بامسمی اللہ کے پسندیدہ تھے) اپنے باپ موسی بن جعفر سے۔ اونہون نے
اپنے باپ جعفر بن محمد سے۔ اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے
اپنے باپ حسین بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔ کہ ایمان قول وعمل ہے۔ سو بعضون نے کہا کہ یہہ کیا عالیشان اسناد ہے۔ تو میرے باپ نے کہا کہ یہہ مجنونون کی دوا ہے
اگر اسکو دیوانہ کی ناک مین ٹپکایا جاوے تو اچھا ہو جاوے۔ اور خطیب نے تاریخ بغداد مین روایت کیا ہے اسکو علی بن
غراب نے۔ کہا اونہون نے بیان کیا مجھسے علی بن موسی رضی نے اوسی اسناد سے بلفظ اول۔ اور ابن غراب کی توثیق
ابن معین و دارقطنی نے کی ہے۔ احمد نے کہا کہ وہ مدلس (۱) تھا اور مین اوسکو سچا جانتا ہون اور اون سے روایت لی ہے
ابن ماجہ نے اور نسائی نے۔ اور خطیب نے کہا کہ اوس کے مذہب مین گفتگو کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ غالی شیعی تھا لیکن روایات
مین اوسکی راستی اور سچائی بیان کرتے ہین۔ ابن حجر نے کہا کہ ابن حبان نے اوسکی تضعیف مین افراط کی ہے۔ سیوطی نے کہا کہ
ایسا شخص متابعت (۲) کے لئے بیجا نہین ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے محمد بن سہل بن عامر بجلی سے کہا اونہون نے کہ
بیان کیا ہمسے علی بن موسی رضی نے اوسی سند و متن سے۔ اور بجلی کو ابن جوزی نے مجہول بتایا ہے۔ اور سیوطی نے کہا کہ
مین نے نہ میزان مین انکا کوی ذکر پایا نہ اور کہین۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے عبد اللہ بن احمد طائی سے کہا اونہون نے
بیان کیا مجھسے میرے باپ نے کہا اونہون نے بیان کیا مجھسے علی رضی نے بہین سند و متن اور طائی مین کلام ہے۔ اور
ابو زکریا بخاری نے اسکو روایت کیا ہے اپنی کتاب فوائد مین ابو احمد داؤد بن سلیمان بن وہب غازی سے
کہا اوس نے بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضی نے بہین سند و متن۔ اور غازی مجہول ہے۔ الحاصل حفاظ اہل سنت
کی ایک بڑی جماعت نے۔ بڑی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ روایت اس حدیث کے حضرت امام ہمام ابوالحسن علی الرضی سے مسلسلاً آپکے آباؤ سے

(۱) یعنے اپنے ہمعصر راوی سے بلفظ عن روایت کرنے مین بیچ والے کا نام چھوڑ دیتے تھے ۱۲

(۲) ایک روایت اوسی مضمون کے دوسری روایتون کے بعد ذکر کرنا ۱۲

من حفاظ اهل السنة والجماعة ولله المنة على الصناعة ولا يضرکون بعض الرواة عن الامام
محل الکلام لکون آخرین ثقات الانام من الاعلام وذکر ابن السبکی انه رواه عن الرضی
الهیثم بن عبد الله وعلی بن الازهر السرخسی ایضا وعن الکاظم محمد بن صدقة ومحمد بن تمیم
وان الاربعة مجاهیل وقال تمام فی فوائده ثنا احمد بن محمد الطبرستانی ثنا الحسن بن علی التمیمی
ثنا محمد بن صدقة العنبری ثنا موسی بن جعفر عن ابیه وثنا احمد بن محمد الطبرستانی ثنا احمد
ابن عیسی العلوی ثنا عباد بن صهیب عن جعفر بن محمد به وعزی لابی عمرو بن حمدان فی فوائده
عن علی قال سألت النبی صلی الله علیه وآله وسلم عن الایمان ما هو قال معرفة بالقلب واقرار
باللسان وعمل بالارکان ولابن مردویه عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
الایمان اقرار باللسان وعقد بالقلب وعمل بالجوارح والارکان وهو یزید وینقص قال السیوطی
وسنده ضعیف فلیراجع وبالجملة فالحدیث له عن المولی علی المرتضی طرق جمة عند الائمة الجلة
وللشیرازی والدیلمی عن عائشة رفعا کاللفظ الاول وکذا الابن الجوزی عن انس رفعا وسندهما
ضعیف قال البیهقی فی خبر اهل البیت وشاهد هذا الحدیث ما انا ابو نصر ابن قتادة فذکر
بسنده عن ابی قتادة رفعه من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذل بها لسانه
واطمأن بها قلبه لم تطعمه النار قلت بل هو شاهد لحدیث الآتی فی فرض الایمان الاجمل
فالمجمل فتامل ومع هذا کله فقیل الدارقطنی وذکر روایة الهروی له وهو متهم بوضعه

آپ کے اہل بیت اور تبعہ کی جہت سے واللہ المنۃ علی الصناعۃ۔ اور بعض رواۃ امام کا مجروح ہونا چندان مضر نہین۔ کیونکہ اور رواۃ ثقات اعلام ہین اور ابن سبکی نے ذکر کیا ہی کہ اس حدیث کو امام رضی سے ہشیم بن عبد اللہ و علی بن ازہر سرخسی نے بھی روایت کی ہو اور امام کاظم سے محمد بن صدقہ و محمد بن تمیم نے۔ اور یہ چارون مجہول الحال ہین ۔

اور تمام نے اپنی کتاب فوائد مین لکھا ہو کہ اس حدیث کو بیان کیا ہمسے احمد بن محمد طبرستانی نے کہا کہ بیان کیا ہمسے حسن بن علی تیمی نے کہا کہ بیان کیا ہمسے محمد بن صدقہ عنبری نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے موسی بن جعفر نے۔ اونہون نے اپنے باپ اور غیر تمام نے کہا کہ بیان کیا ہمسے اس حدیث کو احمد بن محمد طبرستانی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے احمد بن عیسی علوی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے عباد بن صہیب نے جعفر بن محمد سے۔ اوسی سند و متن کے ساتھہ۔

اور نسبت دی گئی ہو طرف ابو عمرو بن حمدان کے کہ اونہون نے اپنی کتاب فوائد مین روایت کیا حضرت علی سے کہا آپنے کہ مین نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایمان کیا ہو۔ فرمایا کہ دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور ہاتھہ پیرو سے کام کرنا اور نسبت دیگئی سے طرف ابن مردویہ کے کہ اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہو۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان اقرار لسانی۔ و اعتقاد قلبی۔ و عمل جوارح و اعضاء کا نام ہو۔ اور وہ گھٹتا اور بڑہتا ہے) سیوطی نے کہا اسکی سند ضعیف ہو پس چاہئے کہ اوسکو دیکھ لیا جاوے۔

خلاصہ یہ کہ ائمہ کے نزدیک یہ حدیث حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ سے بہت طریقون سے ثابت ہو۔ اور شیرازی۔ اور دیلمی کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مرفوعاً مثل الفاظ اول کے مروی ہو۔ اور ایسی ہی ابن جوزی کے پاس حضرت انس کی روایت مرفوعاً مروی سے اور سندان دونون کی ضعیف سے ہے۔

بیہقی نے حدیث اہل بیت کی نسبت کہا ہو کہ اس کا شاید وہ حدیث ہو جو بیان کیا ہمسے ابو نصر ابن قتادہ نے۔ سو ذکر کیا بیہقی نے بسند خود ابو قتادہ سے مرفوعاً کہ جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ کوئی معبود نہین ہو سواے اللہ کے۔ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین پھر اوسکی زبان بھی اس شہادت کی تابع ہووے اور دل مطمئن ہوجاے تو اوسکو آگ نہ کھائیگی۔

مین کہتا ہون بلکہ وہ شاہد ہو اوس حدیث کا جو فرض ایمان اجمل اور مجمل مین آویگی۔ نہ اس حدیث کا۔ پس غور کرو۔

ان تمام بیانون پر بھی دار قطنی نے ہروی کی روایت کو ذکر کرکے جو کہا ہو۔ کہ (ہروی پر اس حدیث کے وضع کر لینے کا گمان ہو۔

سے آپ نے تو کتا جدا ایمان قرآن مین اور حدیث مین جا بجا موجود ہو راویون کے حال کی تحقیق فقط اسلئے ہوتی ہو کہ یہ لفظین اس ترکیب سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائین یا نہین ۱۲ -

لم يحدث به الامن سرقه منه فهو الابتداء فى هذا الحديث وقيل ابن الجوزى موضوع كلاهما
مما لايعول عليه ولا يلتفت اليه وكذا قد قصر ابن السبكى هنا فقصر لما اغتر بما ذكر فى الهروى
واقتصر السخاوى فى المقاصد الحسنة على رواية ابن ماجة وحكوا ابن الجوزى وقصة رواية الامام
له بنيسابور عند الديلمى بلا سند وكل ذلك قصور فى العثور وا ورده السيوطى فى الجامع
الصغير برواية ابن ماجة والطبرانى ورمز له فى الهامش بالضعف وقال فى الدرر المنتثرة
وذكر ايراد الزركشى له عن ابن ماجة قلت اورده ابن الجوزى فى الموضوعات فلم يصب وقد ذكر
السيوطى فى اللآلى المصنوعة اكثر الطرق المذكورة وقال ابن الجزرى فى اسنى المطالب فى حديث
الهروى حديث حسن اللفظ والمعنى رجال اسناده ثقات غير الهروى وهو خادم الامام
الرضى فانهم ضعفوه مع صلاحه وقد روى ايضا عن مالك وحماد بن زيد وروى عنه احمد
ابن ابى خيثمة وعبد الله بن احمد وجماعة ولكن تابعه على رواية هذا الحديث عن الرضى محمد
ابن اسلم فذكره عن البيهقى فى الشعب قال فخرج ابو الصلت من عهدته انتهى والكلام فيه
مدحا وقدحا مبسوط فى غير هذا المقام وقوله سلام الله عليه وطوله معرفة بالقلب اى
بالالوهة للرب والنبوة لرسوله بما اوجب ولاحمد فى المسند عن على قال قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم الاسلام ان يسلم قلبك وان يسلم المسلمون من لسانك ويدك
قيل فاى الاسلام افضل قال الايمان قيل ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه

نہین روایت کیا اوسکو بجز اوس شخص کے جس نے حدیث کو ہروی سے چرا لیا ہو سو وہی ہروی اس حدیث مین ابتدا ہی) اور ایسا ہی ابن جوزی نے جو کہا ہو کہ (وہ موضوع ہے) یہ دونون قول ایسے ہین جو معتبر و قابل التفات نہین ہین - اور ابن سبکی سے بھی اس مقام پر لغزش ہوئی ہو - اور یہ لغزش اسوجہ سے ہوئی کہ اونکو دہوکا ہو گیا اون اقوال سے جو ہروی کے حق مین کیے گئے ہین - اور سخاوی نے مقاصد حسنہ مین اقتصار کیا ہو ساب ابن ماجہ کی روایت پر - اور ابن جوزی کے اوس حکم پر اور اس قصہ پر کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام نے شہر نیشاپور مین جو کتاب الفردوس دیلمی مین بلا سند منقول ہے - اور یہ سب لغزشین قصور اطلاع کی وجہ سے ہین -

اور سیوطی نے جامع صغیر مین ابن ماجہ و طبرانی سے اس حدیث کو ذکر کیا ہو - اور حاشیہ مین اوسکے ضعف کا اشارہ کیا ہو - اور درر منتثرہ مین یہ بیان کرنے کے بعد کہ (زرکشی نے اس حدیث کو ابن ماجہ سے روایت کیا ہو) - کہا ہو کہ مین کہتا ہون کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین جو ذکر کیا ہے سو خطا ہے -

اور سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین اکثر طرق مذکورہ کو بیان کیا ہے - اور ابن جزری نے اسنے المطالب مین حدیث مروی کی نسبت کہا ہو کہ یہ حدیث حسن ہے لفظاً و معنیً - اسکے سب راوی ثقہ ہین - بجز ہروی کے جو خادم ہین امام رضی کے - کیونکہ محدثین نے اونکو باوجود نیک ہونے کے ضعیف الروایۃ کہا ہو اور وہ امام مالک و حماد بن زید سے بھی روایت کرتے ہین - اور احمد بن ابی خیثمہ اور عبداللہ بن احمد اور ایک جماعت محدثین نے اون سے روایت لی ہے - لیکن اونکی متابعت کی ہے اس حدیث کی روایت پر علی رضی سے - محمد بن اسلم نے نقل کیا اوسکو جزری نے روایت بیہقی سے جو شعب الایمان مین ہے - کہا کہ بس بری ہو گیا ابوالصلت اپنے عہدہ سے انتہی اور یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا - **معرفۃ بالقلب**

اس سے مراد معرفت الوہیت خدا و نبوت رسول ہو جسطرح اللہ نے فرض کیا ہو -

اور مسند احمد مین حضرت علی سے روایت ہو کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (اسلام یہ ہو کہ تیرا دل مطیع ہو جائے - اور مسلمان تیرے دست و زبان سے محفوظ رہین -

کسی نے پوچھا اسلام مین کونسا امر افضل ہے - فرمایا ایمان - پوچھا - ایمان کیا ہے - فرمایا یقین لانا اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون - اور رسولون پر - اور مرکر قبر سے اوٹھنے پر

ورسله والبعث بعد الموت قيل فايّ الايمان افضل قال الهجرة قيل ما الهجرة قال ان تهجر السوء قيل فايّ الهجرة افضل قال الجهاد الحديث ولاحمد والطبرانی فی الکبير بسند ثقات عن عمرو بن عبسة نحوه وهذا فی الايمان والاسلام والهجرة وجهة من الشريعة ولعبد الرزاق وابن ابی شيبة ورستة فی الايمان واللالكائی فی السنة والبيهقی فی الشعب وابن عساكر عن حجر بن عدی قال حدثنا علی بن ابی طالب ان الطهور نصف الايمان والی ظاهر هذه الاحاديث والاثار عن اهل البيت الاطهار ونحوها ذهب اصحاب الحديث ومالك والشافعی واحمد والاوزاعی كمذهب اهل البيت ان العمل داخل فی الايمان الا انه لا يزول اصل الايمان بزوال العمل كما لا يزول اصل الشجر بزوال الفروع والثمر والرجل لا يخرج عن نوعه بقطع الايدی والارجل فالمعنی بالايمان فيها هو الايمان الكامل الذی لن يفتقر بعد الاتيان به الی ان يعذر عن صاحبه وهو المقرون بالاسلام دون المجرد عنه وقوله وهو يزيد وينقص ای فی الاوصاف الثلثة فالزائد فيها الايمان الخاصة والناقص ايمان العامة اما فی المعرفة والتصديق فمن جهة الثمرات والحلاوة لا اصل التصديق فانه ان نقص كان شكا خارجا من الايمان واما فی الاقرار فاذا خيف القتل اقربا الايمان فلم يقر فهو ناقص وان اقر فهو الايمان الزائد الكامل واما فی العمل بالاركان فلا يحتاج الی البيان ومما يشيد ما ذكرنا ما عن المولی المرتضی قال كانت السورة اذا نزلت علی عهد رسول الله صلی الله عليه واله وسلم والاية

کہا گیا ایمان مین کونسا امر افضل ہے فرمایا ہجرت۔ پوچھا گیا ہجرت کیا ہے۔ فرمایا برائی کو چھوڑنا۔ پوچھا گیا ہجرت کونسی بہتر ہے فرمایا جہاد۔ الی آخرالحدیث۔ معلوم رہے کہ ایمان واسلام وہجرت کے معنونکی یہہ بھی ایک طرز شرعی ہے۔

اور روایت کیا ہے عبدالرزاق وابن ابی شیبہ نے اور رستہ نے کتاب الایمان مین۔ اور لالکائی نے کتاب السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور ابن عساکر نے۔ حجر بن عدی سے کہا بیان کیا ہمسے علی بن ابیطالب نے کہ بیشک طہارت نصف ایمان ہے۔

ان احادیث وآثار کے ظاہری معنون کے لحاظ سے محدثین اور امام مالک و امام شافعی و امام احمد و اوزاعی برطبق مذہب اہل بیت۔ اس امر کے قائل ہین کہ عمل بھی جزو ایمان ہے اور حقیقت ایمان مین داخل ہے۔ اور اسکے ساتھہ یہہ بھی کہتے ہین کہ عمل کے مفقود ہونے سے اصل ایمان زائل نہین ہوتا۔ جیساکہ شاخون اور ثمر کی علیحدگی سے اصل درخت زائل نہین ہوتا۔ یا ہاتھہ پیر کے قطع ہونے سے انسان اپنی نوعیت سے خارج نہین ہوتا۔

۔ پس ان احادیث مین ایمان سے مراد ایمان کامل ہے جسکے بجا لانیکے بعد اس مومن کی جانب سے کسی عذر کی حاجت نہ ہو۔ یہ تو وہی ایمان ہوسکتا ہے جو اسلام کو بھی شامل ہے۔ نہ کہ ایمان قلبی محض اور ایمان مین کم وبیشی ہے۔ اوسکے اوصاف ثلثہ کی کم وبیشی مقصود ہے۔ زائدالاوصاف خواص کا ایمان ہے اور ناقص الاوصاف عوام کا۔

معرفت وتصدیق مین کمی بلحاظ قلت حصول ثمرات وحلاوت ممکن ہے نہ کہ اصل تصدیق مین (معاذاللہ) کیونکہ اگر اصل تصدیق کم ہوجائے تو وہ شک ہے جو ایمان سے بالکل خارج کردیتا ہے۔

اور اقرار مین جب کہ اقرار لسانی سے قتل کا اندیشہ ہو اور اس خوف سے اقرار نکرے تو یہ ایمان ناقص ہے۔ اگر باوجود خوف کے علانیہ اقرار کرے تو وہ ایمان کامل ہے۔ رہا عمل۔ تو وہ ظاہر ہے تفصیل کی کوئی ضرورت نہین

اور ہمارے بیان کی موید وہ روایت بھی ہوسکتی ہے جسکو محمد بن اسمعیل وراق نے اپنی کتاب الامالی مین ذکر کیا ہے اور عسکری نے کتاب المواعظ مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین حضرت علیؑ سے فرمایا آپ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی سورہ یا آیت نازل ہوتی تھی۔

ومن شنأ الفاسقين وغضب لله غضب الله له فقام السائل عند هذا فقبّل رأس علی اخرجه
ابن ابی الدنیا فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واللالکائی فی السنة وابن عساکر فی تاریخ دمشق
ورواه البیهقی مختصراً عن العلاء بن عبد الرحمن الی آخر الجملة الاولی و(عن) خلاس
ابن عمرو قال کنا جلوساً عند علی بن ابی طالب اذ اتاه رجل من خزاعة فقال یا امیر المؤمنین
هل سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ینعت الاسلام قال نعم سمعت رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم یقول بنی الاسلام علی اربعة ارکان علی الصبر والیقین والجهاد والعدل
وللصبر اربع شعب الشوق والشفقة والزهادة والترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات
ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن زهد فی الدنیا تهاون بالمصیبات ومن ارتقب
الموت سارع فی الخیرات ولليقين اربع شعب تبصرة الفطنة وتأول الحکمة ومعرفة العبرة
واتباع السنة فمن ابصر الفطنة تأول الحکمة ومن تأول الحکمة عرف العبرة ومن عرف العبرة
اتبع السنة فمن اتبع السنة فکانما کان فی الاولین وللجهاد اربع شعب الامر بالمعروف و
النهی عن المنکر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقین فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن
ومن نهی عن المنکر ارغم انف المنافقین ومن صدق فی المواطن قضی الذی علیه واحرز دینه
ومن شنأ الفاسقین فقد غضب لله ومن غضب لله یغضب الله له وللعدل اربع شعب غوص
الفهم وزهرة العلم وشرائع الحکم وروضة الحلم فمن غاص الفهم فسر جمل العلم ومن رعی

اور جس نے بدکارون سے بغض رکھا اور صرف اللہ کے واسطے غصہ ہوا۔ اسکے لئے خداوند تعالیٰ (اوسکے دشمنون پر) غضبناک ہوتا ہے ۔

اس کلام کے تمام ہوتے ہی وہ شخص اوٹھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ اس روایت کو بیہقی نے بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا ہے لیکن مختصراً۔ اوسمین صرف پہلا جملہ مذکور ہے ۔

اسکی ہم مضمون اور ایک روایت مرفوع[۵۲] ہے جسکو ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین حضرت علی سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسی روایت کو حارث نے بھی حضرت علیؓ سے مرفوعاً بالاختصار روایت کیا ہی ۔ اور قبیصہ بن جابر اور علاء عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ کے قول سے ۔

---

۵۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ۱۲

زھرۃ العلم عرف شرائع الحکم ومن عرف شرائع الحکم ورد روضۃ الحلم ومن ورد روضۃ الحلم لم یفرط
فی امرہ وعاش فی الناس وھو فی راحۃ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ وقال کذا رواہ خلاس بن عمرو
مرفوعا ورواہ الحارث عن علی مرفوعا مختصرا ورواہ قبیصۃ بن جابر عن علی من قولہ ورواہ العلاء بن
عبدالرحمٰن عن علی من قولہ **فصل الایمان المجمل بل الاجمل** قال اللّٰہ المتعال فی سورۃ الحدید
(والذین امنوا باللّٰہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون) وقال فی سورۃ التوبۃ (وعد اللّٰہ المؤمنین و
المؤمنات جنات تجری من تحتھا الانھٰر خالدین فیھا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ورضوان
من اللّٰہ اکبر ذلک ھو الفوز العظیم) وقال فی سورۃ الفتح (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری
من تحتھا الانھٰر خالدین فیھا ویکفر عنھم سیاتھم وکان ذلک عند اللّٰہ فوزا عظیما) قال الحافظ
البلاذری حدثنا الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر ابو السید المحجوب امام عصرہ بمکۃ
قال ثنی علی بن محمد النقی قال ثنی ابی محمد بن علی قال ثنی ابی علی بن موسیٰ الرضی قال ثنی ابی موسیٰ بن جعفر
الکاظم قال ثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال ثنی ابی محمد بن علی الباقر قال ثنی ابی علی بن الحسین زین
العابدین قال ثنی ابی الحسین بن علی سید الشھداء ثنی ابی علی بن ابیطالب سید الاولیاء قال ثنی محمد بن
عبداللّٰہ سید الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال ثنی جبریل سید الملائکۃ قال قال اللّٰہ سید السادات
انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن عذابی ورواہ من جھۃ البلاذری
الحافظ العلامۃ مسند نیسابور ابوطاھر محمد بن احمد محمش الزیادی فا لحافظ ابوصالح احمد بن

ایمان مجمل کی فضیلت

فرمایا خداوندتعالی نے سورہ حدید مین - والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ہم الصدیقون " اور جو لوگ کہ ایمان لائے اللہ پر اور اللہ کے رسولون پر وہی سچے ہین " اور فرمایا سورۂ [illegible] مین " وعدہ فرمایا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو بہشتون کا جنکے نیچے نہرین بہتی ہین وہ ہمیشہ اوس مین رہین گے - اور جنات عدن مین پاکیزہ گھر دیگا - اور رضامندی اللہ کی طرف سے بڑی (چیز) ہے - یہی بڑی کامیابی ہے " اور فرمایا سورۂ فتح مین " تاکہ داخل کرے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتونکو بہشتون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین - ہمیشہ رہین گے [illegible] مین - اور دور کرے اونسے اونکی برائیان اور ہے یہ نزدیک اللہ کے بڑی کامیابی "

کہا حافظ بلاذری نے بیان کیا ہمسے مکۂ مبارکہ مین امام وقت باپ سید محجوب[٥١] کے حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر نے کہا بیان کیا مجھے علی بن محمد نقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی تقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن موسی رضا نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ موسی بن جعفر کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر بن محمد صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن حسین زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی سید الشہداء نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی[٥٢] بن ابیطالب سید الاولیاء نے -

---

٥١ یعنے امام محمد بن حسن جنکے محجوب ہونے کا واقعہ مشہور رہ یہ ہے کہ آپ بعمر پنج سالگی موضع (سر من راے) مین ایک غار کے اندر تشریف فرما ہوے اور غائب ہو گئے تھے ۱۲

٥٢ مخفی نہ رہے کہ اس روایت مین دس ائمہ اہل بیت مسلسلاً راوی ہین ۱۲

عبد الملك النيسابوري المؤذن ثم المحدث ابو طاهر عبد السلام بن ابي الربيع الحنفي ثم المحدث سعيد
الدين محمد بن مسعود الفارسي الكازروني ثم الحافظ ابن الجزري في اسنى المطالب وغلط في سند
الائمة بعض من دون الحافظ ابي صالح ممن ليس من اهل المعرفة والمسطر هو المحرر قال ابن الجزري
لكن اوقع هذا الحديث بهذا السياق من المسلسلات السعيدية والعهدة فيه على البلاذري (قلت)
هو احد الرواة الثقات في مصره بل احد الحفاظ الايقاظ في عصره المسن المحسن قال الحافظ ابو عبد الله
الحاكم في تاريخ نيسابور كان واحد عصره في الحفظ والوعظ وكان يكثر المقام بنيسابور يكون له في
كل سبوع مجلسان عند شيخي البلد ابي الحسن الحصي وابي نصر العبدوي وكان شيخنا ابو علي الحافظ
ومشائخنا يحضرون مجالس وعظه ويفرحون بما يذكره على رؤس الملأ من الاسانيد ولم ارهم غمزوه
قط في اسناد او اسم او حديث سمع محمد بن ايوب البجلي وتميم بن محمد الحافظ وعبد الله بن محمد
بن محمد
بن شيرويه وطبقتهم بخراسان والعراق وكتب بمكة عن امام اهل البيت ابي محمد الحسن بن علي
بن علي بن موسى الرضى وخرج صحيحا على وضع كتاب مسلم وقال الحافظ ابو سعد ابن السمعاني
في كتاب الانساب كان حافظا فهما عارفا بالحديث ثم ذكر سماعه من جماعة من ائمة الصنعة
بطوس ونيسابور والري وبغداد وذكر كلام الحاكم وقال الحافظ الذهبي في طبقات الحفاظ في ترجمة
الامام الحافظ البارع الطوسي البلاذري الواعظ ثم ذكر كلام الحاكم مختصرا فليس السند ولا المسند
مما ينتقد واخرج ابو نعيم في حلية الاولياء فالسلفي وابن عساكر وابن النجار عن ابي الصلت ثنا

پہر اونکے واسطہ سے محدث ابو طاہر عبدالسلام بن ابی الربیع حنفی نے پہر اُنکے واسطہ سے محدث سعید الدین محمد بن مسعود فارسی گازرونی نے پہر اُنکے واسطہ سے ابن الجزری نے اسنے المطالب مین۔

اِن راویون مین سے ابو صالح کے نیچے والے بعض راویون نے۔ (جو اہل معرفت حدیث نہین ہین) اُنکے نامون مین کچہ غلطی بہی کی ہے۔ اور ٹہیک وہی اسناد ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔

ابن جزری بطور جرح کہتے ہین کہ یہہ حدیث مسلسلات[۱] سعیدیہ مین یون ہی آئی ہے۔ اور اسکا ذمہ بلاذری پر ہے واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون۔ بلاذری کے حق مین کسی طرح کا وہم بجاے خود نہین ہوسکتا۔ وہ اسپنے شہر کے نہایت ثقہ راویون سے ہین بلکہ حفاظ ایقاظ مین یگانۂ وقت شمار کئے جاتے ہین چنانچہ حاکم نے تاریخ نیشاپور مین اونکی نسبت لکہا ہے کہ وہ حفظ حدیث اور وعظ مین یکتای وقت تھے نیشاپور مین اکثر اقامت پذیر رہتے تھے۔ اور ہر ہفتہ مین دو مرتبہ شیخ ابوالحسن لحمی و شیخ ابونصر عبدوی کے یہان اُنکے وعظ کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی۔ حافظ ابو علی اور دوسرے ہمارے اساتذہ حاضر مجالس وعظ ہوتے تھے اور اونکے اسانید جیدہ مذاکرہ کرکے مسرور ہوتے تھے مینے کبہی کسی شیخ کو اُنکی بیان کی ہوئی حدیث یا نام یا سند مین طعن کرتے نہین دیکہا۔ اُنہون نے محمد بن ایوب بجلی سے اور حافظ تمیم بن محمد سے اور عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے اور اونکے ہم طبقہ دوسرے اوستادون سے خراسان عراق مین تلمذ حاصل کیا ہے۔ اور مکۂ مبارکہ مین حضرت امام اہل بیت حسن[۲] عسکری سے ملاقی ہو کر حدیثین لکہ لی ہین۔ اور اُنہون نے صحیح مسلم کی وضع پر ایک صحیح لکہی ہے۔

اسیطرح حافظ ابوسعد ابن سمعانی نے کتاب الانساب مین بلاذری کی تعریف بدین الفاظ کی ہی کہ وہ حافظ حدیث نہایت فہیم و عالم علم حدیث ہین اور طوس و نیشاپور و ری و بغداد مین ایک جماعت ائمہ سے حدیث سُنی ہی۔ اور حاکم کے قول کو بھی اُنہون نے نقل کیا ہی۔ اور حافظ ذہبی نے طبقات الحفاظ مین اونکو بوصف امام حافظ کامل طوسی بلاذری واعظ ذکر کیا ہی پہر کلام حاکم کو بھی مختصر نقل کیا ہی الغرض سند و متن حدیث ہر دو محل شبہ یا محتاج تنقیح نہین ہین۔

---

[۱] مصنفہ محدث سعید الدین گازرونی ۱۲ [۲] اس اسباب سے پر افتخار کر سکتے ہین کہ خاص اہل سنت ہی کے ایک محدث صاحب تصنیف نے امام حسن عسکری سے بہی شرف ملاقات حاصل کیا ہی۔ اور آپ سے حدیث سُنی ہے۔ یہ شرف اور ونکو نصیب نہ ہوا۔ ۱۲

عبد الملك النيسابوری المؤذن ثم المحدث ابو طاهر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی ثم المحدث سعید
الدین محمد بن مسعود الفارسی الکازرونی ثم الحافظ ابن الجزری فی اسنی المطالب وغلط فی سند
الائمة بعض من دون الحافظ ابی صالح ممن لیس من اهل المعرفة والمسطر هو المحرر قال ابن الجزری
لکن اوقع هذا الحدیث بهذا السیاق من المسلسلات السعیدیة والعهدة فیه علی البلاذری (قلت)
هو احد الرواة الثقات فی مصره بل احد الحفاظ الایقاظ فی عصره المسن المحسن قال الحافظ ابو عبد الله
الحاکم فی تاریخ نیسابور کان واحد عصره فی الحفظ والوعظ وکان یکثر المقام بنیسابور یکون له فی
کل اسبوع مجلسان عند شیخی البلد ابی الحسن الحجی وابی نصر العبدوی وکان شیخنا ابو علی الحافظ
ومشائخنا یحضرون مجالس وعظه ویفرحون بما یذکره علی رؤس الملأ من الاسانید ولم ارهم غمزوه
قط فی اسناد او اسم او حدیث سمع محمد بن ایوب البجلی وتمیم بن محمد الحافظ وعبد الله بن محمد
بن محمد
ابن شیرویه وطبقتهم بخراسان والعراق وکتب بمکة عن امام اهل البیت ابی محمد الحسن بن علی
ابن علی بن موسی الرضی وخرج صحیحا علی وضع کتاب مسلم وقال الحافظ ابو سعد ابن السمعانی
فی کتاب الانساب کان حافظا فهما عارفا بالحدیث ثم ذکر سماعه من جماعة من ائمة الصناعة
بطوس ونیسابور والری وبغداد وذکر کلام الحاکم وقال الحافظ الذهبی فی طبقات الحفاظ فی ترجمة
الامام الحافظ البارع الطوسی البلاذری الواعظ ثم ذکر کلام الحاکم مختصرا فلیس السند ولا المسند
مما ینتقد واخرج ابو نعیم فی حلیة الاولیاء فالسلفی وابن عساکر وابن النجار عن ابی الصلت ثنا

پھر اونکے واسطہ سے محدث ابو طاہر عبدالسلام بن ابی الربیع حنفی نے پھر اُنکے واسطہ سے محدث سعید الدین محمد بن مسعود فارسی گازرونی نے پھر اُنکے واسطہ سے ابن الجزری نے اسنے المطالب مین۔

ان راویون مین سے ابو صالح کے نیچے والے بعض راویون نے۔ (جو اہل معرفت حدیث نہین ہین) اُنکے ناموں مین کچھ غلطی بھی کی ہے۔ اور ٹھیک وہی اسناد ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

ابن جزری بطور جرح کہتے ہین کہ یہ حدیث مسلسلات[۵۱] سعید یہ مین یون ہی آئی ہے۔ اور اسکا ذمہ بلاذری پر ہے واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون۔ بلاذری کے حق مین کسی طرح کا وہم بجائے خود نہین ہو سکتا۔ وہ اپنے شہر کے نہایت ثقہ راویون مین سے ہین بلکہ حفاظ ایقاظ مین یگانہ وقت شمار کئے جاتے ہین۔ چنانچہ حاکم نے تاریخ نیشاپور مین اونکی نسبت لکھا ہے کہ وہ حفظ حدیث اور وعظ مین یکتائے وقت تھے نیشاپور مین اکثر اقامت پذیر رہتے تھے۔ اور ہر ہفتہ مین دو مرتبہ شیخ ابو الحسن لحمی و شیخ ابو نصر عبدوی کے یہان اُنکے وعظ کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی۔ حافظ ابو علی اور دوسرے ہمارے اساتذہ حاضر مجالس وعظ رہتے تھے اور اونکے اسانید جودہ [illegible] مسرور ہوتے تھے مینے کبھی کسی شیخ کو اُنکی بیان کی ہوئی حدیث یا نام یا سند مین طعن کرتے نہین دیکھا۔ اُنہون نے محمد بن ایوب بجلی سے اور حافظ تمیم بن محمد سے اور عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے اور اونکے ہم طبقہ دوسرے اوستاد شیخ خراسان عراق مین تلمذ حاصل کیا ہے۔ اور مکۂ مبارکہ مین حضرت امام اہل بیت حسن[۵۲] عسکری سے ملاقی ہو کر حدیثیں لکھ لی ہیں۔

اور اُنہون نے صحیح مسلم کی وضع پر ایک صحیح لکھی ہے۔

اسیطرح حافظ ابو سعد ابن سمعانی نے کتاب الانساب مین بلاذری کی تعریف بدین الفاظ کی ہے کہ وہ حافظ حدیث نہایت فہیم و ماہر علم حدیث ہین اور طوس و نیشاپور و رے و بغداد مین ایک جماعت ائمہ سے حدیث سنی ہے۔ اور حاکم کے قول کو بھی اُنہون نے نقل کیا ہے۔

اور حافظ ذہبی نے طبقات الحفاظ مین اونکو بوصف امام حافظ کامل طوسی بلاذری واعظ ذکر کیا ہے پھر کلام حاکم کو بھی مختصر نقل کیا ہے الغرض سند و متن حدیث ہر دو محل شبہ یا محتاج تنقیح نہین ہین۔

---

[۵۱] مصنفہ محدث سعید الدین گازرونی ۱۲ [۵۲] ہم اسبات پر افتخار کر سکتے ہین کہ خاص اہل سنت ہی کے ایک محدث صاحب تصنیف نے امام حسن عسکری سے بھی شرف ملاقات حاصل کیا ہے۔ اور آپ سے حدیث سنی ہے۔ یہ شرف اور ونکو نصیب نہوا۔ ۱۲

علی بن موسی الرضی ثنی ابی موسی بن جعفر ثنی ابی جعفر بن محمد ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن الحسین قال ثنی ابی الحسین بن علی ثنی علی بن ابی طالب ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جابریل علیہ السلام قال قال اللہ عزوجل انی انا اللہ الذی لا الٰہ الا انا فاعبدونی یا عبادی فمن جاءنی منکم بشہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ بالاخلاص دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی قال ابونعیم ہذا حدیث ثابت مشہور بہذا الاسناد من روایۃ الطاہرین عن آبائہم الطیبین علیہم السلام وکان بعض سلفنا من المحدثین اذا روی بہذا الاسناد قال لو قرئ ہذا الاسناد علی مجنون لافاق قال ابو علی احمد بن علی الانصاری راویہ عن ابی الصلت وقال لی احمد بن رزین سألت الرضی عن الاخلاص فقال طاعۃ اللہ عزوجل ای طوعا ورغبۃ الی اللہ لا خوفا ورہبۃ من خلق اللہ وعزی للشیرازی عن علی رفعہ قال اللہ تعالیٰ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی ولابن النجار عن علی رفعہ قال اللہ تعالیٰ لا الٰہ الا اللہ کلامی وانا ہو فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی وقولہ تعالیٰ من اقرلی بالتوحید ای کما جاء بہ امتہ رسولی ان بلغہ خبرہ انہ رسولی **وقال اعظم الفقہاء** الاربعۃ ابوحنیفۃ فی الفقہ الاکبر والایمان ہو الاقرار والتصدیق وقال فی الوصیۃ الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار وحدہ لا یکون ایمانا لانہ لو کان ایمانا

اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین پھر سلفی و ابن عساکر و ابن نجار نے ابو الصلت سے کہا بیان کیا ہمسے علی رضا نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ موسیٰ کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن ابیطالب نے کہا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ عبادت کے لایق میرے سوا کوئی نہین ہے ای میرے بندو میری ہی عبادت کرو۔ پس تم مین سے جس شخص نے گواہی دی اخلاص کے ساتھہ۔ اسبات کی کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہین ہے وہ میری پناہ مین آگیا اور جو میری پناہ مین آگیا میرے عذاب سے امن پایا۔ کہا ابو نعیم نے کہ یہہ حدیث اس اسناد سے (جو بروایت ائمہ اطہار اونکے آبا رعلیہم السلام سے مروی ہی) ثابت و مشہور ہے۔ اور ہمارے بعض محدثین سلف جس وقت اس سند سے حدیث روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اگر یہہ اسناد کسی مجنون پر پڑہی جاے تو وہ اچھا ہو جاے۔

اور امام رضا نے لفظ اخلاص کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اللہ کی اطاعت یعنی اقرار توحید خالص اللہ کے لئے ہو بغیر خوف خلق اللہ کے خوف سے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے حضرت علی سے مرفوعاً یعنی آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا خداے تعالے نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ میرے سوا کوئی معبود نہین ہے جس نے میری توحید[۱] کا اقرار کیا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سی امن پایا۔

اور ابن نجار کی روایت ہی حضرت علیؑ سے مرفوعاً کہ فرمایا خداوند تعالیٰ نے لا آلہ الا اللہ میرا کلام ہے اور مین وہی (اللہ) ہون۔ سو جس نے یہہ کلمہ کہا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سی امن پایا۔ اعظم فقہا اربعہ حضرت امام ابو حنیفہ نے فقہ اکبر مین لکھا ہے کہ ایمان اقرار اور تصدیق کا نام ہے۔ اور کتاب الوصیہ مین فرمایا ہی کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق ہی محض اقرار ایمان نہین ہے ورنہ سب منافق مومن ہوتے۔

---

۱ اس فرمان الٰہی مین وہی توحید مقصود ہی کہ انبیاء اللہ علیہم السلام کی وساطت سے جسکی تعلیم ہوتی ہے۔

علی بن موسی الرضی ثنی ابی موسی بن جعفر ثنی ابی جعفر بن محمد ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن الحسین قال ثنی ابی الحسین بن علی ثنی علی بن ابی طالب ثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم عن جبریل علیہ السلام قال قال اللہ عزوجل انی انا اللہ الذی لا الٰہ الا انا فاعبدونی یا عبادی فمن جاءنی منکم بشہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ بالاخلاص دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی قال ابو نعیم ھذا حدیث ثابت مشہور بہذا الاسناد من روایۃ الطاہرین عن ابائہم الطیبین علیہم السلام وکان بعض سلفنا من المحدثین اذا روی بہذا الاسناد قال لو قرئ ہذا الاسناد علی مجنون لافاق قال ابو علی احمد بن علی الانصاری ای راویہ عن ابی الصلت وقال لی احمد بن رزین سالت الرضے عن الاخلاص فقال طاعۃ اللہ عزوجل ای طوعا ورغبۃ الی اللہ لا خوفا ورہبۃ من خلق اللہ وعزی للشیرازی عن علی رفعہ قال اللہ تعالی انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی ولابن النجار عن علی رفعہ قال اللہ تعالی لا الٰہ الا اللہ کلامی وانا ہو فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی وقولہ تعالی من اقرلی بالتوحید ای کما جاء بہ امتہ رسولی ان بلغہ خبرہ انہ رسولی **وقال** اعظم الفقہاء الاربعۃ ابو حنیفۃ فی الفقہ الاکبر والایمان ہو الاقرار والتصدیق وقال فی الوصیۃ الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار وحدہ لا یکون ایمانا لانہ لو کان ایمانا

(التنبیہ علی اقتصار اہل البیت علی الاخلاص) یکفی ما فی ہذا[له] وما معنی من اخلاص خواص اہل السنۃ المحمودۃ عن خصوص تعقیدۃ من دون تقیۃ شقیۃ فی ہذا الائمۃ التقیۃ نقیۃ ۱۲ منہ

اور روایت کیا ہے ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین پھر سلفی و ابن عساکر و ابن نجار نے ابوالصلت سے کہا بیان کیا ہم سے علی رضا نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ موسی کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن ابیطالب نے کہا کہ فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ عبادت کے لائق میرے سوا ے کوئی نہین ہے۔ اے میرے بندو میری ہی عبادت کرو۔ پس تم مین سے جس شخص نے گواہی دی اخلاص کے ساتھہ۔ اسبات کی کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہین ہے وہ میری پناہ مین آگیا اور جو میری پناہ مین آگیا میرے عذاب سے امن پایا۔ کہا ابونعیم نے کہ یہہ حدیث اس اسناد سے (جو بروایت ائمہ اطہار اونکے آبا رعلیہم السلام سے مروی ہی) ثابت و مشہور ہے۔ اور ہمارے بعض محدثین سلف جس وقت اس سند سے حدیث روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اگر یہہ اسناد کسی مجنون پر پڑھی جاے تو اچھا ہو جائے۔

اور امام رضا نے لفظ اخلاص کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اللہ کی طاعت یعنی اقرار توحید خالص اللہ کے لئے ہو نہ کہ خلق اللہ کے خوف سے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے حضرت علی سے مرفوعاً (یعنی آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے) کہ فرمایا خداے تعالے نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ میرے سوا ے کوئی معبود نہین ہے جس نے میری توحید[1] کا اقرار کیا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سی امن پایا۔

اور ابن نجار کی روایت ہی حضرت علیؑ سے مرفوعاً کہ فرمایا خداوند تعالی نے لا آلہ الا اللہ میرا کلام ہے اور مین وہی (اللہ) ہون۔ سو جس نے یہہ کلمہ کہا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سی امن پایا۔ اعظم فقہا اربعہ حضرت امام ابوحنیفہ نے فقہ اکبر مین لکھا ہے کہ ایمان اقرار اور تصدیق کا نام ہے۔ اور کتاب الوصیۃ مین فرمایا ہی کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق ہی محض اقرار ایمان نہین ہے تا کہ سب منافق مومن ہوتے۔

[1] اس فرمان آلہی مین وہی توحید مقصود ہی کہ انبیاء اللہ علیہم السلام کی وساطت سے جسکی تعلیم ہوتی ہے۔

لكان المنافقون كلهم مؤمنين وكذلك المعرفة وحدها اى مجرد التصديق لايكون ايمانا لانها لوكانت ايمانا لكان اهل الكتاب كلهم مؤمنين قال الله تعالى فى حق المنافقين والله يشهد ان المنافقين لكاذبون اى فى دعوتهم الايمان حيث لاتصديق لهم وقال فى حق اهل الكتاب الذين أتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم انتهى ؛

فرض الايمان الاجمل فالمجمل

قال الله المتعال (آمنوا بالله ورسوله) ولابن جرير فى التفسير عن على قال الايمان منذ بعث الله آدم شهادة ان لا اله الا الله و الاقرار بما جاء من عند الله لكل قوم ما جاءهم من شريعة ومنهاج ولايكون المقر تاركا ولكنه مضيع وقال الله المتعال (ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملئكة والكتاب والنبيين) وقال (آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملئكته وكتبه ورسله) الى قوله واليك المصير وقال تعالى (يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسله والكتاب الذى نزل على رسوله والكتاب الذى انزل من قبل ومن يكفر بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا) قال ابو داؤد الطيالسى فى مسنده انبانا شعبة عن منصور عن ربعى بن حراش عن على بن ابى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لايؤمن عبد حتى يؤمن باربع يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله بعثنى بالحق ويؤمن

ایسے ہی صرف معرفت قلبی یعنے تصدیق محض بھی ایمان نہین ہو سکتی ورگرنہ سب اہل کتاب مومن ہوتے منافقین کی نسبت خدا تعالی کا ارشاد ہو اور اللہ گواہی دیتا ہو کہ بیشک منافقین البتہ جھوٹے ہین۔ یعنے اپنے ایمان کے دعوے مین کیونکہ سچے دل سے نہین کھتے۔ اور اہل کتاب کے حق مین ارشاد ہوتا ہو کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہو وہ جسطرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین اُسیطرح ہمارے رسول کو بھی پہچانتے ہین "

بیان ایمان اجمل

فرمایا خداوند تعالی نے (آمنوا باللہ و رسولہ) ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر "۔

روایت کیا ہو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین علی مرتضےٰ سے کہ فرمایا آپنے۔ جبسے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو مبعوث کیا اُسوقت سے ایمان کے یہی معنی لئے جاتے ہین کہ ایمان گواہی دینا ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین ہو اور اقرار کرنا ہو حکم شریعت وطریقت کا جو ہر قوم کے لئے خدا کیطرف سے نازل ہوا ہو اور ایمان کا محض قرار کرنیوالا (یعنی بغیر عمل کے) تارک ایمان نہین ہو البتہ اُسکا ایمان ناقص ہو۔ اور فرمایا خداوند تعالی نے "نیکی یھی نہین ہو کہ مُنہ کرلو تم مشرق ومغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہو جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا " اور نیز ارشاد ہو کہ "ایمان لایا پیغمبر ساتھ اُس کتاب کے جو اُنکے پروردگار کیطرف سے اونپر اُتاری گئی اور مسلمان (لوگ بھی) یہ سب اللہ اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے پھر بندونکی جانب سے حکایۃ ارشاد ہوتا ہو اور تیرے ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہو" اور نیز فرمایا "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خوب ہی ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر اُتاری ہو اور اُس کتاب پر جو (قرآن سے) پہلے اُتاری اور جو منکر ہوا اللہ کا اور اُسکے فرشتون کا اور اُسکی کتابونکا اور اُسکے رسولونکا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ راست سے) بڑی دور بہٹک گیا "

ابو داؤد طیالسی نے اپنی سند مین روایت کیا ہو علیؓ سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بندہ صاحب ایمان نہین ہوتا جبتک کہ وہ چار چیزون پر ایمان نہ لاوے۔ گواہی دے اِس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ نیز یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ اور ایمان لاوے تقدیر پر "

یہ روایت ابوداود طیالسی کی جہت سے جامع ترمذی مین بھی آئی ہے ۔

لکان المنافقون کلھم مؤمنین وکذلک المعرفۃ وحدھا ای مجرد التصدیق لایکون ایمانا
لانھا لوکانت ایمانا لکان اھل الکتاب کلھم مؤمنین قال اللہ تعالی فی حق المنافقین واللہ
یشھد ان المنافقین لکاذبون ای فی دعوٰیھم الایمان حیث لاتصدیق لھم وقال فی حق
اھل الکتاب الذین اٰتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم انتھی ؛ **فرض**
الایمان الاجمل فالمجمل قال اللہ المتعال (اٰمنوا باللہ ورسولہ)
ولابن جریر فی التفسیر عن علی قال الایمان منذ بعث اللہ اٰدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و
الاقرار بما جاء من عند اللہ لکل قوم ما جاءھم من شریعۃ ومنھاج ولایکون المقر تارکا
ولکنہ مضیع وقال اللہ المتعال (لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن
البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتاب والنبیین) وقال (اٰمن الرسول بما
انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ) الی قولہ والیک
المصیر وقال تعالی (یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسلہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ
والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر
فقد ضل ضلالا بعیدا) قال ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ انبانا شعبۃ عن منصور
عن ربعی بن حراش عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم
لایؤمن عبد حتےٰ یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن

ایسے ہی صرف معرفت قلبی یعنے تصدیق محض بھی ایمان نہین ہو سکتی ورنہ سب اہل کتاب مومن ہوتے۔ منافقین کی نسبت خدا تعالیٰ کا ارشاد ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافقین البتہ جھوٹے ہین۔ یعنے اپنے ایمان کے دعوی مین۔ کیونکہ سچے دل سے نہین کہتے۔ اور اہل کتاب کے حق مین ارشاد ہوتا ہی کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہی وہ جسطرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین اُسیطرح ہمارے رسول کو بھی پہچانتے ہین۔

بیان ایمان اجمل

فرمایا خداوند تعالیٰ نے (آمنوا باللہ و رسولہ) ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر۔

روایت کیا ہو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین علی مرتضےٰؓ سے کہ فرمایا آپنے۔ جبسے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مبعوث کیا اُسوقت سے ایمان کے یہی معنی لئے جاتے ہین کہ ایمان گواہی دینا ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہی اور اقرار کرنا ہی حکم شریعت و طریقت کا جو ہر قوم کے لئے خدا کیطرف سے نازل ہوا ہو اور ایمان کا محض اقرار کرنیوالا (یعنی بغیر عمل کے) تارک ایمان نہین ہی البتہ اُسکا ایمان ناقص ہی۔ اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے "نیکی یہی نہین ہی کہ مُنہ کرلو تم مشرق و مغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہی جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا"۔ اور نیز ارشاد ہی کہ ایمان لائے پیغمبر ساتھ اُس کتاب کے جو اُنکے پروردگار کیطرف سے اونپر اُتاری گئی اور مسلمان (لوگ بھی) یہ سب اللہ پر اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے پھر بندونکی جانب سے حکایۃً ارشاد ہوتا ہی اور تیرے ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہی۔ اور نیز فرمایا "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خوب ہی ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر اُتاری ہی اور اُس کتاب پر جو (قرآن سے) پہلے اُتاری اور جو منکر ہوا اللہ کا اور اُسکے فرشتون کا اور اُسکی کتابونکا اور اُسکے رسولونکا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا"۔

ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہی علیؓ سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بندہ صاحب ایمان نہین ہوتا جبتک کہ وہ چار چیزون پر ایمان نہ لاوے۔ گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ نیز یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ اور ایمان لاوے تقدیر پر۔

یہ روایت ابو داؤد طیالسی کی جہت سے جامع ترمذی مین بھی آئی ہے۔

بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر وعن ابی داؤد ا خرجه الترمذی
فی جامعه عن محمود بن غیلان عنه فقوله یؤمن بالموت یؤمن بالبعث یکون ایمانه بالموت مقرونا
بالایمان بالبعث فان کثیرا من الکفار لا یؤمنون بالبعث ویزیده وضوحاً الروایة الاتیة وانه میت ثم مبعوث
من بعد الموت وفیه ایضا انه لا بد من الموت قبل البعث وان طالت الحیوة فافهم ولا تتوهم وقال احمد فی المسند
ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة فذکره به لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع حتے یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله
بعثنے بالحق ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر وکذا اخرجه
عثمان بن ابی شیبة وجعفر الفریابی فی القدر وابن ماجة وابو یعلے والحاکم هکذا رواه
الطیالسی وغندر عن شعبة به وکذا رواه جریر وزائدة وشریک عن منصور به وجعله
الترمذی اصح من حدیث النضر بن شمیل عن شعبه عن منصور عن ربعی عن رجل عن
علی قال وهکذا روی غیر واحد عن منصور عن ربعی عن علی وعلیه البغوی وقال احمد
ثنا وکیع ثنا سفیان عن منصور عن رجل عن علی وهی دون الرجل سلسلة الائمة وکذا
رواه البغوی عن یعلی بن عبید وعبید الله بن موسی وابی نعیم عن سفیان زاد عبید الله
خیره وشره وسفیان عن منصور اصح من غیره عنه کما ذکره ابن المبارک وکذا روی
جعفر الفریابی عن عبد الله وعثمان ابنی ابی شیبة عن ابی الاحوص سلام بن سلیم
عن منصور عن ربعی عن رجل من بنی اسد عن علی رفعه اربعٌ لن یجد احد طعم الایمان

اس حدیث میں ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث کا جو حکم ہے اوس سے مقصود یہ ہے کہ ایمان بالموت کے ساتھ ایمان بالبعث بھی مقرون رہے یعنے جیسا کہ انسان کو مرنے کا یقین ہوتا ہے ویسا ہی مرنے کے بعد زندہ ہونیکا بھی یقین چاہئے کیونکہ اکثر کفار موت کے بعد زندہ ہونے سے منکر ہیں۔ اور اس مضمونکی وضاحت روایت مابعد سے ہوتی ہے جسمین وانہ میت ثم مبعوث من بعد الموت مذکور ہے۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانکی عمر کیسی ہی دراز کیون نہو مگر اوسکو موت لابدی ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند مین محمد بن جعفر سے روایت کیا ہے کہا اونہون نے کہ بیان کیا ہمسے شعبہ نے اوسی سند سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک کہ چار چیزونکا یقین نکرے۔ گواہی دے اسبات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ اور نیز یہ کہ مین خدا کا رسول ہون بھیجا ہے اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ اور آگے ایمان لاوے تقدیر پر"۔

و نیز روایت کیا ہے اس حدیث کو اسیطرح سے عثمان بن ابی شیبہ نے۔ اور جعفر فریابی نے (کتاب القدر مین) اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور حاکم نے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے بسند مذکور۔ اور ترمذی نے اس سند کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے بہ نسبت روایت نضر بن شمیل کے شعبہ سے اور وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ ترمذی نے کہا کہ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی راویون نے منصور سے وہ ربعی سے وہ حضرت علی سے (بلا واسطہ) اور امام بغوی اس روایت مین ترمذی کے ساتھ متفق ہین اور امام احمد کی دوسری روایت یون ہے کہ بیان کیا ہمسے وکیع نے کہا بیان کیا ہمسے سفیان نے منصور سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علی رض سے۔ اور اس سند مین سوائے شخص مذکور سب راوی ائمہ ہین مسلسل۔ اسطرح سے (بالواسطہ) بھی بغوی نے یعلے بن عبید سے اور عبید اللہ بن موسیٰ سے اور ابو نعیم سے روایت کیا ہے اور یہ سب روایت کرتے ہین سفیان سے آلخ عبید اللہ کی روایت مین خیرہ و شرہ کا لفظ بھی ہے۔ اور سفیان کی روایت منصور سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے بہ نسبت اوس روایت کے کہ سوائے سفیان کے کسی اور نے منصور سے روایت کیا ہو جیسا کہ ابن المبارک نے ذکر کیا ہے۔

اور ایسا ہی روایت کیا ہے جعفر فریابی نے ابی شیبہ کے دونون فرزندون عبد اللہ اور عثمان سے وہ ابو الاحوص سلام بن سلیم سے وہ منصور سے وہ ربعی سے وہ قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص سے وہ علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "چار رکن ہین کہ بدون انکے اعتقاد کے کسی کو ایمان کا ذائقہ حاصل نہین ہوتا۔

حتى يؤمن بهن ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واني رسول الله بعثني بالحق وانه
ميت ثم مبعوث من بعد الموت ويؤمن بالقدر كله وكذا روى الفريابي عن عبيد الله
بن معاذ عن ابيه عن شعبة والحاصل ان شعبة في رواية الطيالسي وغندر رواه عن منصور
عن ربعي عن علي وكذا رواه جرير وزائدة وشريك عن منصور ورواه شعبة في رواية النضر
ابن شميل ومعاذ بن معاذ عن منصور عن ربعي عن رجل عن علي وكذا رواه سفيان وسلم
ابن سليم عن منصور وزيادة الثقة مقبولة فكيف بزيادة الثقات وهو من باب المزيد
في متصل الاسانيد فيحمل على ان ربعيا سمعه اولا من رجل عن علي ثم سمعه من علي فرواه
مرة كذا وتارة كذا كما وعاه ايتاء كل ذي حق حقه وان كان لم يسمعه الا من الرجل فالرجل
وان جهل فالحديث له متابعات وشواهد هو بها متعاضد فقوله عليه السلام بعثني بالحق
يتضمن الايمان بكل ما جاء به ومنه الايمان بالملائكة والكتب والرسل وسيؤثر
من خبر آخر ان شاء الله تعالى وهذه الاحاديث صريحة في ان الايمان هو الايقان
بالشهادة لا يدخل فيه العمل وانما العمل من الاسلام كما يرشد اليه قوله تعالى

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم
ويشهد به حديث جبريل عليه السلام وهو اعظم حجة في الملة وحديث احمد وابن
مردويه بسند صحيح والبزار وابي يعلى عن انس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

توحید باری تعالی کے تصدیق سالت یقین اسباب کا کہ ہر شخص کو مرنا اور اوسکے بعد پھر زندہ ہونا حق ہے اعتقاد اس امر کا کہ جملہ امور تقدیر الٰہی سے متعلق ہین اور اوسکے مطابق ہی وقوع پذیر ہوتے ہین

فریابی نے اسکو عبید اللہ بن معاذ سے بھی روایت کیا ہی وہ اپنے باپ سے اور وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین۔

خلاصہ کلام یہ کہ طیالسی و غندر کی روایت مین شعبہ نے روایت کیا ہی منصور سے وہ ربعی سے وہ بلا واسطہ حضرت علی سے جیسا کہ جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے روایت کیا ہی۔ اور نضر بن شمیل و معاذ بن معاذ کی روایت مین شعبہ راوی ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی سے جیسا کہ روایت کیا ہی سفیان و سلام بن سلیم نے منصور سے۔

اور یہ مسلم ہی کہ ایک ثقہ راوی اگر کوئی بات زیادہ بیان کرے تو وہ مقبول ہوتی ہی۔ چہ جائیکہ چند ثقات نے اوس زیادتی کو بیان کیا ہو۔ اور اصطلاح محدثین مین اس قسم کی سند کو المزید فی متصل الاسانید کہتے ہین۔

پس یہ اختلاف اس بات پر محمول ہوگا کہ ربعی نے اولاً ایک شخص کے واسطہ سے سُنا۔ پھر اوسی حدیث کو بلا واسطہ حضرت علی سے سُنا۔ اسلئے کبھی بالواسطہ روایت کیا اور کبھی بلا واسطہ اور اگر بالفرض ربعی نے سوائے اوس شخص کے اور کسی سے سُنا ہو اور وہ شخص مجہول الحال ہو تو بھی اوسکے لحاظ سے اس سند مین ضعف اسلئے نہین آسکتا کہ اور شواہد و متابعات سے اسکی تقویت ہوئی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک "بعثنی بالحق" مین اون جملہ امور کا ایمان شامل ہی جنکو آپ اللہ کے پاس سے لائے ہین۔ فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا اسی مین داخل ہی۔ اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون کی دوسری حدیث بھی ذکر کیجائیگی۔

الغرض یہ احادیث صراحۃً دلالت کرتی ہین کہ ایمان کے معنی الوہیت و نبوت پر دل سے اعتقاد کرنیکے ہین عمل کو اوسمین دخل نہین اسلام مین البتہ عمل داخل ہی جیسا کہ آیت شریفہ قالتِ الاعرابُ سے واضح ہوتا ہی۔ یعنے اعرابی لوگ اپنا ایمان جتاتے ہین کہدو (اونسے اے نبی کریم) کہ ہنوز ایمان تمہارے دلون مین جاگیر نہین ہوا البتہ اسلام کا دعوی کرو تو بجا ہے خود ہوگا" اور حدیث جبریل علیہ السلام اسپر شاہد ہی جسمین ایمان و اسلام و احسان کا سوال اور ہر ایک کی علحدہ علحدہ تفسیر مذکور ہی جو مذہب اسلام کی بہت بڑی حجت ہی۔ و نیز وہ حدیث جسکو امام احمد نے اور ابن مردویہ نے (بسند صحیح) اور بزار اور ابو یعلی نے انس رض سے روایت کیا ہے۔

قال الاسلام علانية والايمان فى القلب ثم يشير بيده الى صدره ثلث مرات الحديث ولاسحق بن راهويه وعبد بن حميد فى تفسيرهما عن عكرمة قال سئل الحسن مقبله من الشام عن الايمان فقرأ (ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملئكة والكتب والنبيين واتى المال على حبه ذوى القربى واليتمى) الاية وكذا روى مجاهد مرسلا عن النبى صلے الله عليه واله وسلم ان اباذر سأله عليه السلام عن الايمان فقرأ الاية اخرجه عبد الرزاق فى تفسيره واسحق وعبد وروى عنه عليه واله السلام من وجه اخر متصلا عن القاسم بن عبد الرحمن جاء رجل الى ابى ذر فقال ما الايمان فتلا عليه هذه الاية فقال ليس عن البر سألتك فقال جاء رجل الى رسول الله صلے الله عليه واله وسلم فسأله عما سألتنى فقرأ عليه هذه الاية (الحديث) اخرجه اسحق وعبد وابن مردويه واخرج ابن ابى حاتم والحاكم وصححه عن ابى ذر انه سأل رسول الله صلے الله عليه واله وسلم عن الايمان فتلا هذه الاية ثم سأله فتلاها ثم سأله فتلاها (الحديث) ومعناه ان الايمان هو الايقان بما ذكر ولكنه مقرون بالعمل بما امر الله البر والايمان الاكمل ومن هنا قال ابو ميسرة من عمل بهذه الاية فقد استكمل الايمان اخرجه وكيع وابن ابى شيبة

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا تعلق ظاہر سے ہی اور ایمان کا دلسے پہر آپنے تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کیطرف اشارہ کیا"۔ الخ

اور روایت کیا ہی اسحٰق بن راہویہ اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر ونمین عکرمہ سے کہا کہ جسوقت امام حسن بصری شام سے تشریف لائے

تو آپسے پوچہا گیا کہ ایمان کیا ہی آپنے اوسکے جواب مین یہ آیت پڑہی لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیہ "نیکی یہی نہین ہے کہ منہ کرو تم

مشرق ومغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہی جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور

کتاب اور نبیون پر ایمان لایا اور اپنے مال کو باوصف مرغوب ہونے کے قرابتدارون اور یتیمون کو دیا"

اور ایسا ہی مجاہد نے مرسلاً روایت کیا ہی کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی

سو حضرت نے بھی جواب مین یہی آیت پڑہی ۔

اس حدیث کو عبد الرزاق نے (اپنی تفسیر مین) اور اسحٰق اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہی۔

اور یہی حدیث بواسطہ قاسم بن عبد الرحمن کے متصلاً یون مروی ہی کہ ایک شخص ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچہا کہ ایمان کیا ہی تو اونہون نے یہ آیت پڑہی اوسنے کہا

کہ مین آپسے نیکی کو نہین پوچہتا ہون ابو ذر رض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اوسنے

آپسے یہی سوال کیا جو تمنے مجھسے کیا سو حضرت نے بھی یہی آیت پڑہی تھی۔ الحدیث ـــــ اسکو اسحٰق اور عبد بن حمید اور ابن

مردویہ نے روایت کیا ہے ۔

اور ابن ابی حاتم وحاکم نے روایت کیا ہی کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی حضرت نے

یہ آیت پڑہی۔ بلکہ مکرر سہ کرر سوال پر بھی یہی ارشاد ہوا۔ اسکی سند کو حاکم نے صحیح کہا ہے ۔

حاصل ان سب روایات کا یہ ہے کہ ایمان محض یقین کرلینا ہے امور مذکورہ کا لیکن مامورات کے عمل کے ساتھ

ایمان اکمل ہو جاتا ہے ۔ اور اسیلئے ابو میسرہ نے کہا ہی کہ جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسکا ایمان کامل ہو گیا۔

اسکو وکیع اور ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے نقل کیا ہے ۔

وابن المنذر ولابن شاهين فی السنة والحاکم فی تاریخه والدیلمی فی مسند الفردوس
عن علی رفعه الایمان والعمل اخوان شریکان فی قرن لایقبل الله تعالی احدهما الا
بصاحبه ولابن شاهین عن محمد بن علی مرسلا الایمان والعمل قرینان لایصلح کل
واحد منهما الامع صاحبه ولابی نعیم فی الحلیة عن محمد بن علی الباقر قال الایمان
ثابت فی القلب وهذا هو مذهب ابی حنیفة واصحابه ان الاعمال غیر داخلة فی اصل
الایمان قال فی الوصیة ثم العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل بدلیل ان کثیرا من الاوقات یرتفع
العمل عن المؤمن ولایجوز ان یقال یرتفع عنه الایمان فان الحائض ترفع عنها الصلوة ولایجوز ان یقال
رفع الایمان عنها وامرلها بترک الایمان وقد قال لها الشارع دعی الصوم ثم اقضیه ویجوز
ان یقال لیس علی الفقیر زکوة ولایجوز ان یقال لیس علی الفقیر الایمان انتهی
وللشیرازی فی الالقاب عن علی ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال کنا وانتم
بنی عبد مناف فنحن وانتم الیوم بنو عبد الله ورواه الطحاوی فی شرح معانی الاثار
عن النزال بن سبرة قال لنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فذکر نحوه والظاهر انه من روایة النزال عن علی
والمعنی انه من شان الایمان ان لایدعی الیوم بنحو بنی عبد مناف بل یدعی بنحو بنی عبد الله فذلک من فضل الایمان
بالله الرحمن والحمد لله المنان علی الاحسان والامتنان (الکفر بالطاغوت مع الایمان
برب الملکوت) قال الله المتعال (فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله فقد استمسک

اور روایت کیا ہی ابن شاہین نے کتاب السنہ مین اور حاکم نے اپنی تاریخ مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "ایمان وعمل مثل دو بہائیونکے ہین جو ایک ہی رسن کے بندہے ہوے ہین جبتک دونون ساتھ نہ ہون خدا کسی ایک کو قبول نہین فرماتا"

اور نیز ابن شاہین نے محمد بن علی سے مرسلا روایت کیا ہی کہ ایمان وعمل دونون ملے جلے ہین اسطرح پر کہ انمین سے ہر ایک بدون دوسرے کے قابل قبول نہین ہی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین روایت کیا ہی کہ فرمایا امام محمد باقر نے کہ ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے ۔

خود امام اعظم علیہ الرحمہ نے رسالۃ الوصیۃ مین لکھا ہی کہ عمل ایمان سے مغایر اور ایمان عمل سے مغایر ہی کیونکہ بسا اوقات مومن پر سے عمل کا حکم اوٹھ جاتا ہی مگر کسی وقت اور کسی حالتمین یہ نہین کہہ سکتے کہ ایمان لانا واجب نہین رہا چنانچہ عورت سے حیض کی حالتمین نماز کا حکم ساقط ہو جاتا ہی مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ ایمان کی فرضیت اُس سے ساقط ہو گئی ہی یا ترک ایمان کا حکم ہوا ہے۔ کیونکہ اُسکے لئے تو شارع کا یہ حکم ہے کہ اوس حالتمین روزہ نہ رکھے مگر بعد کو قضا کرے ۔ اسیطرح یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکواۃ واجب نہین ہی مگر یہ کہنا درست نہین ہی کہ اوسپر ایمان فرض نہین ۔ (معاذ اللہ) انتہے ۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے کتاب الالقاب مین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "ہم اور تم ایک بنی عبدمناف تھے مگر آج ہم اور تم بنی عبداللہ ہین۔ یعنے عبدمناف جاہلیت کا نام ہی اور اُس شخص کی نسبت ایک بت کی طرف تھی تو ہمکو نہ چاہئے کہ اپنے تئین اُس شخص کی طرف نسبت دین بلکہ بنی عبدمناف کے بدلے بنی عبداللہ کہنا چاہئیے۔ یعنے اب ہم خدا کیطرف منسوب ہین اس حدیث کو امام طحاوی نے شرح معانی الآثار مین روایت کیا ہی نزال بن سبرہ سے کہا اونہون نے کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الخ اور ظاہر یہ ہے کہ نزال بن سبرہ نے علیؓ ہی سے سُنا ہوگا ۔

مقصود حدیث یہ کہ اب عبدمناف جیسے نام کی طرف نسبت کرنی خلاف شان ایمان ہی بلکہ بجاے اوسکے عبداللہ وغیرہ اس قسم کے نامونکی طرف انتساب مستحسن ہے ۔ اور اس حدیث سے ایمان کی جو فضیلت ثابت ہوتی ہی ظاہر ہی الحمدللہ کہ ہم کو اسی دولت عظمیٰ سے بہرہ یاب ہین ۔

نہ ماننا شیاطین کو اور ماننا اللہ تعالیٰ کو

فرمایا خداوند تعالیٰ نے تو جو جھوٹے معبودون کو نہ مانے اور اللہ ہی پر ایمان لائے ۔

بالعروة الوثقى) الآية قال ابن ابی شیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر عن ابیه قال
کان علی بن الحسین یُعلِّمُ وُلدَہ یقول قولوا آمنت باللّٰہ وکفرت بالطاغوت ؏

الایمان المفصل

الایمان بالذات الاحدیة والصفات الواحدیة
والاسماء الالٰهیة قال ذو الجلال المتعال (قل هو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد
ولم یولد ولم یکن له کفوا احد) وقال (لو کان فیهما آلهةٌ الا اللّٰہُ لفسدتا)
وقال (ما اتخذ اللّٰہ من ولدٍ وما کان معه من الٰهٍ اذاً لذهب کلُّ الٰهٍ بما خلق
ولعلیٰ بعضهم علی بعض) وقال اللّٰہ المتعال (وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ
بها وذروا الذین یلحدون فی اسمائه سیجزون ما کانوا یعملون) قال مسدد
صاحب المسند نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن اسحٰق عن النعمان بن سعد
قال کنت بالکوفة فی دار الامارة دار علی بن ابیطالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه اذ دخل
علینا نوف بن عبد اللّٰہ فقال یا امیر المؤمنین بالباب اربعون رجلا من الیهود
فقال علی رضی اللّٰہ عنه علیَّ بهم فلما وقفوا بین یدیه قالوا له یا علی صف لنا
ربک هذا الذی هو فی السماء کیف هو وکیف کان ومتیٰ کان وعلی ای شیٔ هو
فاستوی علی جالسا وقال معشر الیهود اسمعوا منی ولا تبالوا ان لا تسألوا احدا
غیری ان ربی عزوجل هو الاول لم یبدُ مما ولا ممازجٌ معما ولا حالٌ وهمًا

پس تحقیق اوسنے مضبوط رسی پکڑ رکھی ہو۔،،
کہا ابن ابی شیبہ نے کہ بیان کیا ہمسے حاتم بن اسمعیل نے وہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے۔ آپ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے۔ کہ امام زین العابدین اپنی اولاد کو تعلیم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کہو۔ آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت۔ ایمان لایا مینے ساتہ اللہ کے اور تکفیر کی شیاطین کی۔

ایمان مفصل

{ایمان لانا ذات یگانہ وصفات بیمثل و اسماء الٰہی پر}

فرمایا خداوند تعالی نے کہو (اے پیغمبر) کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اوسکے برابر کا ہے آور فرمایا " اگر زمین و آسمان مین خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونون کبہی کے برباد ہوگئے ہوتے "
آور نیز فرمایا " نہ تو اللہ نے کسیکو بیٹا بنایا اور نہ اوسکے ساتہ کا کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو (الگ لئے) لئے پہرتا اور (آپس مین لڑتے اور آخر کار) ایک دوسرے پر غالب آجاتا " اور فرمایا " اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہین تو اوسکا نام لیکر اُسکو جس نام سے چاہو پکارو اور جو لوگ کہ اسکے ناموں مین کفر کرتے ہین اونکو اونہی کے حال پر چھوڑ دو کوئی دن جاتا ہے کہ وہ اپنے کئے کا بدلہ پالینگے "
صاحب مسند نے کہا کہ بیان کیا ہمسے عبد الوارث بن سعید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحٰق سے کہ کہا نعمان بن سعد نے کہ مین کوفہ کی دار الامارہ یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دولت سرا مین موجود تہا جبکہ نوف بن عبد اللہ حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین چالیس یہودی دروازہ پر منتظر اجازت ہین۔ آپنے فرمایا کہ انہین میرے پاس بلالاؤ جب وہ حاضر ہوئے تو اونہون نے عرض کی کہ یا علی ہمسے اپنے اس رب کی تعریف کیجئے جو آسمان مین ہے کہ وہ کیسا ہے اور کسطرح ہوا اور کب ہوا اور وہ کس چیز پر قائم ہے۔ سو حضرت علی سیدہے ہو بیٹھے اور فرمایا اے گروہ یہود وہان اسکو مجھسے بخوبی سن لو اور سوا میرے کسی اور سے پہر سوال کرنے کی پروا نہ رکھو۔ بیشک میرا خدا وہی اول ہے نہین ظاہر ہوا کسی چیز سے اور نہ ملنے والا ہے کسی چیز کے ساتھ اور نہ سمانے والا ہے کسی وہم مین۔

ولا شيئ يتقضى ولا محجوب فيحوى ولا كان بعد ان لم يكن فيقال حادث بل
جل ان يكيف المكيف للاشياء كيف كان بل لم يزل ولا يزول لاختلاف الازمان ولا
لتقلب شان بعد شان فكيف يوصف بالاشباح وكيف ينعت بالالسن الفصاح
من لم يكن فى الاشياء فيقال كائن ولم يبن منها فيقال بائن بل هو بلا كيفية وهو اقرب
من حبل الوريد وابعد فى الشبه من كل بعيد لا يخفى عليه من عباده شخوص لحظة
ولا كرور لفظة ولا ازدلاف ربوة ولا انبساط خطوة فى غسق ليل داج ولا ادلاج
لا يتغشى عليه القمر المنير ولا انبساط الشمس ذات النور بضوئها فى الكرور ولا
اقبال ليل مقبل ولا ادبار نهار مدبر الا وهو محيط بما يريد من تكوينه فهو العالم
بكل مكان وكل حين واوان وكل نهاية ومدة فالامد الى الخلق مضروب والحد الى
غيره منسوب لم يخلق الاشياء من اصول اولية ولا باوائل كانت قبله بدية
بل خلق ما خلق فاقام خلقه وصور ما صور فاحسن صورته توحد فى علوه فليس
لشئ منه امتناع ولا له بطاعة شئ من خلقه انتفاع اجابته للداعين سريعة
والملائكة فى السموات والارضين له مطيعة علمه بالاموات البائدين كعلمه
بالاحياء المتقلبين وعلمه بما فى السموات العلى كعلمه بما فى الارضين
السفلى وعلمه بكل شئ لا تحيره الاصوات ولا تشغله اللغات سميع للاصوات

اور نہ وہ جسم ہے کہ جسکی حد و انتہا ہو اور نہ روکا ہوا ہی کہ گھیر لیا جاوے اور نہ ایسا ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہی جو حادث کہلاوے
وہ چگونگی سے برتر ہی بلکہ خود جملہ اشیا کو چگونگی عطا فرمانے والا ہی اسلیئے وہ منزہ ہی اسبابت سے کیئے کہا جاوے کہ وہ کیونکر ہی
وہ بدل نہین گیا اور بدل نہین جائیگا وقتون اور شیون کے بدلنے سے۔ انسان سے اُس ذات کی صفت کیونکر ہو سکتی ہی
اور زبان سے (گو وہ کیسی ہی فصیح ہو) اُسکی تعریف کیسے ممکن ہی وہ چیزون مین ملا ہوا نہین ہے کہ مختلط کہلاوے۔ اور نہ جدا ہی کہ
اُنسے جدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہے۔ اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہ و مثال مین بعید سی بعید تر ہے۔ اوسکے
علم سے بندون کی نظر اور لفظونکا تلفظ۔ اور اندہیری رات کی تاریکی مین بلندیکی چڑہائی اور ہموار زمین پر چلنا۔ اور
مرور شبہاے تاریک پوشیدہ نہین ہی۔ نہ چاند اور آفتاب کی روشنی اوسپر اثر کر سکتی ہے اور نہ رات اور دن اُسپر احاطہ کر سکتے ہے
بلکہ وہ تمام کائنات پر محیط ہی پس وہ ہر مکان اور ہر وقت اور ہر آن اور ہر غایت کا جاننے والا ہی تعین مدت خلق کیواسطے
ہی اور حد ماسوا اللہ کے لئے۔ اوسنے کائناتکو اصول اولیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا۔ بلکہ ہر چیز کو جسطرح چاہا بنایا
اور ٹہیک بنایا اور ہر چیز کو اچہی صورت عنایت کی اپنی رفعت مین یگانہ ہے۔

اوسکی اطاعت سے کسی کو گزیر نہین اور کسی مخلوق کی طاعت سے اوسکو نفع نہین۔ اوسکی بارگاہ میں
مستمندونکی دعا جلد مقبول ہوتی ہے۔ زمین و آسمان مین جتنے فرشتے ہین سب اوسکے فرمانبردار ہین۔ اور اموات کو
جو نیست و نابود ہوگئے ہین وہ ایسا ہی جانتا ہی جیسا کہ زندونکو جو چلتے پہرتے ہین اور آسمانی چیزون کا علم اُسکو ایسا ہی ہے
جیسا کہ زمینی چیزونکا اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہے۔ ایک ہی آن مین مختلف آوازین اُسکو متحیر نہین کرتین
اور نہ مختلف زبانین ایک ہی وقت مین اوسکو غافل کرتی ہین۔

المختلفة بلا جوارح له مؤتلفة مدبر بصير عالم بالامور حی قیوم سبحانه كلم موسى تكليما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالى عن تكييف الصفات من زعم ان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود من ذكر ان الاماكن به تحيط لزمته الحيرة والتخليط بل هو المحيط بكل مكان فان كنت صادقا ايها المتكلف لوصف الرحمن بخلاف التنزيل والبرهان فصف لنا جبريل وميكائيل واسرافيل هيهات اتعجز عن وصف مخلوق مثلك وتصف الخالق المعبود وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف من لم تأخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم (وهذا) مسند اخرجه ابو نعيم فی الحلية قال انا ابو بكر احمد بن محمد بن الحارث قال ثنا الفضل بن حباب الجمحی نا مسدد به وعزی الاثر للحكيم الترمذی فی نوادر الاصول فليراجع قال ابو نعيم غريب من حديث النعمان كذا رواه ابن اسحق عنه مرسلا و النعمان قال صاحب الميزان ما روی عنه سوی عبد الرحمن بن اسحق احد الضعفاء وهو ابن اخته (قلت) قال ابن حبان فی الثقات يروی عن علی بن ابی طالب وزيد بن ارقم روی عنه ابنه وعبد الرحمن بن اسحق وروی له الترمذی فقيل الذهبی فی المغنی مجهول غير مقبول ولذا قال فی التقريب مقبول ولوائح الصحة ظاهرة علی صفحات هذا المتن وليس نقدر علی الاتيان بمثله من دون علی كما لا يخفی علی من صفا ولنبين معانی بعض الفاظ الاثر فقوله

وہ بدون جوارح کے طرح طرح کی آوازون کا سُننے والا ہے۔ وہ مُدبر۔ بصیر۔ علیم۔ زندہ۔ اور سب کا تھامنے والا ہے
(سُبحان اللہ) اُسنے موسیٰ سے بلا جوارح و آلات کے اور بدون ہونٹ اور کوے کے کلام کیا۔ وہ پاک اور برتر ہے
اس سے کہ اوسکی صفتون کی کیفیت بیان کیجاوے جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہے۔ بخدا اوسنے اپنے خالق معبود کو
نہین پہچانا جسنے کہا کہ مکان اوسکو گھیرے ہوے ہے وہ حیرت اور شبہہ مین پڑگیا بلکہ وہی ہر مکان کو گھیرے ہوے ہے۔
پس جو شخص کہ برخلاف قرآن و دلیل کے خدا کی توصیف کرنی مین کوشش کرے اگر وہ اپنے دعوے مین سچا ہے
تو ہمسے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی شان اور کیفیت بیان کرے (جو ناممکن ہے) افسوس جب انسان مخلوق
کی حالت بیان کرنے سے عاجز ہے تو کیا وہ خالق معبود کی توصیف پر قادر ہوسکتا ہے جو اشیا کہ ذی کیفیت و ہیئت
ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہوسکتی ہے لیکن ایسی ذات جسکو اونگھ عارض ہوتی ہے اور نہ نیند کیسے مدرک ہوسکتی ہی اور
جو کچھ زمین و آسمان مین ہی سب اوسی کی ملک ہی اور وہی عرش عظیم کا مالک ہی۔

اور روایت کیا ہی ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین ابو بکر احمد بن محمد بن حارث سے اونہون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے
فضل بن حباب جمحی نے اونہون نے کہا کہ بیان کیا ہمسے اِس حدیث کو مسدد نے اوسی سند سے۔

اور نیز یہ روایت حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف منسوب ہی وہان دیکھ لیجائے۔

ابو نعیم نے کہا کہ یہ حدیث بروایت نعمان غریب ہی۔ ابن اسحٰق نے اونسے اسیطرح مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور نعمان کی نسبت
صاحب میزان نے کہا ہی کہ اونسے سوائے عبد الرحمن بن اسحٰق کے (جو منجملہ ضعفاء کے اور اونکے ہمشیرہ زادہ ہین) اور
کسینے روایت نہین کی **مین کہتا ہون**۔ ابن حبان نے کتاب الثقات مین لکھا ہے کہ نعمان روایت کرتے ہین
علی ابن ابیطالب اور زید بن ارقم سے اور نیز اونسے اونکے فرزند اور عبد الرحمن بن اسحٰق روایت کرتے ہین۔ اور
ترمذی نے نعمان کی روایت کو بیان کیا ہے پس انکو کتاب المغنی مین ذہبی کا مجہول کہنا غیر مقبول ہی چنانچہ ذہبی نے ہی انکو
کتاب التقریب مین مقبول الروایۃ کہا ہے۔

الغرض صحت کے انوار اِس متن پر بخوبی درخشان ہین اور حضرت علیؑ کے نیچے والے راویونمین سے کوئی ایسے بیان پر
قادر نہین ہے۔ یہ بات سلیم الطبع پر مخفی نہین ہے۔

زاد له من الله رضوانه وطوله (هو الاول لم يبد مما) اى هو الاول بلا ابتداء
فلم يظهر من شئ يعبر عنه بما[له] (ولا ممازج معما) اى ولا يختلط مع شئ يعبر عنه
بما[عه] وفيه رد صريح على اهل الالحاد القائلين بالحلول والاتحاد الذين يتشبثون
بكلام اهل التحقيق لمذهبهم الباطل وهم بريئون منه قال شيخ المعرفة محى الدين
ابن العربى فى الباب ۵۵۸ الثامن والخمسين وخمسمائة من الفتوحات المكية
بعد بسط فكما ان الناظر فى المرايا المختلفة المتقابلة يرى صورته فيها بحسبها مع القطع
بان تلك الصورة المختلفة التعينات باختلاف المرائى ليس شئ منها عين الناظر الخارج عن
المرأة القائم بنفسه المتعين بتعين خاص لا اختلاف فيه وانه ما انتقل بذاته الى المرايا
ولا حل فيها فكذلك الحق تعالى يتجلى فى مرايا الحقائق المختلفة الاستعدادات بحسبها
مع انه تعالى ما انتقل اليها ولا حل فيها وقال قدس سره فى هذا الباب بعد بسط
ما نصه وهذا يدلك صريحا على ان العالم ما هو عين الحق اذ لو كان عين الحق تعالى
لما صح كونه بديعا له وقال فى الباب ۲۹۲ الاثنين والتسعين ومائتين بعد بسط
فنور الشمس اذا تجلى فى البدر يعطى من الحكم ما لا يعطيه بغير البدر لا شك فى ذلك
كذلك الاقتدار الالهى اذا تجلى فى العبد فظهرت الافعال عن الخلق فهو وان كان
بالاقتدار الالهى لكن يختلف الحكم بواسطة هذا المجلى الذى كان مثل المرأة لتجليه

[له] وفى خطبة كه الظاهر لا يقال مما والباطن لا يقال فيما فرق اخرى ومن قال فيم فقد ضمنه ۱۲

[عه] وفى خطبة مع كل شئ لا بمقارنة ۱۲

واضح ہو کہ خطبۂ مذکورہ کے اکثر مضامین ایسے دقیق ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا حصہ نہین ہے اور فرق مخترعہ کے خیالات کے لحاظ سے بعض مباحث کی توضیح کی زیادہ ضرورت ہے اسلئے بعض بعض الفاظ کی شرح کردیجاتی ہے۔
اِس ارشاد سے کہ "وہی اول ہے نہ کسی چیز سے ظاہر ہوا" یہ مقصود ہے کہ ذات باری مبادی ومبدأ سے پاک ہی۔

اور اس قول سے "اور نہ وہ کسی چیز سے ملا ہوا ہے" اہل الحاد کا رد ہوتا ہے جو حلول واتحاد کے قائل ہین اور اپنے زعم باطل مین کبار محققین کے اقوال کو وہ اپنا ماخذ سمجھتے ہین حالانکہ وہ اس سے متبرا ہین۔

شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ کے باب ۵۵ مین ایک مفصل بیان کے بعد لکھا ہے کہ جسطرح کہ کوئی شخص مختلف الشکل آئینون مین جو ایک دوسرے کے مقابل ہون نظر کرے تو وہ اپنی صورت کو بعینہ اون آئینون کی شکل مین دیکھے گا۔ باوجود اس یقین کے کہ یہ مختلف تعینات جو آئینون کے اختلاف سے دکھلائی دیتے ہین انمین کا کوئی تعین ہرگز تعین ناظر نہین ہے جو آئینوں سے خارج اور قائم بنفسہ ہی اور متعین بتعین خاص۔ اور نہ وہ اون آئینون کیطرف منتقل ہوا ہے نہ اونمین حلول کیا ہی۔ اسیطرح جناب باری عزشانہ مختلف الاستعداد حقایق کے آئینونمین اونکے حسب استعداد مختلف تجلیات سے جلوہ فرما ہی نہ وہ اونمین منتقل ہوا ہے نہ حلول کیا ہے۔ اور نیز اسی باب مین یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "یہ بیان خود اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ عالم عین حق نہین ہے کیونکہ اگر عین حق ہوتا تو خدا ے تعالی پر اوس کا مبدع[۵۱] ہونا صادق نہ آتا" اور باب ۲۹۲ مین ایک بیان مبسوط کے بعد لکھتے ہین کہ آفتاب کے انعکاس سے جو حکم کہ چاند مین پیدا ہوتا ہے وہ ہرگز دوسرے مین ظہور نہین کرسکتا اسی طرح جب اقتدار الٰہی بندونمین جلوہ فگن ہوتا ہے تو مخلوقات سے افعال کا ظہور ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ظہور اقتدار الٰہی سے ہی ہے۔ لیکن اختلاف مظاہر سے حکم تجلی مین بھی اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مثل آئینہ کے ہے تجلیات کے لئے۔

---

۵۱ ہر چیز کو ابتدائً پیدا کرنے والا ۱۲

كما يعلم عقلا ان القمر فى نفسه ليس فيه من نور الشمس شئ وان الشمس ما انتقلت اليه بذاتها وانما كان لها مجلى كذلك العبد ليس فيه شئ من خالقه ولا حل فيه وانما هو مجلى له خاصة ومظهر وقال فى الباب الرابع عشر وثلثمائة لو صح ان يترقى الانسان عن الانسانية والملك عن الملكية ويتحد بخالقه تعالى لصح انقلاب الحقائق وخرج الاله عن كونه الها لا سبيل الى قلب الحقائق ابدا وقد اكثر الشيخ وغيره من اهل المعرفة السالفة والخالفة فى تصانيفهم من ذكر مثال ظل الانسان وعكسه فى المرآة فقولهم موافق لقول علماء السلف ان الله على عرشه بائن من خلقه فان الانسان بائن من ظله وعكسه قال الشيخ محمد يوسف الصوفى السورتى فى كشف الغين عن كلام اهل العين واعلم ان جماعة غلطوا وفهموا من كلام الصوفية ان الحق سبحانه هو الكلى الموجود فى ضمن افراده وليس له وجود وراء ذلك وطائفة فهموا انه كان موجودا مستقلا ثم تجلى وظهر بصور الاكوان فلم يبق له بعد ظهوره بها وجود مستقل وراء هذه الموجودات الكونية وهذه الطائفة بعد ان فارقوا الاولى باثباتهم له وجودا مستقلا قبل الظهور والبروز شاركوا الاولى فى نفى الوجود المستقل عنه من غير فرق وكل من هذين المذهبين بطلانه اظهر من ان يخفى كذا قال العلامة جلال الدين الدوانى قدس سره فى شرح رباعياته كما نقله المحقق عبد الملك المشتهر بالشيخ امان فى رسالته اثبات الاحدية

اور نیز رسالہ ۱۳ مین تحریر فرمایا ہے کہ اگر انسان کو انسانیت سے اور فرشتہ کو ملکیت سے ترقی کر کے خالق سے متحد ہوجانا ممکن ہوتا تو انقلاب حقایق لازم آتا اور (معاذ اللہ) خدا الوہیت سے خارج ہوجاتا لیکن انقلاب حقایق دائماً محال ہے۔

الغرض شیخ العارفین ابن عربیؒ اور نیز دوسرے اہل عرفان متقدمین ومتاخرین نے اپنی تصانیف میں یہ اور عکس آئینہ کی مثال کو اکثر لکھا ہے کیونکہ انسان اپنے ظل وعکس سے مباین ہے۔ پس وہ علماء سلف کے ساتھ متفق ہین جو کہتے ہین کہ خدا ے تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے علحدہ ہے۔

علامہ جلال الدین دوانی رحمہ اللہ نے شرح رباعیات مین ذکر کیا ہے کہ "جاننا چاہیے کہ بعض لوگون نے مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق کلام صوفیہ کے سمجھنے مین غلطی کی ہے یعنی یہ سمجھا ہے کہ اللہ جل شانہ ایک کلی ہے جو اپنے افراد کے ضمن مین موجود ہے۔ اور اوسکو سوا ان افراد کے وجود نہین۔ اور بعضون نے یہ سمجھا ہے کہ وہ موجود مستقل تھا پھر صور ممکنات مین ظہور کیا اور ان موجودات کے ظاہر ہونے کے بعد اوسکے لئے وجود مستقل باقی نہین رہا اگرچہ گروہ ثانی نے برخلاف طائفہ اولیٰ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قبل ظہور و بروز ممکنات کے خداوند عالم کے لئے وجود مستقل تھا۔ باین وہ نفی وجود مستقل مین بلالحاظ فرق جماعت اولے کے شریک ہوگئے ہین۔ اور ان ہر دو مذہب کا بطلان بخوبی ظاہر ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی اخبار الاخیار مین لکھتے ہین کہ علامہ کے اس کلام کو محقق عبدالملک شیخ امان رحمہ نے رسالہ اثبات الاحدیۃ مین نقل کیا ہے۔

اور اسکو شیخ محمد یوسف صوفی سورتی نے کتاب کشف الغین عن کلام اہل العین مین ذکر کیا ہے۔

ذکره الشیخ عبد الحق الدهلوی فی اخبار الاخیار وقال الشیخ محمد فارسا البخاری
فی تحقیقاته مانصه من قال انه لیس له تعین فی ذاته الا فی الکون فقد افسد العقائد
واجحد وقال الشیخ محمد یوسف فی موضع اخر نعم طائفة ضالة یتزیون بزی الصوفیة
وهم الملاحدة عن طریق الحق وسبیل الصدق تقول ما ثمه الاما تری تعنی ان هذه المدرکات
الحسیة هی هو لیس غیرها شئ فهم والدهریة سواء قال تعالی عنهم وما یهلکنا الا الدهر بل هم اشد کفرا
من الدهریة لان کلام الدهریة یمکن تاویله علی قول من یقول ان الدهر من الاسماء
الحسنی واما قول الملاحدة ما ثمة الاما تری فانکار لوجود الحق سبحانه وتعالی لانهم علی حدة
یقولون العالم کله هو الله ولیس غیره شئ معه موجود فی الخارج کالکلی الطبیعی وجزئیاته
لیس غیرها موجود ولا شک ان قیلة العینیة بهذا المعنی کفر صریح بل اشد کفرا ذلیس
کافر ولا مشرک ینکر وجود الحق علی حدة عز وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا قال شیخ المعرفة
فی الفتوحات قد زلت اقدام طائفة عن تحری التحقیق وقالوا ما ثم الا ما تری فجعلوا العالم
هو الله والله نفس العالم الی ان قال والمحققون مرادهم اثبات الحق ونفی الغیر کما قال لبید
رضی الله عنه ۔ الا کل شئ ما خلا الله باطل ۔ ومقصود الملاحدة مشتهیات نفوسهم الحیوانیة فهذه
حیوتهم وما لهم فی الآخرة من خلاق انتهی ملخصا وقد فشی هذا المذهب الباطل فی زماننا فوقع
الکثیرون فی الالحاد والزندقة واشاعوا اقوالهم فی النظم والنثر وطعنوا فی تصانیفهم علی

لہ رواہ الشیخان عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله والسلام علیه السلام قال ان اصدق کلمة قالها الشاعر وفی روایة اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شئ ما خلا الله باطل وفی روایة مسلم وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم ... سوی ... ۱۲

اور شیخ نقشبندیہ محمد پارسارحہ نے رسالہ التحقیقات مین لکھا ہے کہ جس نے یہ اعتقاد کیا کہ جناب باریتعالیٰ کے لئے کوئی تعین بالذات سواے مخلوقات کے نہین ہی تو اوسنے اپنے عقیدہ کو خراب کیا اور منکر ہوا۔

اور شیخ محمد یوسف صوفی نے کشف الغین کے ایک او رمقام پر یہ لکھا ہی کہ ایک جماعت ملحدین صوفی نما جو راہ راست اور طریق حق سے برگشتہ ہین یہ کہتے ہین کہ محسوسات کے سوا حقیقت باریتعالیٰ اور کوئی شئے نہین ہی یعنی یہی (معاذ اللہ) عین خدا ہین اور خدا ان محسوسات کا عین ہی۔ یہ لوگ تو فرقہ دہریہ سے برابر ہوگئے ہین جو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ (زمانہ ہی ہمکو ہلاک کرتا ہی) بلکہ اوسنے بڑہے ہوے ہین کیونکہ دہر کو اسماء حسنی مین سے شمار کرنیوالون کے مذہب کے موافق تو دہریہ کے قول کی تاویل بہر ممکن ہی بخلاف ان ملحدین کے۔ کیونکہ انکا تو زعم فاسد یہ ہی کہ وہان (عرصۂ وجود مین) سواے ان ظاہری چیزون کے جو حسًّا نظر آتی ہین اور کچھ نہین ہی۔ گویا یہ لوگ باریتعالیٰ کے وجود فی نفسہ کے منکر ہین۔ اور مخلوقات عالم کو عین خالق بتاتے ہین یعنے یہ کہ سواے مخلوق کے اور کوئی شئے خارجًا موجود نہین ہی جسطرح کہ کُلّی طبیعی اور افراد کا اتحاد باطنی ہوتا ہی کہ وہ بدون اون جزئیات کے اور کسی صورت سے ظہور نہین پاسکتی۔

الغرض عینیت کا عقیدہ تو صریح کفر بلکہ اشد کفر ہے کیونکہ کوئی کافر و مشرک بھی باریتعالیٰ کے وجود علیحدہ کا منکر نہین ہی۔ جلّ جلالہٗ وعزّ شانہٗ۔

شیخ العارفین محی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ ''ایک جماعت کو مقام تحقیق سے لغزش ہوئی ہی جس سے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اللہ نفس عالم ہے اور عالم عین اللہ ہی۔ اور محسوسات کے سوا پردہ جلال مین اور کوئی شئے نہین ہی۔ اور محققین کا مقصود یہ ہے کہ خاص جناب باری کے لئے ہی وجود ثابت کیا جائے اور جملہ ماسواسے وجود کی نفی ہو۔ چنانچہ لبید رضی اللہ عنہ نے اپنے شعر مین فرمایا ہی۔ ؎ الا کل شئی ماخلا اللہ باطل[1] (سواے اللہ جل شانہٗ کے ہر چیز فانی ہے) اور ان ملحدون کو اپنی من مانی بات بنانا منظور رہے۔ دنیا کو اسطرح گذارتے ہین مگر آخرت مین اونہین کوئی حصہ نہوگا۔ انتہیٰ۔

اور نہایت قابل افسوس بات یہ ہی کہ ہمارے زمانہ کے اکثر جہلا بھی اس بیدینی مین مبتلا ہو کر ایسے ناجائز مضمون کے اشعار و رسائل شائع کرنے لگے ہین۔

---

[1] اس شعر کو یہ شرف حاصل ہی کہ خاص جناب سرور عالم نے زبان حق ترجمان سے ادا فرمایا اور اسکے حق مین (سچا شعر) کا لفظ ارشاد ہوا ۱۲

مثال الظل وعكس المراة وقالوا ان اهل هذا المثال ما فهموا حقيقة هذه المسئلة فهم
طاعنون على جميع اهل المعرفة الاجلة وفي الحقيقة هم انفسهم مطعونون من جميع ائمة الملة
بل خارجون من الملة والمشتكى الى الله تعالى وقوله زاد له من الله رضوانه وطوله ولا حال وهما
اي ولا هو مما يستطيع الاوهام والافهام ان تدركه اصلاً[١] ولا شبح يتقصى الشبح الشخص ويتقصى
يطلب قصاه ويدخل فيه قوله ولا محجوب فيحوى وقوله ولا كان بعد ان لم يكن فيقال حادث
جواب سوالهم كيف كان وترقى منه بقوله بل جل ان يكيف المكيف للاشياء كيف كان اي جل المكيف
للاشياء ان يكيف بكيف كان وقوله بل لم يزل ولا يزول لاختلاف الازمان جواب سوالهم متى كان[٢]
ولا لتقلب شان بعد شان اي المشار اليه بقوله تعالى كل يوم هو في شان وقوله فكيف يوصف بالاشباح
توضيح لقوله جل ان يكيفه آه وقوله ولا شبح آه وكيف ينعت بالالسن الفصاح اي الناطقة بالصفات
من لم يكن في الاشياء فيقال كائن ولم يبن منها فيقال بائن بل هو بلا كيفية وهو اقرب من حبل الوريد و
ابعد في الشبه اي المشابهة من كل بعيد وفي جواب المرتضى عن سوال ذعلب اليماني قريب من الاشياء
غير ملامس بعيد منها غير مبائن وفي خطبة للمرتضى لم يحلل في الاشياء فيقال هو فيها كائن ولم ينأ
عنها فيقال هو منها بائن وفي خطبة اخرى لم يقرب من الاشياء بالتصاق ولم يبعد عنها بافتراق
لا يخفى عليه من عباده شخوص لحظة اي مد البصر بلا حركة جفن ولا كرور لفظة اي تكرر اللفظة
ورجوعها ولا ازدلاف ربوة صعود انسان او حيوان الى ربوة من الارض اي موضع مرتفع

[١] في خطبة له لا تقدره الاوهام بالحدود والحركات ولا بالجوارح والادوات ١٢

[٢] في خطبة له ولا يقال له متى ولا يضرب له امد بحتى ١٢

اور سایہ اور عکس آئینہ کی مثالون پر اور اوسکے بیان کرنے والے نے بزرگان سلف پر طعن اور زبان درازی شروع کردیے ہین اور کہتے ہین کہ وہ لوگ اس مسئلہ کی حقیقت کو نہین سمجھے جو ایسی تمثیل دئیے ہین (چہ خوش چھوٹا منہ بڑی بات)۔
اس سے تو جمیع اہل عرفان پر طعن لازم آتا ہی لیکن حقیقت حال پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمامی اہل ملت کی جانب سے یہ ملحدین ہی بالعکس قابل طعن ہین بلکہ خارج الملت ہین۔
اے بارخدایا ہم تیرے ہی آگے انکا شکوہ پیش کرتے ہین کہ تو ہی انکی اصلاح پر قادر ہے۔
اور حضرت علیؑ نے اس حدیث مین فرمایا ہی ولاحالؑ وہماً "نہین سمانے والا ہی وہ کسی وہم مین"۔ اسکے معنی یہ ہین کہ وہم وعقل کو اوسکی حقیقت کے سمجھنے کی مجال نہین ہے۔ اور فرمایا "وہ ایسا نہین ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہو جو حادث کہلاوے"۔ یہ ہیودیونکے اوس سوال کا جواب ہی کہ (وہ کیونکر ہوا) پھر آپ نے ترقی کرکے فرمایا ہی کہ "وہ جملہ اشیا کو چگونگی عطا فرمانیوالا ہے اور خود قبول کیفیت سے مُبرّا ہی" یعنی وہ مُبرّا ہے ہر قسم کی چگونگی سے۔
اور فرمایا "وہ نہین بدل گیا اور نہین بدل جائیگا زمانیکے بدلنے سے" یہ جواب ہی اس سوال کا کہ (وہ کب سے ہوا) پھر فرمایا "اور نہ شیونکے بدلنے سے" جسکا اشارہ اس آیت شریفہ مین کیا گیا ہی کُلَّ یومٍ ہو فی شانٍ۔ یعنے وہ ہر روز ایک نئی شان مین ہے"۔
اور نکیف یوصف الخ۔ جل ان یکیف اور ولاشبحٌ کی توضیح ہی اور فرمایا "وہ چیزون مین ملا ہوا نہین ہی کہ مختلط کہلاوے اور نہ جدا ہی کہ اون سے جدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہی اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہہ ومثال مین ہر بعید سی بعید تر ہے" اسی طرح ذعلب یمانی کے جواب مین آپنے فرمایا ہی کہ وہ اشیا سے قریب ہی مگر ملامس نہین ہی اور بعید ہی لیکن مباین نہین ہے ایک اور خطبہ مین مرقوم ہے کہ وہ اشیا مین حلول نہین کیا ہے کہ جس سے یہ کہا جائے کہ وہ اشیا مین داخل ہی اور نہ اون سے دور ہے کہ کہا جائے کہ وہ اشیا سے جدا ہی۔
اور دوسرے خطبہ مین ہی کہ وہ اشیا سے قریب نہین ہی کہ جسپر معنی التصاق صادق آوے۔ اور نہ اشیا سے بعید ہے جسپر افتراق کا اطلاق ہو۔

ولا انبساط خطوة ای فی ارض مستویة فی غسق ای ظلمة لیل داج ای مظلم ولا ادلاج فی القاموس لدلج محرکة والدلجة بالضم والفتح السیر من اول اللیل وقد ادلجوا فان ساروا من اخره فادّلجوا بالتشدید لم یخلق الاشیاء من اصول اولیة ولا باوائل کانت قبله بدایة وفی خطبة له لم یخلق الاشیاء من اصول ازلیة ولا من اوائل ابدیة وفیه ابطال لقیلة بعض الفلاسفة الضلال وکذا فی سائر هذه الارشادات ابطال لاقوال فرق من البطال علمه بما فی السموت العلی کعلمه بما فی الارضین السفلی وعلمه بکل شئ ای سوی ذا من الاسرار والانوار والمعارف الذاتیة والمواقف الصفاتیة والتجلیات الالهیة وغیر ذلک مما لا یعرف لان یعرف مسلک من المسالک المشار الیه جملة بقوله تعالی وهو بکل شئ علیم کلم موسی تکلیما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالی عن تکییف الصفات فیه ابطال لقالة الجهمیة فی تکلیم الله موسی انه امر غیره فکلمه وقیلة المعتزلة انه خلق الکلام فی جسم فاسمعه موسی علیه السلام وکلهم نفاة الصفات عن حضرة الذات من زعوان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود هذا جواب سوال الیهود وعلی ای شئ هو فانه یفهم منه انه محدود وفی خطبة للمولی المرتضی ایضا ومن قال علام فقد اخلا منه ای غیر ذلک المکان مع ان الحد الی غیره منسوب کما مضی عن المرتضی ایضا وفی جواب الامام الرضی عن سوال زندیق کیف هو واین هو قال ویلک ان الذی ذهبت الیه غلط هواین الاین وکیف الکیف فلا یعرف بالکیفونة ولا بالاینونة

اور فرمایا" کہ اوسنے کائنات کو اصول اولیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا" اور آپکے ایک خطبہ مین ہو کہ خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو اسطرح نہین پیدا کیا کہ ہمیشہ سے کچہ اوسکی اصل ہو اور اوس سے پیدا کیا ہو۔ اور نہ یون پیدا کیا کہ کچہ اول چیزین ہون جو ہمیشہ رہین گی اور اوسنے پیدا کیا ہو۔

مخفی نرہے کہ اس سے فلاسفہ کے قول کا ردبخوبی ثابت ہوتا ہی۔ بلکہ ان تمام ارشادات سے کئی فرق باطلہ کی تردید ہوتی ہی۔

اور فرمایا" آسمانی چیزونکا علم اوسکو ایسا ہی ہو جیسا کہ زمینی چیزونکا۔ اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہی یعنے اسکے سوا بھی وہ سب کچہ جانتا ہو اوسکے بہید اور اوسکے نور اور اوسکی ذات اور اوسکی صفتین اور اوسکی تجلیات وغیرہ یہ سب کچہ وہی جانتا ہو جسکے جاننے کی طرف مخلوق کو کوئی سبیل نہین ہی چنانچہ اس معنی کنسبت اجمالاً ارشاد ہوا ہو کہ وہو بکل شئی علیم یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہی۔

اور فرمایا کہ اوسنے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے بلاجوارح و آلات اور بدون ہونٹ اور کوّے کے کلام کیا وہ پاک اور برتر ہے اس سے کہ اوسکی صفتونکی کیفیت بیان کیجاوے" اسمین جہمیہ اور معتزلہ کے عقائد کی تردید ہے یعنے جہمیہ کہتے ہین کہ ایک فرشتہ نے بحکم الٰہی موسےٰ سے کلام کیا۔ اور معتزلہ کا یہ قول ہو کہ کسی جسم مین (مثل آگ اور درخت کے) خداوند تعالیٰ نے کلام کی قوت عطا فرمائی تھی جسکو اونہون نے سُنا تہا۔ یہ سب صفات باری کے منکر ہین۔

اور فرمایا" جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہی پس اوسنے اپنے خالق معبود کو نہ جانا" یہ جواب ہو اوس سوال کا کہ وہ کس چیز پر قائم ہی جس سے محدودیت مفہوم ہوتی ہے۔

اور ایک خطبہ مین یون فرمایا ہو کہ جسنے کہا کہ وہ کس چیز پر ہے پس اوسنے اور مقامات کو اوسکے جلوہ سے خالی جانا یعنے جلوہ پاک کے لئے ایک ہی مقام کو منحصر سمجہا۔ حالانکہ جملہ ماسوا اللہ کے واسطے متعین ہو جیسا کہ اصل حدیث مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول مذکور ہوا ہے۔

اور کسی زندیق کے جواب مین جسنے یہ دریافت کیا تہا کہ خدا تعالیٰ کیسا ہو اور کہان ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہو کہ" افسوس ہو تجہ پر کہ تیرا خیال بالکل غلط ہو جناب باری نے ہی کیف (چگونگی) اور این (مکان) کو پیدا کیا ہے پس اوسکو ان امور سے متصف تصور کرنا درست نہین۔ سبحانہ ما اعظم شانہٗ۔

د من علم كونه تعالى غير محدود ويعلم الجواب عما يسئل فى النصوص على النزول وهل يخلو عرش
الكبرياء من الاستواء حين النزول فان الخلو يلزم منه انه تعالى محدود وهو سبحانه تعالى
عن الحدود به قال حماد بن زيد فيما رواه الخلال فى السنة وابن بطة فى الابانة وابن راهويه فيما رواه ابن بطة واحمد فى رسالته الى
مسدد المشهورة عند اهل الحديث والسنة من اصحاب احمد وجمهور اهل الحديث فيما حكى
ابن تيمية فى رسالته فى النزول قال وهو المأثور عن سلف الامة وائمتها انه لا يزال فوق العرش
ولا يخلو العرش منه مع دنوه ونزوله الى السماء الدنيا ولا يكون العرش فوق وكذلك يوم
القيامة كما جاء به الكتاب والسنة وليس نزوله كنزول اجسام بنى ادم من السطح الى الارض
بحيث يبقى السقف فوقهم بل الله منزه عن ذلك وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف
من لم تأخذه سنة ولا نوم له ما فى السموات وما فى الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم
اى ان الادراك منحصر فى صفة رب الهيئة والادوات من المخلوقين والمخلوقات ولما
انحصر فيها فكيف تدرك صفة رب العرش العظيم ورب الارض والسموات وفى خطبة
للمولى المرتضى وانما يدرك بالصفات ذوو الهيئات والادوات هذا[لهـ] (وقال) حافظ الصوفية
ابو القاسم عبد الكريم[٥٢] القشيرى فى الرسالة المشهورة وقال جعفر الصادق من زعم
ان الله فى شئ او من شئ او على شئ فقد اشرك اذ لو كان على شئ لكان محمولا اى وليس محمولا بل
هو حامل بقدرته وحافظ برحمته كل حامل ومحمول ولو كان فى شئ لكان محصورا اى وليس

لهـ هذه الاسئلة المشكلة [illegible]

٥٢ وهذا الكلام من الصادق الناطق بالمعارف [illegible]

اور جسکو اس امر کا یقین ہو کہ باریتعالیٰ کیلئے کوئی حد نہیں ہے وہ اس اعتراض کو بھی دفع کرسکتا ہو کہ حدیث شریف مین نزول سما، (یعنے اللہ جل شانہٗ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانا) مذکور ہو تو کیا بوقت نزول کے عرش اعظم استوار سے خالی ہو جاتا ہو۔

اسلئے کہ خلوے عرش کا فرض کرنا محدودیت کو مستلزم ہو اور جناب باری عز شانہٗ حدود سے منزہ ہو۔ اسیکے قائل ہین حماد بن زید جیساکہ خلال نے کتاب السنۃ مین اور ابن بطہ نے کتاب الابانہ مین لکھا ہو۔ اور ابن راہویہ کا بھی یہی قول ہو چنانچہ ابن بطہ نے ذکر کیا ہے اور امام احمدؒ نے بھی اپنے اوس رسالہ مین جو مسدد کو لکھکر بھیجا تہا اور وہ ائمہ حنبلیہ کے پاس مشہور ہو یہی لکھا ہو اور نیز جمہور اہل حدیث کا بھی اسی پر اتفاق ہو۔ اسکو ابن تیمیہ نے رسالہ نزول مین ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ تمام بزرگان دین و ائمہ ملت سے یہی منقول ہو کہ باریتعالےٰ ہمیشہ عرش پر جلوہ فرما ہو اور عرش کبھی اوسکی تجلی سے خالی نہین ہوتا۔ اور باوجود نزول سما کے عرش اوسکے اوپر نہین ہو جاتا۔ اور اسیطرح قیامت کے دن بھی عرش معلیٰ ہی جلوہ گاہ رہیگا چنانچہ نص قرآنی دال ہو۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۵۱ اوسکا نزول اجسام بنی آدم کے نزول کے مانند نہین ہو جو کسی سطح سے زمین کیجانب ہوتا ہو اور اوس حالت مین سطح اونکے اوپر ہو جاتا ہے بلکہ خدا یتعالیٰ ان نسبتون سے مبرا ہے۔

اور فرمایا "جو اشیا کہ ذی کیف و ہیئت ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہوسکتی ہو لیکن ایسی ذات جسکو نہ انگمہ عارض ہوتی ہے اور نہ مکینہ مدرک ہوسکتی ہو اور جو کچھ زمین و آسمان مین اور اونکے درمیان ہی سب اوسیکی ملک ہو اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے" یعنے ادراک تو منحصر ہے اون چیزون مین جو (مخلوقات) ذی ہیئت و ادوات ہین پس ایسی حالت مین باریتعالیٰ کی صفت کیونکر مدرک ہوسکتی ہو۔ اور ایک خطبہ مین علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا ہو کہ "جو چیزین ذی ہیئات و ادوات ہین اونہین کی صفات کا ادراک ممکن ہو ۵۲"

حافظ صوفیہ ابوالقاسم عبدالکریم قشیری رحؒ نے رسالہ قشیریہ مین لکھا ہے کہ "کہا امام جعفر صادق رضؓ نے کہ جسنے گمان کیا کہ اللہ کسی چیز کے اندر ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز کے اوپر ہے تو وہ مشرک ہوا کیونکہ وہ اگر کسی چیز کے اوپر ہوتا تو وہ محمول ہوتا" یعنے وہ اوٹھایا ہوا نہین ہے بلکہ خود وہ ہر حامل و محمول کو اپنی قدرت سے اوٹھانیوالا اور اپنی رحمت سے نگاہ رکھنے والا ہے" اور اگر وہ کسی چیز کے اندر رہوتا تو گھیرا ہوا ہوتا"۔

---

۵۱ اور اوسدن تمہارے پروردگار کے تخت کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اوٹھائے ہونگے ۱۲

۵۲ عارفین پر مخفی نہین ہو کہ ایسے مشکل سوالات اور اونکے جوابات اس امت مین کسی فرد بشر سے صادر نہین ہوے ہین بلکہ یہ علی کرم اللہ وجہہ کے خصائص مین سے ہے کیون نہو کہ کلام الامام امام الکلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مین علم کا شہر ہون اور علیؓ اوسکے دروازہ ہین جسکو علم کا حصہ لینا مقصود ہو اوسکو چاہئے کہ اوسکے دروازہ سے داخل ہو ۱۲

محصورا و لا مقصورا بل هو حاصر و قاصر لكل محصور و مقصور و انما نحو قوله تعالى
الرحمن على العرش استوى و قوله تعالى ءامنتم من في السماء بتجل على عظيم و تعل جلي
خفي من تجلياته و تعلياته من غير ان تكون له حاجة الى العرش و لا شئ من الفرش
و سيبين و لو كان من شئ لكان محدثا اى و هو ممتنع مطلقا و روى سفيان الثوري
عن ابراهيم بن ادهم العجلى عن موسى بن يزيد الديلمي عن اويس القرني عن علي رضي
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم ان لله تسعة و تسعين
اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه الاسماء الا وجبت له الجنة انه
وتر يحب الوتر هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام
المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب
الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير
الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ
المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث
الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت
الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول
الاخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك

یعنی وہ گھیرا ہوا نہیں ہے اور نہ روکا ہوا ہی بلکہ وہ گھیرنے والا اور روکنے والا ہی ہر گھیری ہوئی اور روکی ہوئی چیز کو۔ اور الرحمن علی العرش استوی [۵۱] اور ءأمنتم من فی السماء [۵۲]۔ اِسطرح کی آیات سے ایک بڑی تجلی ظاہر مراد ہی اوسکی تجلیات مین سے یہ نہین کہ اوسکو عرش یا کسی فرش کی حاجت ہے چنانچہ عنقریب (بحث استوا مین) اسکا مفصل بیان کیا جائیگا "اور اگر وہ کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا" یعنے وہ تو محال ہی۔

اور روایت کیا ہی سفیان ثوری نے ابراہیم بن ادہم عجلی سے وہ موسی بن یزید دیلمی سے وہ اویس قرنی سے وہ علی سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ کے ننانوے نام ہین جو بندہ اللہ کو اون نامون سے پکاریگا اوسکو بہشت ضرور ملیگی۔ اللہ طاق ہی اور طاق کو پسند کرتا ہی۔ هو الله الذي لا اله الا هو (وہی اللہ ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی مالک نہین) الرحمن (بڑا مہربان) الرحیم (نہایت رحم والا) الملک (بادشاہ) القدوس (بہت پاک)

السلام (سلامت رکھنے والا) المؤمن (امن دینے والا) المهیمن (نگہبان) العزیز (غالب) الجبار (زبردست) المتکبر (اپنی بڑائی کرنیوالا) الخالق (پیدا کرنیوالا ہر چیز کا) البارئ (پیدا کرنیوالا خلق کا) المصور (صورت بنانے والا) الغفار (بہت بخشنے والا)

القهار (غالب ہر چیز پر) الوهاب (بڑا دینے والا) الرزاق (بہت روزی دینیوالا) الفتاح (بڑا فیصلہ کرنیوالا) العلیم (بڑا جاننے والا) القابض (تنگ کرنیوالا دل یا روزی کا) الباسط (کھولنے والا دل یا روزی کا) الخافض (پست کرنیوالا) الرافع (بلند کرنیوالا)

المعز (عزت دینے والا) المذل (ذلت دینے والا) السمیع (سننے والا) البصیر (دیکھنے والا) الحکم (فیصلہ کرنیوالا) العدل (انصاف کرنیوالا) اللطیف (باریک بین مہربان) الخبیر (خبردار) الحلیم (بردبار)

العظیم (عظمت والا) الغفور (بڑا بخشنے والا) الشکور (عوض دینے والا شکر پر) العلی (بلند) الکبیر (بڑا) الحفیظ (نگاہ رکھنے والا) المقیت (اندازہ کرنیوالا) الحسیب (کفایت کرنیوالا) الجلیل (جلال والا)

الکریم (عزت والا) الرقیب (نگہبان) المجیب (دعا کا قبول کرنیوالا) الواسع (وسعت والا) الحکیم (حکمت والا) الودود (محبت والا) المجید (بزرگ) الباعث (زندہ کرکے اٹھانیوالا) الشهید (گواہ حاضر)

الحق (سچا ثابت) الوکیل (ذمہ دار) القوی (قوت والا) المتین (زور والا) الولی (دوست مومنوں کا) الحمید (تعریف کیا ہوا) المحصی (گھیرنیوالا) المبدئ (پہلے پیدا کرنیوالا) المعید (دوبارہ بنانیوالا)

المحیی (زندہ کرنیوالا) الممیت (موت دینے والا) الحی (زندہ) القیوم (سبکو تھامنیوالا) الواجد (مقدور والا) الماجد (عظمت والا) الواحد (یگانہ) الصمد (بے نیاز جسکے سب محتاج ہیں) القادر (قدرت والا) المقتدر (قدرت ظاہر کرنیوالا)

المقدم (آگے بڑھانیوالا) المؤخر (پیچھے ہٹانیوالا) الاول (پہلا) الآخر (پچھلا) الظاہر (کھلا) الباطن (چھپا) الوالی (مالک کارساز) المتعالی (اونچا) البر (احسان کرنیوالا)

التواب (توبہ کا بہت قبول کرنیوالا) المنتقم (بدلہ لینیوالا) العفو (معاف کرنیوالا) الرؤف (مہربان) مالک الملک (مالک ملک کا)

---

۵۱ وہ بڑا مہربان عرش پر سیدھا ہو بیٹھا۔

۵۲ کیا تم بیخوف ہوگئے اوس ذات سے جو آسمان میں ہے؟

ذوالجلال والاکرام[85] المقسط[86] الجامع[87] الغنی[88] المغنی[89] المانع[90] الضار[91] النافع[92] النور[93] الهادی[94]
البدیع[95] الباقی[96] الوارث[97] الرشید[98] الصبور[99] آخرجه حافظ الصوفیة محمد بن الحسین ابو عبد الرحمٰن
السلمی فی طبقات الصوفیة مسلسلا بالصوفیة تابعه ابو هریرة عند الترمذی وابن المنذر
وابن حبان والطبرانی وابی عبد الله ابن منده فی التوحید والحاکم فی المستدرک وابن مردویه
فی التفسیر والبیهقی فی الاسماء والصفات وغیرهم ورواه عنه موسی بن عقبة وادم بن ابی ایاس
وهشام بن عمار وابن ماجة وعثمان بن سعید الدارمی فی النقض علی بشر المریسی وابن ابی عاصم وجعفر
الفریابی فی الذکر وابن ابی الدنیا والطبرانی کلاهما فی الدعاء وابو الشیخ فی التفسیر والثواب
والحاکم فی المستدرک وابن مردویه وابو نعیم فی الاسماء الحسنی والبیهقی وغیرهم من وجوه
اخری باختلاف وتفاوت فی سرد الاسماء وقد بسط الکلام علیه الشیخ ابراهیم الکردی
فی مسلسلاته ولابی نعیم فی الحلیة بسند لیس فیه متهم عن علی رفعه ان لله تعالٰی تسعة وتسعین اسما مائة
غیر واحدة انه وتر یحب الوتر وما من عبد یدعو بها الا وجبت له الجنة تابعه ابو هریرة عند
الثوری واحمد والعدنی والبخاری ومسلم وابن ماجة والترمذی والنسائی وعثمان الدارمی
والحارث بن ابی اسامة وابن خزیمة وابی عوانة وابن جریر وابن ابی حاتم وابن حبان والطبرانی
وابن منده والدارقطنی فی غرائب مالک وابن مردویه وابی نعیم والبیهقی وابن عباس وابن عمر
عند ابن مردویه وابی نعیم وفیهما من احصاها دخل الجنة زاد ابو نعیم عن الابنین وهی فی القرآن

ذوالجلال والاکرام (جلال اور عزت والا) المقسط (انصاف کرنیوالا) الجامع (سبکو جمع کرنیوالا) الغنی (بے پروا) المغنی (غنی کردینیوالا) المانع (روکدینیوالا) الضار (نقصان پہنچانیوالا) النافع (نفع دینیوالا) النور (روشن اور روشن کرنیوالا) الہادی (راہ دکھانیوالا)
البدیع (نئی چیزین پیدا کرنیوالا) الباقی (ہمیشہ رہنیوالا) الوارث (رہنیوالا بعد فنا خلق کر) الرشید (بھلائی کی راہ بتانیوالا) الصبور (بردبار) —

اسکو حافظ صوفیہ محمد بن حسین ابو عبد الرحمن سلمی نے طبقات صوفیہ مین سلسلہ وار صوفیہ سے روایت کیا ہے ۔

اور یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ سے بہی مروی ہو چنانچہ ترمذی و ابن المنذر و ابن حبان و طبرانی نے اپنی کتابون مین اور ابن مندہ نے کتاب التوحید مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین اور بیہقی نے اسماء و صفات مین اور دوسرے محدثین نے اپنی اپنی تصنیفات مین ذکر کیا ہی ۔

اور نیز اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ سے موسیٰ بن عقبہ و آدم بن ابی ایاس و ہشام بن عمار و ابن ماجہ نے اپنی کتب مین اور عثمان دارمی نے کتاب النقض علی بشر المریسی مین اور ابن ابی عاصم نے اور جعفر فریابی نے کتاب الذکرین اور اور ابن ابی الدنیا اور طبرانی دونون نے کتاب الدعاء مین اور ابو الشیخ نے کتاب التفسیر و کتاب الثواب مین اور حاکم نے مستدرک مین ۔ اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے اسماء حسنیٰ مین ۔ اور بیہقی وغیرہ نے دیگر سندون سے روایت کیا ہو اور ان روایتون مین اسماء کچہ اختلاف سے ذکر کیے گئے ہین ۔ اور شیخ ابراہیم کردی نے کتاب مسلسلات مین اسکی بہت بسوط بحث کی ہو ۔

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین بہ سند معتبر روایت کیا ہو علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین ۔ اللہ طاق یعنے اکیلا ہو اور طاق کو پسند کرتا ہو جو بندہ کہ اون اسماء سے خدا کو پکارتا ہو اسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے ۔ اسکو ابو ہریرہؓ نے بہی روایت کیا ہو چنانچہ ثوری و احمد و عدنی و بخاری و مسلم و ابن ماجہ و ترمذی و نسائی و عثمان دارمی و حارث بن ابی اسامہ و ابن خزیمہ و ابو عوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و طبرانی و ابن مندہ نے اپنی کتابون مین اور دارقطنی نے غرائب مالک مین اور ابن مردویہ و ابو نعیم و بیہقی نے اپنے کتب مین ذکر کیا ہے ۔

اور نیز روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم نے چنانچہ ابن مردویہ و ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اس روایت مین یہ لفظ ہین "من احصاہا دخل الجنۃ" یعنے جو اون اسماء کو یاد کرے گا بہشت مین داخل ہو گا ۔ ابو نعیم کی روایت مین یہ لفظ بہی ہین "وہی فی القرآن" یعنے وہ اسماء قرآن مین ہین ۔

قيــــــل وهي زيادة مستغربة قلت فی روایة لابن جریر عن ابی هر
رفعه ان لله تسعة وتسعين اسما کلهن فی القران من احصاها دخل الجنة کذا فی جم
الجوامع للسيوطي وليس فيها سرد الاسماء وفي رواية لخبر ابی هريرة عند عثمان الدارمی
كلها في القرآن وسردها ولابی نعيم عن محمد بن جعفر قال سألت ابی جعفر بن محمد الصادق
عن الاسماء التسعة والتسعين التي من احصاها دخل الجنة فقال هي في القران ففي الفاتحة
خمسة اسماء یا الله یا رب یا رحمن یا رحيم یا مالك وفي البقرة ثلثة وثلثون یا محيط یا قدیر
یا علیم یا حکیم یا علیّ یا عظیم یا تواب یا بصیر یا ولیّ یا واسع یا کافی یا رءوف یا بدیع
یا شاکر یا واحد یا سمیع یا قابض یا باسط یا حیّ یا قیوم یا غنی یا حمید یا غفور یا حلیم
یا اله یا قریب یا مجیب یا عزیز یا نصیر یا قویّ یا شدید یا سریع یا خبیر وفي آل عمران
یا وهاب یا قائم یا صادق یا باعث یا منعم یا متفضل وفي النساء یا رقیب یا حسیب یا شهید
یا مقیت یا وکیل یا علی یا کبیر یا عفوّ وفي الانعام یا فاطر یا قاهر یا بجیب یا قادر یا لطیف
یا برهان وفي الاعراف یا محيي یا ممیت وفي الانفال یا نعم المولی یا نعم النصیر وفي هود
یا حفیظ یا مجید یا ودود یا فعّال لما یرید وفي الرعد یا کبیر یا متعال وفي ابراهیم یا
منّان یا وارث وفي الحجر یا خلاق وفي مریم یا فرد وفي طٰهٰ یا غفار وفي قد افلح یا کریم
وفي النور یا حقّ یا مبین یا نور وفي الفرقان یا هادی وفي سبا یا فتّاح وفي الزمر

بعضوں نے کہا ہو کہ یہ زیادت غریب ہو۔ یعنے اونکا قرآنمین ہونا دوسری روایتوں مین مذکور نہین ہے۔
مین کہتا ہون ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ جلشانہٗ کے ننانوے نام ہین وہ سب قرآنمین ہین جو اُن اسمار کو یاد کریگا جنت مین داخل ہوگا۔ یہ روایت جمع الجوامع مین مذکور ہے مگر اسمین اسما کا ذکر نہین ہے۔
اور ایسا ہی ابوہریرہؓ کی دوسری روایت مین بھی کلہا فی القرآن وارد ہے جسکو عثمان دارمی نے ذکر کیا ہے اور اسمین اسمار بھی مذکور ہین۔
اور ابونعیم نے روایت کیا ہو۔ کہ کہا سید محمد بن امام جعفر صادق نے کہ مینے اپنے والد جعفر صادق سے پوچھا کہ وہ نود و نہ نام کو نسے ہین کہ اونکو یاد کرلینے والے شخص کے لئے جنت کی بشارت دیگئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ قرآنمین ہین سورۂ فاتحہ مین پانچ ہین یا اللہ یارب یارحمن یارحیم یامالک۔ اور سورۂ بقر مین تینتیس یا محیط یاقدیر یا علیم یا حکیم یا علی یا عظیم یا تواب یا بصیر یا ولی یا واسع یا کافی۔ یا رؤف یا بدیع یا شاکر یا واحد یا سمیع یا قابض یا باسط یا حی یا قیوم یا غنی یا حمید یا غفور یا حلیم یا الٰہ یا قریب یا مجیب یا عزیز یا نصیر یا قوی یا شدید یا سریع یا خبیر۔ اور سورۂ آل عمران[۱] مین یا وہاب یا قائم یا صادق یا باعث یا منعم یا متفضل۔ اور سورہ نساء مین یا رقیب یا حسیب یا شہید یا مقیت یا وکیل یا علی یا کبیر یا عفو اور سورۂ انعام مین یا فاطر یا قاہر یا مجیب یا قادر یا لطیف یا برہان۔ اور سورہ اعراف مین یا محیی یا ممیت اور سورۂ انفال مین یا نعم المولےٰ یا نعم النصیر اور سورہ ہود مین یا حفیظ یا مجید یا ودود یا فعال لما یرید اور سورۂ رعد مین یا کبیر یا متعال یا منان یا وارث یا خلاق یا فرد اور سورۂ طہٰ مین یا غفار اور قد افلح مین یا کریم اور سورۂ نور مین یا حق یا مبین یا نور اور سورۂ فرقان مین یا ہادی اور سورہ سبا مین یا فتاح

[۱] اصل روایت مین تعداد کا حصر نہین ہے اسلئے لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ۱۲

یا عالم وفی غافر یا غافر یا قابل التوب یا ذا الطول یا رفیع وفی الذاریات یا رزاق
یا ذا القوة یا متین وفی الطور یا برُّ وفی اقتربت یا مقتدر یا ملیك وفی الرحمٰن یا ذا الجلال
والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین وفی الحدید یا اول یا آخر
یا ظاهر یا باطن وفی الحشر یا ملك یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مهیمن یا عزیز یا
جبار یا متکبر یا خالق یا بارئ یا مصور وفی البروج یا مبدئ یا معید وفی الفجر
یا وتر وفی الاخلاص یا احد یا صمد ومحمد بن جعفر قال صاحب المیزان عن ابیه
تکلم فیه حدث عنه ابراهیم بن المنذر ومحمد بن یحیی العدنی وکان بطلا شجاعا
یصوم یوما ویفطر یوما قلت وهذا جله متعاضد بالشواهد واراد الصادق رضی
الله تعالی عنه ذکر الاسماء التسعة والتسعین من القرآن فذکرها منه بترتیبه
فزادما فیه سواها من اسماء الرحمٰن وان کان مکررا وقد وقع فیه نقصان من بعض
الرواة بالنسیان وزیادة اسم البرهان لیس فی القرآن فی حق الرحمٰن ویحیب لیس فی
الانعام ووارث لیس فی ابراهیم ولیس فی سورة الرحمٰن المعین ولا المهیمن علی
اختلاف النسختین وذکر ابوبکر النقاش فی کتاب تفسیر الاسماء والصفات عن
جعفر الصادق رضی الله عنه انه قال ان لله ثلثمائة وستین اسما ولعثمان بن سعید
الدارمی فی التوحید وابن ماجة وابن جریر معا فی التفسیر عن نافع القاری عن فاطمة

اور سورۂ زمر مین یا عالم اور سورۂ غافر مین یا غافر یا قابل التوب یا ذا الطول یا رفیع اور سورۂ ذاریات مین یا رزاق یا ذا القوہ یا متین اور سورۂ طور مین یا بر اور اقتربت مین یا مقتدر یا ملیک اور سورۂ رحمن مین یا ذوالجلال والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین اور سورۂ حدید مین یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن اور سورۂ حشر مین یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا بارئی یا مصور اور سورۂ بروج مین یا مبدئی یا معید اور سورۂ فجر مین یا وتر اور سورۂ اخلاص مین یا احد یا صمد۔

صاحب میزان نے لکھا ہی کہ محمد بن جعفر کی نسبت محدثین نے کلام کیا ہے۔ یہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور اونسے ابراہیم بن المنذر اور محمد بن یحیی عدنی نے روایت کی ہی اور وہ بہت دلیر و شجاع تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔

مین کہتا ہون اس روایت کی تائید اور روایات سے ہوتی ہے۔ اور امام صادق نے نود وینہ نام کو جو قرآن مین مذکور ہین بیان کرنے کا قصد کیا ہے اور ترتیب قرآنی کے موافق اسماء ذکر کئے ہین بلکہ اونکے سوا جو اور اسماء قرآن مین وارد ہین اونکو بھی زیادہ کیا ہے اگرچہ مکرر ہو جائین۔ ہان بعض راویون کے نسیان سے کچھ کمی بھی ہو گئی ہے اور لفظ برہان بطور اسم الٰہی قرآن مین نہین آیا ہے اور اسم مجیب سورۂ انعام مین نہین ہے اور اسم وارث سورۂ ابراہیم مین نہین ہے۔ اور سورۂ رحمن مین نہ معین ہے اور نہ مہیمن ہے جو دوسرے نسخے مین بجائے معین کے مذکور ہے۔

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق رضی نے کہ اللہ جل شانہٗ کے تین سو ساٹھہ اسماء ہین۔

اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب التوحید مین اور ابن ماجہ و ابن جریر نے اپنی تفسیر مین روایت کیا ہے نافع قاری سے وہ روایت کرتے ہین حضرت علی رضی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ صغری سے

بنت علی بن ابی طالب انها سمعت علیا یقول وفی لفظ قالت کان علی یقول یا
کهیعص اغفر لی ولابن ابی الدنیا فالبیهقی عن محمد بن علی ان النبی صلے اللہ
علیہ واٰلہ وسلم علم علیا دعوۃ یدعوا بها عندما اهمه فکان علی یعلمها ولدہ یا
کائن قبل کل شئ ویامکون کل شئ ویاکائن بعد کل شئ افعل بی کذا وکذا ورواہ
ابن ابی الدنیا فی کتاب لفرج بعد لشدۃ به مثله الا انه قال عند کل ما اهمه ولم یذکر
الواو قبل یامکون قال البیهقی هذا منقطع قال الشیخ ابراهیم الکردی فی الامم
وقول الباقر فکان علی یعلمها ولدہ یدل علی اعتنائه به الموجب لاتصال سلسلۃ
التعلیم والتعلم الیه فهو متصل فی الواقع غالبا وان کان منقطعا صورۃ

علم اللہ تعالیٰ مایکون قبل ان یکون

کلیا کان او جزئیا حیث قدرہ تقدیرا ودبرہ تدبیرا والقرآن مملوله من البیان
کقوله تعالیٰ انا کل شئ خلقناہ بقدر وقوله واللہ بکل شئ علیم وقوله وکل شئ
عندہ بمقدار وقوله ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وقوله قد احاط
بکل شئ علما واقوال کثیرۃ جدا وقد اخبر تعالیٰ فی القرآن باشیاء کثیرۃ جدا قبل
وقوعها علی ارغام اٰناف الشیطانیۃ اتباع شیطان الطاق والحکمیۃ ومن تبعهم
من المتشیعۃ اخرج ابو عمر ابن عبد البر فی کتاب العلم عن النزال بن سبرۃ قال

کہ علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ "یا کٓھٰیٰعٓصٓ اغفرلی" کہا کرتے تھے ۔

اور روایت کیا ہو ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے امام محمد باقر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی تاکہ مشکل کے وقت پڑھا کریں۔ پھر حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے "یا کائن قبل کل شئی ویا مکون کل شئی ویا کائن بعد کل شئی افعل بی کذا وکذا"[۵۱]۔

اور نیز ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں اس حدیث کو اسی سند سے روایت کیا ہو۔ مگر اوسکے الفاظ میں کچھ فرق ہوا اور اصل دعا میں یا مکون کے قبل واو مذکور نہیں ہے۔ اس روایت کو بیہقی نے منقطع کہا ہے۔

شیخ ابراہیم کردی نے کتاب الامم میں کہا ہو کہ امام باقر کا یہ کلام کہ "حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے"، دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ آپکو اسکا بہت اہتمام رہا ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اسکی تعلیم و تعلیم کا سلسلہ امام باقر تک برابر پہونچا ہو تو یہ حدیث درواقع غالباً متصل ہوگی گو کہ صورۃً منقطع ہے۔

(بیان اسکا کہ علم خداوند تعالیٰ کا آئندہ ہونیوالی چیز کے ساتھ حق ہو خواہ وہ جزوی ہو یا کلی کیونکہ اوسنے ہی اسکی تقدیر کی ہو اور اوسنے ہی اوسکی تدبیر کی ہے)

قرآن مجید اسکے بیان سے بھرا ہوا ہو۔ جیسا کہ انا کل شئی خلقناہ بقدر[۵۲]۔ واللہ بکل شئی علیم[۵۳]۔ وکل شئی عندہ بمقدار[۵۴] ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین[۵۵]۔ قد احاط بکل شئی علما[۵۶]۔ اسیطرح کے اور متعدد فرمان ہیں۔ اور نیز اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں بہت سے واقعات کی خبر وقوع سے پہلے دی ہو جس سے فرقۂ شیطانیہ تابعین شیطان طاق اور ہشام اور اونکے متبعین بعض متشیعہ کی ناک خاک آلودہ ہو جاتی ہو۔

روایت کیا ہو ابو عمر ابن عبدالبر نے کتاب العلم میں نزال بن سبرہ سے۔

---

۵۱ اے موجود پہلے ہر چیز کے اور اے ہستی دینے والے ہر چیز کے اور اے موجود بعد ہر چیز کے میری فلان حاجت روا کر۔

۵۲ ہمنے تمام چیزونکو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہو ۱۲ ۵۳ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہو ۱۲۔

۵۴ اور اوسکے ہان ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ۱۲ ۵۵ اور دنیا کی تر و خشک چیزیں سب ہی تو کتاب واضح (لوح محفوظ) میں دکھی ہوئی موجود ہیں ۱۲

۵۶ اللہ کا علم ہر ہر چیز پر جاری ہے ۱۲۔

قيل لعلي يا امير المؤمنين ان ههنا قوما يقولون ان الله لا يعلم ما يكون حتى يكون فقال ثكلتهم امهاتهم من اين قالوا هذا قيل يتأولون القران فى قوله تعالى (ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين ونبلوا اخباركم) فقال علي من لم يعلم هلك ثم صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ايها الناس تعلموا العلم واعملوا به وعلموه ومن اشكل عليه شئ من كتاب الله فليسألني بلغني ان قوما يقولون ان الله لا يعلم ما يكون حتى يكون لقوله تعالى ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم و انما قوله حتى نعلم يقول حتى نرى من كتبت عليه الجهاد والصبر ان جاهد و صبر على ما نابه واتاه مما قضيت عليه قال السيوطي او من قال عقبه قول هذا السيد رضى الله تعالى عنه وكرم وجهه حتى نعلم يقول حتى نرى هو معنى قول المفسرين فى قوله تعالى نعلم اى علم ظهور (قلت) وانما اخذ ذلك عنه قال وجميع ما فى القران من اخبار الأخرة والجنة والنار بل والدنيا مما لم يأت حين النزول اخبار عما سيكون قبل ان يكون (قلت) وانما يكون ما يكون بخلقه تعالى لا غير كما قال والله خلقكم وما تعملون وقال الله خالق كل شئ فلا محل لضير وقد بين بعض كبراء العارفين وهو الشيخ محي الدين المراد بهذا الارشاد فقال فى اسرار الشريعة بعد بسط الايرى نزول الحق للتعليم والتعريف لنا وهو العليم بكل شئ مما كان ويكون ومع هذا انبأ عن حقيقة لا ترد تعليما لنا بما هو الامر عليه وان الحكم للاحوال فانزل نفسه منزلة المستفيد وجعل المفيد له من خاطبه فقال ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين مع انه هو العالم

کہ پوچھا گیا حضرت علیؑ سے یا امیرالمومنین یہان ایک گروہ کہتا ہی کہ خداوند تعالیٰ کسی چیز کو قبل موجود ہونے اوسکے نہین جانتا ہی حضرت علیؑ
نے فرمایا کہ روئین ونکی ماؤین اونکی ماتمین اونھون نے کس بنا پر یہ کہا ہی عرض کیا گیا کہ وہ دلیل لیتے ہین اس آیت سے ۵۱ (ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاہدین منکم
والصابرین ونبلوا اخبارکم) تو آپ نے فرمایا کہ جسنے نہ جانا وہ ہلاک ہوا پہر آپ منبر پر چڑہے اور خداوند عالم کی حمد و ثنا کی پہر کہا کہ اے لوگو علم سیکہو اور اوسپر
عمل کرو اور دوسرونکو سکہاؤ اور جسکو قرآن مین کوئی مشکل پیش آوے مجھسے دریافت کرلے مجھ تک یہ بات پہونچی ہی کہ کچھ لوگ کہتے ہین کہ خدا
کسی چیز کو قبل اوسکے ہونیکے نہین جانتا۔ بدلیل آیت (ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم) اور در حقیقت یہان حتی نعلم حتی نری کے معنون مین ہے
یعنی اور البتہ ہم تم کو آزماوینگے یہانتک کہ ہم دیکھ لین اوسکو جسپر ہمنے جہاد و صبر فرض کیا تہا کہ اوسنے جہاد کیا اور صبر کیا اوس تکلیف پر
جو ہمارے حکم سے اوسکو لاحق ہوئی۔

کہا۔ امام سیوطیؒ نے یا اور کسی نے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جو فرمایا ہی کہ حتی نعلم بمعنی حتی نری ہی مفسرین کے قول کا حاصل بہی یہی ہی جو کہتے
ہین کہ نعلم سے علم ظہور مراد ہے۔

مین کہتا ہون۔ کہ مفسرین نے اس تفسیر کو آپ ہی سے لیا ہی۔

کہا اونھون نے کہ قرآن مجید مین آخرت اور بہشت و دوزخ کے حالات بلکہ اون امور دنیا کی کیفیتین جو وقت نزول تک واقع نہین ہوئے تہے وہ سب
خبر دہی ہی قبل وقوع۔

مین کہتا ہون۔ کہ جو کچھ کہ ہوتا ہی خداوند عالم ہی کے پیدا کرنے سے ہوتا ہی نہ کسی اور کے جیسے کہ فرمایا ہی ۵۲ واللہ خلقکم وما تعملون
اور فرمایا ۵۳ اللہ خالق کل شئی۔ تو اسمین کسی شبہہ کی گنجایش نہین ہی۔

اور شیخ العارفین محی الدین ابن العربی رحمہ نے فتوحات مکیہ کے باب اسرار الشریعۃ مین ایک مبسوط بحث کے بعد اس آیت کے
مضمون کی توضیح مین فرمایا ہی کیا نہین دیکہا جاتا کہ خداوند تعالیٰ باآنکہ ہر شئے کا عالم ہی گزشتہ ہو یا آئندہ۔ محض
اس امر کی تعلیم کے لئے کہ حکم کا مدار حالات پر ہی اپنی ذات پاک کو بمنزلہ مستفید اور مخاطب بندونکو بمنزلہ مفید قرار دیکر فرماتا ہے کہ
ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین۔ حالانکہ درحقیقت وہ مطلع ہی

۵۱ اور مسلمانو تمکو ہم ضرور آزماکر رہین گے تاکہ تم مین جو جہاد کرنیوالے اور تکلیفونکو برداشت کرنیوالے ہین اونکو ہم اچہی طرح شہود کا کر
معلوم کرلین اور تاکہ تمہارے اصلی حالات کو جانچ لین۔ ۵۲ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تمکو اور تمہارے کامون کو ۱۲۔
۵۳ اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا ۱۲

بما يكون منهم ولكن المحال تمنع من اقامة الحجة له سبحانه علينا وقال فلله الحجة البالغة
فلم يبق بالابتلاء لاحد حجة على الله فحسم بذلك الابتلاء احتمال قولهم لو حكم بعلمه فيهم
ان يقولوا لو بلوتنا وجدتنا واقفين عند حدودك وهذا يسمى علم الخبر وهو الاسم الخبير
فى قوله تعالى عليما خبيرا هذا واخرج الخطيب فى الكفاية بسند معتمد عن ابراهيم الحربي
سمعت على بن الجعد يقول سمعت ابا يوسف يقول اجيز شهادة اهل الاهواء اهل الصدق
منهم الا الخطابية والقدرية الذين يقولون ان الله لا يعلم الشيء حتى يكون وقد كفر الغزالى
فى المنقذ من الضلال ابا نصر الفارابى وابن سينا بنفى علم الحق تعالى بالجزئيات وللشيخ ابراهيم
الكردى التوصيل الى ان علم الله تعالى بالاشياء ازلا على التفصيل والمسلك القويم فى مطابقة
تعلق الخبرة بالحادث بتعلق العلم القديم (**الصفات المتشابهات**) قال الله المتعال
هو الذى انزل عليك الكتٰب منه اٰيات محكمٰت هن امّ الكتٰب واُخر متشابهٰت فاما الذين
فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله
الا الله والراسخون فى العلم يقولون اٰمنّا به كلٌّ من عند ربنا الاٰية اخرج ابن جرير وابن
المنذر وابن الانبارى فى الوقف بسند جيد من طريق مجاهد عن ابن عباس فى قوله تعالى
(وما يعلم تأويله الا الله والراسخون فى العلم) قال انا ممن يعلم تأويله وقد استفاض عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دعا له اللّٰهمّ فقهه فى الدين وعلّمه التاويل وفى لفظ

اون امور سے جو بندون سے صادر ہوتے ہین لیکن خداوند تعالی کی حجت بندون پر قائم ہونے سے صورت حال مانع ہوتی ہی اور فرماتا ہو کہ فللہ الحجۃ البالغۃ یعنے اللہ ہی کے لئے ہی حجت تامہ۔ پس آزمایش ظاہری نے بندونکی حجت کو اللہ پر باقی نہ رکھا۔ اور اس آزمایش سے وہ احتمال منقطع ہو گیا کہ اگر خداوند تعالی صرف اپنے علم کی بنا پر احکام جاری فرماتا تو بندے کہتے کہ اگر تو ہمین آزماتا تو ہمکو حدود پر ٹھیرا ہوا پاتا (یعنے ہم ہرگز حد سے تجاوز نکرتے) اور اسکو علم الخبر کہتے ہین اور یہی معنے ہین اسم خبیر کے جو علیماً خبیرا مین واقع ہو۔

اور خطیب نے الکفایۃ مین بسند معتمد روایت کیا ہو فرمایا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہ مذاہب باطلہ والونمین سے سچ کہنے والونکی گواہی کو مقبول رکھتا ہون مگر فرقہ خطابیہ اور قدریہ جنکا یہ زعم ہے کہ خداوند تعالی کسی چیز کو نہین جانتا۔ جبتک کہ وہ چیز ظہور مین آوے۔

اور امام غزالی رحہ نے کتاب المنقذ من الضلال مین ابو نصر فارابی اور ابن سینا کو کافر کہا ہو اسوجہ سے کہ ان دو نے خداوند تعالی کے عالم جزئیات ہونے سے انکار کیا ہے۔

اور شیخ ابراہیم کردی رحہ نے اس بیانمین کہ خداوند تعالی کو جملہ امور جزئیات کا تفصیلی علم ہو دو کتابین تصنیف کی ہین جنکے نام یہ ہین التوصیل لسے ان علم اللہ تعالی بالاشیا ازلا علی التفصیل۔ اور المسلک القویم فی مطابقۃ تعلق الخبرۃ بالحادث بتعلق العلم القدیم

صفات متشابہات

فرمایا خداوند تعالی نے (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہو جسنے تمپر (یہ) کتاب و تاری جسمین سے بعض آیتین پکی (یعنے صاف و صریح) ہین کہ وہی اصل کتاب ہین اور بعض دوسری مبہم (کہ اونکے معنونمین کئی پہلو نکل سکتے ہین) تو جنلوگونکے دلونمین کجی ہو وہ قرآن کی انہین مبہم آیتون کے پیچھے پڑے رہتے ہین تاکہ فساد پیدا کرین اور تاکہ اونکی اصلی مطلب کی ٹوہ لگاوین حالانکہ نہین جانتا اونکے اصلی مطلب کو مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین بڑی پایگاہ رکھتے ہین وہ یون کہتے ہین کہ اسپر ہمارا ایمان ہو (یہ) سب (کچھ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہو۔

اور روایت کیا ہو ابن جریر و ابن المنذر نے اپنی تفسیرونمین اور ابن الانباری نے کتاب الوقف مین بسند جید مجاہد سے کہ ابن عباس رضہ نے آیت (وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم) کی تفسیر مین کہا کہ مین اون لوگونمین سے ہون جو متشابہات کی تاویل جانتے ہین۔ اور ابن عباس رضہ ہی سے بشہرت مروی ہو کہ آپکی لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بڑی سمجھ والا کر اسکو دین مین اور سکھا اسکو تاویل۔

اللهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب ولعبد بن حميد فى التفسير وابن الانبارى فى كتاب الاضداد عن مجاهد وابن جرير عن الربيع فى قوله تعالى (والراسخون فى العلم) قال يعلمون تأويله ويقولون آمنا به وقال نجم الدين عمر النسفى فى تفسيره اكثر اهل العلم على ان الراسخين فى العلم يعلمون المتشابه قالوا ولو لم يكن للراسخين فى العلم حظ فى علم المتشابه الا ان يقولوا آمنا به كل من عند ربنا لم يكن لهم فضل على الجهال لانهم جميعا يقولون ذلك وان الله تعالى لم يسوّ بين خلقه فى العلم بالمتشابه وقال النووى انه الاصح لانه يبعد ان يخاطب الله تعالى عباده بما لا سبيل لاحد من الخلق الى معرفته وقال ابن الحاجب انه الظاهر واختاره القتيبى وهو قول الشافعى قال فى مختصر البويطى لا يحل تفسير المتشابه الا بسنة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم او خبر عن احد من اصحابه او اجماع العلماء فلولا ان علم تأويل المتشابه مما اليه سبيل لما قال ذلك هذا وقد قال ابن عباس كما عزى له الخطابى وابن الاثير علمى بالقرآن فى علم على كالقرارة فى المثعنجر اى الغدير الصغير فى وسط البحر ولابى نعيم فى حلية الاولياء عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل على سبعة احرف ما منها حرف الا و لها ظهر وبطن و ان على بن ابى طالب عنده منه الظاهر والباطن وقد صح حديث على مع القرآن والقرآن مع على وحديث انا مدينة العلم وعلى بابها اذا علمت هذا فاعلم ان للحسن بن على الحلوانى فى السنن فمحمد بن عثمان بن ابى شيبة فى كتاب العرش والقاضى ابى احمد الغسال الاصفهانى

ایک روایت مین یون ہی کہ یا اللہ سکہا اسکو حکمت اور تاویل قرآنکی۔

اور روایت کیا ہی عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور ابن الانباری نے کتاب الاضداد مین مجاہد سے اور ابن جریر نے ربیع سے کہ اون دونون نے (والراسخون فی العلم) کے بیان مین کہا کہ راسخین فی العلم اوسکی تاویل جانتے ہین اور آمنا بہ کہتے ہین۔

اور شیخ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ راسخین فی العلم متشابہ کی تاویل جانتے ہین اور اونکی دلیل یہ ہی کہ اگر انکو بھی متشابہات کے جاننے سے کچہ بہرہ نہو سوا اسکے کہ آمنا بہ کل من عند ربنا کہین تو اونہین جہال پر کوئی فضیلت نہ ہوگی کیونکہ وہ بھی یہی کہتے ہین اور اسمین شک نہین کہ خداوند تعالی نے متشابہ کے جاننے مین تمام مخلوق کو یکسان نہین رکہا ہی۔

امام نووی نے کہا ہی کہ یہ بہت درست ہی کیونکہ یہ بعید ہی کہ خداوند تعالی اپنے بندون سے ایسا خطاب کرے جسکے سمجہنے کی کسی فرد بشر کو قدرت نہو اور کہا ابن حاجب نے کہ یہی ظاہر ہی اور قتیبی نے اسکو اختیار کیا ہے۔ اور امام شافعی بہی اسیکے قائل ہین چنانچہ مختصر بویطی مین کہا ہے کہ "متشابہات کی تفسیر بجز حدیث نبوی یا اثر صحابی یا اجماع علما کے جائز نہین"۔ اگر اونکے نزدیک تاویل متشابہات کی کوئی سبیل نہوتی تو وہ ایسا نہ کہتے۔ اور یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ ابن عباس رض نے کہا ہے کہ قرآن مجید کا علم جو مجہے حاصل ہی وہ بمقابلہ علی مرتضے کے علم کے ایسی نسبت رکہتا ہی جیسے ایک چہوٹا حوض بڑی دریا کے مقابلہ مین اسکو خطابی اور ابن اثیر نے ذکر کیا ہے۔

اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین روایت کیا ہی کہ کہا ابن مسعود رض نے "قرآن مجید سات حرفون پر نازل ہوا ہے اور ہر ایک حرف کا ایک ظاہر ہی اور ایک باطن۔ اور علی بن ابیطالب کے پاس اوسکا ظاہر و باطن دونون ہین۔ اور یہ حدیث بسند صحیح مروی ہی کہ علی مع القرآن والقرآن مع علی۔ یعنے علی قرآن کے ساتہ ہے اور قرآن علی کے ساتہ۔ وغیرہ یہ حدیث کہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون اور علی اوسکا دروازہ۔

جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہئے کہ روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی نے کتاب السنن مین اور اونکی جہت سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کتاب العرش مین اور قاضی ابو احمد غسال اصفہانی نے کتاب المعرفہ مین۔

فی المعرفة تالیفه فی الصفات وابی الشیخ وابن مردویه عن عمیر بن عبد الملک قال خطبنا علی
قال حدثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن ربه عز وجل قال وعزتی وجلالی
وارتفاعی فوق عرشی ما من اهل قریة ولا اهل بیت ولا رجل ببادیة کانوا علی ما کرهت
من معصیتی فتحولوا عنها الی ما احببت من طاعتی الا تحولت لهم عما یکرهون من عذابی
الی ما یحبون من رحمتی وما من اهل بیت ولا قریة ولا رجل ببادیة کانوا علی ما احببت
من طاعتی ثم تحولوا عنها الی ما کرهت من معصیتی الا تحولت لهم عما یحبون من رحمتی
الی ما یکرهون من غضبی وعن محمد بن زنبور ابی صالح المکی انا الحارث بن عمیر انا جعفر بن محمد
عن ابیه عن جده عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان فاتحة
الکتاب وآیة الکرسی وآیتین من آل عمران (شهد الله انه لا اله الا هو والملٰئکة) الی قوله
(ان الدین عند الله الاسلام) وقوله (قل اللهم مالک الملک) الی قوله (بغیر حساب) مشفعات
معلقات بالعرش ما بینهن وبین الله حجاب الحدیث اخرجه جماعة من المحدثین وبسطنا
الکلام علیه فی احیاء المیت بفضائل اهل البیت وله شاهد عند الدیلمی فی مسند الفردوس
عن ابی ایوب الانصاری رفعه تعلقن بالعرش وقلن اتنزلنا علی قوم یعملون بمعاصیک
فقال وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی الحدیث وللطبرانی فی الاوسط وابی الشیخ
فالدیلمی والبیهقی فی شعب الایمان والهروی فی ذم الکلام وعبید الله بن محمد بن

اور ابوالشیخ وابن مردویہ نے اپنی تفسیر وغیرہ میں عمیر بن عبدالملک سے کہا کہ خطبہ پڑھا ہمارے یہان علیؓ نے کہا کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ قسم ہے میری عزت وجلال اور عرش پر میری جلوہ فرمائی کی کہ نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے یا کسی گھر والے یا کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ ایسی حالتین جو مجکو ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی پہر پلٹ جاوین اوس سے ایسی حالت کی طرف جو مجھے پسند ہے یعنے فرمانبرداری مگرمین بھی پہر جاؤنگا اونکے لئے اوس حالت سے جو اونہین ناپسند ہے یعنے میرے عذاب سے ایسی حالت کی طرف جو اونہین محبوب ہے یعنے میری رحمت۔ اور نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے اور کسی گھر کے لوگ اور کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ اوس حالت پر جو مجھے پسند ہے یعنے میری طاعت پہر پلٹ جاوین ایسی حالت کی طرف جو مجھے ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی مگرمین بھی پہر جاؤنگا اونکے لئے اوس حالت سے جو اونکو مرغوب تھی یعنے میری رحمت۔ ایسی حالت کی کیطرف جو اونہین ناگوار ہوگی یعنے میرا غضب۔

اور محمد بن زنبور ابو صالح مکی سے روایت ہے کہا کہ بیان کیا ہمسے حارث بن عمیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام جعفر صادقؓ نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی یہ دونون آیتین شہد اللہ انہ لاالٰہ الا ہو والملٰئکۃ تا آخر ان الدین عند اللہ الاسلام اور قل اللّٰھم مالک الملک۔ بغیر حساب تک مقبول الشفاعۃ ہین عرش سے معلق ہین انکے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہین ہے۔ الی آخرالحدیث۔

اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور ہمنے اپنی کتاب احیاء المیت بفضائل اہل البیت مین اسکی بڑی بحث لکھی ہے۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اس حدیث کو ابوایوب انصاری سے روایت کیا ہے اور اوسمین یون ہے کہ ان آیتون نے عرض کی کہ کیا تو اُتارتا ہے ہمکو ایسی قوم پر جو تیری نافرمانیان کرینگے تو ارشاد ہوا کہ قسم ہے میرے عزت وجلال وبلند مکانی کی۔ الحدیث۔

اور روایت کیا ہے طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابوالشیخ نے اور اُنکی جہت سے دیلمی نے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور ہروی نے کتاب ذم الکلام مین اور عبید اللہ بن محمد بن حفص عیشی نے اپنی کتاب الحدیث مین۔

حفص العبشمی فی حدیثه وعبد القادر الرهاوی فی اربعینه عن الحارث عن علی قال کل
دعاء محجوب عن السماء حتی یصلی علی محمد وعلی ال محمد قال ابن الجزری فی اخر النشر واسناده
جید وفی تلخیص مسند الفردوس لابن حجر حدیث الدعاء محجوب عن الله عزوجل حتی
یصلی علی محمد واهل بیته ابو الشیخ عن علی ای رفعا وسنده ضعیف وهو عند الترمذی
ولعله الحکیم فلیراجع قال میرك ورواه الحسن بن عرفة عن علی مرفوعا وسنده ضعیف
والصحیح وقفه لکن قال المحققون من علماء الحدیث ان مثل هذا لا یقال من قبل الرای
فهو مرفوع حکما انتهی وعن الحارث عن علی رفعا ما من دعاء الا بینه وبین السماء حجاب حتی یصلی
علی محمد وعلی ال محمد فاذا فعل ذلك انخرق ذلك الحجاب ودخل الدعاء (الحدیث)
رواه البیهقی وابو القاسم التیمی والدیلمی وابن ابی شریح فابو الحسن ابن عساکر
وابن بشکوال وغیرهم ورواه الطبرانی والبیهقی عن الحارث وعاصم بن ضمرة کلاهما
عن علی موقوفا واشار الیه ابو الیمن وللابن ابی شیبة عن حذیفة بن اسید قال
رأیت علی بن ابی طالب اذا زالت الشمس صلی اربعا طوالا فسألته فقال رأیت رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم یصلیها فسألته فقال لی ان ابواب السماء تفتح اذا زالت
الشمس فلا ترتج حتی یصلی الظهر فاحب ان یرفع لی الی الله عمل وللدارقطنی فی حدیث
ای لاتزال مفتحة ۱۲
العقیلی
ابن متروك والخطیب فی الجامع لاداب القاری والسامع وابی غنائم النرسی فی انس

اور عبد القادر رہاوی نے اپنی اربعین مین - حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہر دعا روکدیجاتی ہے آسمان پر جانے سے یہانتک کہ درود بھیجا جاے آنحضرت پر اور آپکی آل پر - ابن الجزری نے کتاب النشر کے آخر مین اسکے اسناد کو جید کہا ہی -

اور ابن حجر کی تلخیص مسند الفردوس مین مرقوم ہی کہ (الدعاء[۵۱] محجوب عن اللہ عزوجل حتی یصلے علی محمد واہل بیتہ) کی حدیث کو ابو الشیخ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہی - یعنے مرفوعًا[۵۲] - اسکی سند ضعیف ہی اور اسکو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے شاید یہ حکیم ترمذی ہون --- اسکو دیکھ لیا جاوے -

میرک نے کہا ہی کہ اسکو حسن بن عرفہ نے روایت کیا ہی حضرت علیؓ سے مرفوعًا - اور سند اسکی ضعیف ہی اور صحیح یہ ہے کہ علیؓ کا ہی قول ہی[۵۳] لیکن محققین علما رحدیث کہتے ہین کہ ایسی بات اپنی رای سے کوئی نہین کہہ سکتا تو لابد آپنے آنحضرت ہی سے سنا ہوگا - انتہی -

اور روایت کیا ہی حارث نے علیؓ سے مرفوعًا کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہتا ہی جبتک کہ آنحضرت اور آپکی آل پر درود نہ پڑہا جاوی ہی جبکہ درود پڑہا جاوے تو وہ حجاب دور ہوجاتا ہی اور دعا آسمان مین داخل ہوتی ہی - الحدیث - روایت کیا ہی اسکو بیہقی - وابو القاسم تیمی - ودیلمی نے - اور ابن ابی شریح نے پہر انکی جہت سی ابو الیمن ابن عساکر نے اور ابن بشکوال وغیرہم نے وبیز روایت کیا ہی اسکو طبرانی وبیہقی نے حارث وعاصم بن ضمرہ سے وہ ہر دو حضرت علیؓ سے موقوفًا - اور ابو الیمن نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہی

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے حذیفہ بن اسید سی کہا انہون نے کہ دیکھا مینے علیؓ کو کہ جب آفتاب ڈہلتا آپ چار رکعتین طویل پڑہتے - سو مین نے اسکی اصل پوچھی کہا کہ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نماز پڑہتے دیکھا اور اسکی وجہ پوچھی تو آپنے فرمایا کہ آسمان کے دروازی زوال آفتاب کے ساتھ کھل جاتے ہین اور کھلے ہی رہتے ہین یہانتک کہ ظہر پڑہی جاوے تو مجھے خوش آتا ہی کہ ایسے وقت مین میرا کوئی عمل اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف بلند کیا جاے -

اور روایت کیا ہی دارقطنی نے اپنے رسالہ حدیث ابن مترو ک مین - اور خطیب نے کتاب الجامع لآداب القاری والسامع مین اور ابو غنائم ترسی نے کتاب انس العاقل مین -

---

۵۱ دعا روک دیجاتی ہے خدا (کے پاس مقبول ہونے) سے یہانتک کہ درود بھیجا جائے حضرتؐ اور آپکے اہل بیت پر ۱۲

۵۲ یعنے دراصل آنحضرتؐ کا فرمان ہے ۱۲

۵۳ یعنے علی رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے ۱۲

وابن عساکر عن علی قال یا حملة القران اعملوا به الی ان قال وسیکون اقوام
یحملون العلم لایجاوز تراقیهم تخالف سریرتهم علانیتهم الی قوله اولئک لایصعد
اعمالهم فی مجالسهم تلک الی الله ولاسحٰق وابن ابی عاصم وابن جریر والمحاملی فی
الامالی بسند صحیح عن علی فی خم وقد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعدہ
کتاب الله سببه بیده وسببه بایدیکم (الحدیث) ورواہ ابن سعد واحمد والطبرانی
فی معجمه الکبیر عن ابی سعید الخدری وابن ابی شیبة واحمد عن زید بن ثابت کتاب
الله عزوجل حبل ممدود ما بین السماء والارض وفی لفظ للطبرانی فی الکبیر عن زید
کتاب الله عزوجل سبب طرفه بید الله وطرفه بایدیکم ولابن اسحٰق فیعقوب بن ابراهیم
الدورقی فالدارمی واحمد وابی یعلی فی مسانیدهم وابن جریر فی تهذیب الاثار والخطیب
فی تاریخه عن عبیدالله بن ابی رافع عن ابیه عن علی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم
انه قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة ولاخرت العشاء الاخرة
الی ثلث اللیل فانه اذا مضی ثلث اللیل الاول هبط الله تعالی الی السماء الدنیا فلو یزل
هنالک حتی یطلع الفجر فیقول قائل الاسائل یعطی الاداع یجاب الاسقیم یستشفی فیشفی
الامذنب یستغفر فیغفر له ولیس عند ابی یعلی جملة الاسائل یعطی تابعه ابو هریرة
عند ابن اسحٰق فیعقوب الدورقی فالدارمی وعبدالرزاق واحمد وابن نصر وابی یعلی

اور ابن عساکر نے ۔کہ علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ "اے اہل قرآن قرآن پر عمل کرو" یہانتک کہ فرمایا کہ "عنقریب ظاہر ہونگے ایسے لوگ جو علم رکھتے ہونگے لیکن وہ علم اونکے حنجر گردن سے آگے بڑھا ہوا نہوگا۔ اونکا باطن برخلاف ظاہر ہوگا۔ آخر مین فرمایا کہ" اونکے اعمال جو اونکی مجلسون مین صادر ہوتے ہون اللہ کی طرف بلند نہونگے "۔

اور روایت کیا ہو اسحقؒ وابن ابی عاصم و ابن جریر نے اپنی کتب مین اور محاملی نے کتاب الامالی مین ۔ بسند صحیح علیؓ سے کہ غدیر خم کی حدیث مین آنحضرتؐ نے فرمایا "کہ مینے تم مین ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو تھامے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے ۔ وہ کتاب اللہ ہی جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ ہی اور ایک سرا تمہارے ہاتھ ۔ الے آخر الحدیث ۔

اسی حدیث کو ابن سعد و احمد نے اور طبرانی نے معجم کبیر مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ۔ اور ابن ابی شیبہ و احمد نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ۔ روایت کیا ہی ۔ جسکے الفاظ یہ ہین کہ اللہ عز وجل کی کتاب وہ ایک رسی ہی جو آسمان و زمین مین تنی ہوئی ہے اور طبرانی کی دوسری روایت معجم کبیر مین زید بن ثابتؓ سے یون ہے کہ اللہ عز وجل کی کتاب وہ ایک رسی ہے جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھہ مین ہی اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھون مین ہے ۔

اور روایت کیا ہے ابن اسحق نے پھر اونکی جہت سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے پھر دارمی نے اور احمد و ابو یعلےٰ نے اپنی مسندون مین ۔ اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین ۔ اور خطیب نے اپنی تاریخ مین عبداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے باپ سے وہ علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اگر اپنی امت کو مشقت مین ڈالنا مجھو ناگوار نہوتا تو مین اونہین ہر نماز کے وقت مسواک اور ثلث شب تک نماز عشا کی تاخیر کے لیئے حکم کرتا ۔ کیونکہ جب رات کا ایک ثلث گذر جاتا ہے تو باریتعالی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور طلوع فجر تک وہان جلوہ گر رہتا ہے پھر منادی پکارتا ہی کہ "کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ (اوسکا مطلب) اوسکو دیا جاوے کیا ہی کوئی دعا کرنے والا کہ (اوسکی دعا) قبول کیجاوے کیا ہی کوئی بیمار جو شفا چاہتا ہو کہ (اوسکو) شفا دیجاوے کیا ہی کوئی گنہگار جو بخشش چاہتا ہو کہ اوسکی مغفرت کیجاوے "

اور ابو یعلی کی روایت مین جملہ الاسائل یعطی مذکور نہین ہے ۔

اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہی ۔ چنانچہ ابن اسحق نے اور اونکی جہت سے یعقوب دورقی و دارمی نے اور عبدالرزاق و احمد و ابن نصر و ابو یعلی ۔

وابن جرير ومسلم عنه ذكر النزول فقط وللصابونی فی الانتصار عن عبيد الله بن ابی رافع
عن علی رفعا ینزل ربنا تبارك وتعالى فی كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل
الأخر فيقول من يدعونی فاستجيب له ومن يسألنی فاعطيه ومن يستغفرنی فاغفرله
تابعه ابوهريرة ايضا عند مالك فی رواية يحيى فمسلم ورواية القعنبی فابی داؤد وعند
بقية ائمة الحديث الستة والدارمی وابی يعلى والصابونی بطرق كثيرة عنه وجبير بن
مطعم وعبادة بن الصامت وجابر وعبد الله وابوالدرداء والحبر وعائشة وام سلمة
اخرجها الصابونی زاد النسأی وابن ماجة عن ابی هريرة حتى يطلع الفجر وفی النزول
كل ليلة احاديث ذكرها يطول قال القاضی عياض فی حديث ابی هريرة الصحيح رواية
حين يبقى ثلث الليل الأخر كذا قال شيوخ الحديث وهو الذی تظاهرت عليه الاخبار
بلفظه ومعناه قال النووی ويحتمل ان يكون النبی صلى الله عليه وآله وسلم اعلم
باحد الامرين فی وقت فاخبر به ثم اعلم بالأخر فی وقت أخر فاعلم به وسمع ابوهريرة
الخبرين فنقلهما جميعا ولعبد الرزاق فی مصنفه والحسن بن علی الخلال الحلوانی وابن
ماجة القزوينی والبيهقی فی شعب الايمان والمزی فی تهذيب الكمال عن ابی بكر ابن
ابی سبرة عن ابراهيم بن محمد هو ابن علی بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب عن معاوية
ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب عن ابيه عن عمه علی بن ابی طالب قال قال رسول الله

وابن جریر نے ذکر کیا ہی۔ اور مسلم نے بھی لیکن صرف ذکر نزول باری عز وعلا۔
اور روایت کیا ہی صابونی نے کتاب الانتصار مین عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علیؓ سے مرفوعاً کہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہی جبکہ ایک ثلث شب باقی رہے اور فرماتا ہی کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ مین اوسکی دعا کو قبول کرون اور کون ہی جو مجھسے (اپنی حاجت) چاہے کہ مین اوسکو دون اور کون ہے جو مجھسے مغفرت طلب کرے کہ مین اوسکو بخشدون۔
اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہی۔ چنانچہ امام مالک نے ذکر کیا ہی یحییٰ کی روایت مین جسکو مسلم نے لکھا ہی اور قعنبی کی روایت مین جسکو ابو داؤد نے لکھا ہی اور بقیہ ائمہ ستہ و دارمی وابو یعلی و صابونی نے ذکر کیا ہی بطرق کثیرہ ابو ہریرہؓ سے ونیز روایت کیا ہی اسکو جبیرؓ بن مطعم۔ اور عبادہؓ بن الصامت اور جابرؓ اور عبد اللہؓ بن مسعود اور ابو الدرداء اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم نے چنانچہ صابونی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اور نسای وابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے (حتی یطلع الفجر) زیادہ کیا ہی یعنے یہانتک کہ فجر طلوع ہو۔
الغرض ہر شب کے نزول کے متعلق متعدد احادیث وارد ہین جنکا ذکر طویل ہوگا۔
قاضی عیاض نے ابو ہریرہؓ کی حدیث مین کہاہے کہ آخر ثلث مین نزول فرمانیکی روایت صحیح ہی شیوخ حدیث اسی کے قائل ہین اور حدیثون کے لفظ ومعنی بھی اسیکے مؤید ہین۔
امام نووی نے کہا ہی کہ ممکن ہی کہ آنحضرتؐ کو ایک وقت ایک امر کی اطلاع دیگئی سو آپنے اوسکی خبر دی پھر دوسرے وقت دوسرے امر کی اطلاع دیگئی سو آپنے اوسکی بھی خبر دیدی اور ابو ہریرہؓ نے دونون خبرین سنین اور دونونکو نقل کردیا۔
اور روایت کیا ہی عبد الرزاق نے اپنے مصنف مین۔ اور حسن بن علیؓ خلال حلوانی وابن ماجہ نے اپنی کتابون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور مزی نے تہذیب الکمال مین ابو بکر ابن ابی سبرہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے چچا علیؓ بن ابیطالب سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

ص ۱ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ۱۲

صلى الله عليه وآله وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله عزوجل ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا مستغفر فاغفر له الا تائب فاتوب عليه الا مبتلى فاعافيه الا مسترزق فارزقه الا سائل فاعطيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر وضعف بابى بكر ابن عبد الله ابن محمد بن ابى سبرة المدنى ورمى بالوضع والظاهر انه لمثل هذا الحديث ولا يخفى ان له شواهد كثيرة عن ابى بكر وعائشة ومعاذ وابى ثعلبة وابن عمرو وابى موسى وعثمان بن ابى العاص وراشد بن سعد وابى هريرة وقد جرح جمع من الثقات باحاديث الصفات وابو بكر قاضى مكة ومفتى المدينة ثم قاضى العراق قبل ابى يوسف فقيه كثير الحديث من ابناء الصحابة الاجلاء وسأل المنصور مالكا من بقى بالمدينة من المشيخة[له] فقال ابن ابى ذئب وابن ابى سلمة وابن ابى سبرة وكان عبد الملك بن جريج يروى عنه وقال مصعب الزبيرى كان من علماء قريش وقال ابن سعد كان كثير العلم والسماع والرواية وقال الآجرى عن ابى داود فيه مفتى المدينة ولابى القاسم الاصبهانى فى كتاب الترغيب والترهيب عن على رفعه ينزل الله تعالى ليلة النصف من شعبان فيغفر لكل مسلم الا لمشرك او مشاحن[له] او قاطع رحم او امرأة تبغى بفرجها فليراجع سنده وفى حديث الامام جعفر الصادق عن ابيه الامام محمد الباقر عن الصحابى الجليل جابر عند خلائق فى حجة الوداع وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده

الاسماء

[له] المشيخة والمشيخة جمع شيخ ١٢

[له] فى النهاية رمز فيه يغفر الله لكل عبد ما خلا المشرك او مشاحنا المشاحن المعادى وقال الاوزاعى اراد بالمشاحن هنا صاحب البدعة المفارق لجماعة الامة وفى القاموس والمشاحن المذكور فى حديث البدعة المفارق للجماعة

کہ جب شعبان کی پندرہوین شب آدھی تو اوس شب مین نمازین پڑہو اور دن مین روزہ رکھو اسلئے کہ اوس شب کو غروب آفتاب کے ساتھہ ہی اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ کیا ہی کوئی مغفرت طلب کرنیوالا کہ اوسکو بخشون کیا ہی کوئی توبہ کرنیوالا کہ اوسکی توبہ قبول کرون کیا ہی کوئی بیمار کہ اوسکو عافیت دون کیا ہی کوئی رزق چاہنے والا کہ اوسکو رزق دون کیا ہی کوئی حاجت خواہ کہ اوسکی حاجت برلاؤن کیا ہی کوئی ایسا کیا ہی کوئی ایسا۔ طلوع فجر تک (یہی حالت رہتی ہی)

اور یہ روایت ابوبکر ابن عبداللہ کے باعث سے ضعیف سمجھی جاتی ہی اونپر موضوع حدیثین بنانے کا گمان کیا گیا ہی۔

اور ظاہر یہ ہی کہ یہ گمان ایسی ہی حدیث کی وجہ سے ہوگا۔ اور مخفی نہ رہے کہ اس حدیث کے شواہد بہت ہین۔ چنانچہ ابوبکرؓ عائشہؓ معاذؓ ابوثعلبہؓ ابن عمرؓو ابوموسیٰؓ عثمان بن ابی العاصؓ راشد بن سعد ابوہریرہؓ بھی اسکے راوی ہین۔

اور یہہ کچھ انہین پر موقوف نہین ہی بلکہ ثقات کی ایک جماعت کی جماعت احادیث صفات کو روایت کرنیکی وجہ سے غیر معتبر ٹھہرائی گئے ہین۔

فی الوقت بغرض مزید اطمینان اونکی تعدیل بیان کیجاتی ہے) ابوبکرؓ اولاً قاضی مکہ اور مفتی مدینہ تھے پھر قاضی عراق ہوے قبل ابو یوسف رح کے یہ فقیہ اور کثیر الحدیث ہین صحابہ جلیل القدر کی اولاد سے ہین۔

(نقل ہی کہ منصور نے امام مالک سے پوچھا کہ اب مدینہ کے مشائخ مین سے کون کون باقی ہین تو اونہون نے کہا کہ ابن ابی ذئب اور ابن ابی سلمہ اور ابن ابی سبرہ یعنے ابوبکر۔ اون سے عبدالملک بن جریح روایت لیتے تھے اور مصعب بیری نے کہ وہ قریش کے علما سے تھے۔ اور کہا ابن سعد نے کہ وہ کثیر العلم اور کثیر السماع والروایۃ تھے۔ اور کہا آجری نے کہ کہا ابوداؤد نے کہ ابوبکر مفتی مدینہ تھے۔

اور روایت کیا ہی ابوالقاسم اصفہانی نے کتاب الترغیب والترہیب مین علیؓ سے مرفوعاً کہ (اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے شعبان کی پندرہوین شب مین۔ پس مغفرت فرماتا ہی ہر مسلمان کو سوائے مشرک اور قاطع رحم اور بدکار عورت کے) اسکی سند دیکھ لیجاوے۔

اور روایت کیا ہی بہت سے محدثین نے امام جعفر صادقؓ سے وہ اپنے باپ امام محمد باقرؒ سے وہ روایت کرتے ہین صحابی جلیل القدر جابر رضی اللہ عنہ سے قصہ حجۃ الوداع مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین ایسی چیز کہ جبتک تم اوسکو تھامے رہوگے کبھی گمراہ نہوگے۔

ان اعتصمتم به کتاب الله وانتم تُسألون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد ان قد بلغت وادّیت ونصحت فقال باصبعه السبابة یرفعها الی السماء وینکتها الی الناس اللّٰھُمَّ اشهد ثلث مرات وهو من اشهر حدیث صحیح اکبّ الحفاظ الایقاظ علی روایته فی کتب الصحیح خلا البخاری لکونه لم یقع له علی شرط کتابه الصحیح ولابن ابی شیبة فابن ماجة بسند صحیح علی شرط الائمة الستة عن ابی هریرة رفعهُ المیت تحضره الملائکة فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتها النفس الطیبة کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدة وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال لها ذٰلک حتے تخرج ثم یعرج بها الی السماء فتفتح لها فیقال من هذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبة کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال لها ذلک حتے ینتهی بها الی السماء التی فیها الله تبارک وتعالی (الحدیث) وللد ولابی فی الکنٰی بسند کل لرواۃ فیه ثقات عن الحسن قال انی لفی حلقة علی اذجاءت الصیحة من دار عثمان فرأیته رافعا یدیه الی السماء وهو یقول اللّٰھُمَّ انی ابرأ الیک من دم عثمان ولابن ابی شیبة فی مصنفه بشرط الائمة الستة عن ابن عمر فی قصة وفاته صلے الله علیه وآله وسلم فی غیبة ابی بکر ثم مجیئه ومروره بعمر وهو یقول ما مات رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم

وہ قرآن مجید ہی اور تم سے میری نسبت سوال ہوگا تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ بیشک آپنے اللہ تعالی کے پیغام پہونچاۓ اور حقوق ادا کئے اور خیر خواہی کی پس آپنے آسمان کی طرف انگشتِ شہادت بلند فرماکر اور لوگونکی جانب بتلاکر فرمایا کہ خداوندا تو گواہ رہ - اسطرح تین مرتبہ فرمایا -

اور یہ بہت مشہور و صحیح حدیث ہی کہ جہک پڑی ہین بیدار مغز حفاظ حدیث کے اسکے روایت کرنے پر سب صحاح کی کتابوںمین سواے بخاری شریف کے کیونکہ یہ حدیث اوسکے شرط صحت کے موافق نہین ہی -

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اور ابن ماجہ نے بسند صحیح برشرط ائمہ ستہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب موت کے فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر مرد صالح ہو تو کہتے ہین کہ باہر آ ای نفس پاک جو پاک جسد مین رہا باہر آ اور تجہے بشارت ہو راحت و خوشبوئی اور خداے رحیم (کی رضامندی) سے اسی طرح کہتے رہتے ہین یہانتک کہ انتقال ہوجائے پہر اوس نفس کو آسمان پر لئے جاتے ہین اور اوسکے دروازے کہلواتے ہین وہانکے فرشتے سوال کرتے ہین کہ یہ کون ہے پس جواب دیا جاتا ہے کہ فلان ہی تو وہ کہتے ہین کہ مرحبا اے نفس پاک جو پاک جسد مین رہا اندر آ اور تجہے بشارت ہو راحت و خوشبوئی اور خداے کریم (کی رضامندی) سے (ہر آسمان مین) اسیطرح کہا جاتا ہے یہانتک کہ اس نفس کو اوس آسمان مین پہونچایا جاتا ہے جسمین جناب باری عزوعلا جلوہ فرما ہی" الحدیث -

اور روایت کیا ہی دولابی نے کتاب الکنےٰ مین بسند معتمد جسکے کل راوی معتبر ہین حسن بصریؒ سے کہا آپنے کہ مین علیؓ کے حلقہ مین تہا کہ ناگاہ عثمانؓ کے مکان سے ایک چیخ بلند ہوئی پس مین نے دیکہا علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کو کہ اوسوقت آسمان کیطرف ہاتہہ بلند کرکے فرمارہے تھے کہ خداوندا مین بری ہوتا ہون تیری طرف عثمانؓ کے خون سے -

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین موافق شرائط ائمہ ستہ - ابن عمرؓ سے - قصہ وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خاصکر اس بیانمین کہ اوسوقت ابو بکرؓ حاضر نہ تھے پہر آئے اور عمرؓ پر گزرے دران حال کہ عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی -

ثم اتى المنبر فصعده فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان كان محمد صلى الله
عليه وآله وسلم الهكم الذى تعبدون فان محمدا قد مات وان كان الهكم الله الذى
فى السماء فان الهكم لم يمت (الحديث) ولعثمان الدارمى
فى الرد على بشر المريسى وابن ابى حاتم والبيهقى فى الاسماء والصفات عن عمر
انه مر بعجوز فاستوقفته فوقف يحدثها فقال له رجل يا امير المؤمنين حبست الناس
على هذه العجوزة فقال ويلك اتدرى من هذه هذه امرأة سمع الله شكونها من فوق
سبع سموات هذه خولة التى انزل الله فيها قد سمع الله قول التى تجادلك فى زوجها
وتشتكى الى الله وللذهبى فى جزئه فى مقتل عمر عن عبد الرحمن بن عوف انه لما اخذ
البيعة لعثمان وبايعه الناس رفع رأسه الى سقف المسجد وقال اللهم اشهد
ولعبد الله بن احمد وابن المنذر والطبرانى واللالكائى والبيهقى وابن عبد البر
وابى عمر والطلمنكى وابى احمد الغسال وغيرهم عن ابن مسعود رض قال ما بين السماء
القصوى والكرسى خمسمائة عام وما بين الكرسى والماء كذلك والعرش فوق
الماء والله فوق العرش واخرجه البخارى فى الرد على الجهمية بلفظ قال ابن مسعود
فى قوله تعالى ثم استوى على العرش قال العرش على الماء والله فوق العرش والاثران
صحيحان وهما مرفوعان حكما والاخبار والاثار فى الباب عن اهل بيت النبوة

پہر ابوبکر منبر پر جا بیٹہے اور حق تعالی کی حمد و ثنا کی پہر کہا ای لوگو اگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہارے معبود تہے جسکی تم عبادت کرتے تہے تو آپنے وفات پائی اور اگر تمہارا معبود اللہ ہے جو آسمان پر ہی تو تمہارا معبود فوت نہین ہوا۔ الحدیث

اور روایت کیا ہی عثمان دارمی نے کتاب الرد علے بشر المریسی مین اور ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین عمرؓ سے کہ آپ ایک بوڑہی عورت کیطرف جا نکلے سو اوسنے آپکو ٹہرا لیا پس آپ اوس سے باتین کرنے لگے اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ ای امیر المومنین آپنے اس بوڑہی عورت کیوجہ سے ان لوگون کو روکا ہی فرمایا کہ تجہپر افسوس ہی۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہے یہ وہ عورت ہی کہ اللہ نے ساتون آسمانون کے اوپر سے اوسکی فریاد سنی ہی یہ خولہ ہین جنکی شان مین خداوند تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہی[ل] قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الے اللہ۔

اور روایت کیا ہی ذہبی نے جزء شہادت عمر مین عبدالرحمن بن عوف سے کہ جب عثمانؓ کی بیعت مقرر ہوئی اور لوگون نے بیعت کی تو آپ نے سقف مسجد کی جانب سر اوٹہا کر کہا کہ "الہی تو گواہ رہ"۔

اور روایت کیا ہی عبداللہ بن احمد و ابن المنذر و طبرانی ولالکائی و بیہقی و ابن عبدالبر و ابوعمر و طلمنکی و ابواحمد عسال نے ابن مسعودؓ سے بغیرہم کہا کہ درمیان ساتوین آسمان اور کرسی کے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور درمیان کرسی اور پانی کے بہی اتنا ہی فاصلہ ہی اور عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہے۔

اور اسکو امام بخاری نے کتاب الرد علے الجہمیہ مین بدین لفظ روایت کیا ہی کہ ابن مسعودؓ نے ثم استوی علی العرش کی تفسیر مین کہا کہ عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہی۔

الغرض یہ دونون روایتین صحیح اور بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہین۔ اور اس باب مین اہل بیت و صحابہ سے

[ل] (اے پیغمبر) اللہ نے اوس عورت (ثعلبہ کی بیٹی خولہ) کی بات سُن لی جو اپنے شوہر (صامت کے بیٹے اوس) کے بارے مین تم سے جہگڑتی اور خدا سے فریاد کرتی تہی ۱۲

والاصحاب لاتعد ولاتحصے والكتب الالهية السابقة فمملوة من اثبات الجهة الفائقة وكذا كلام الانبياء المتقدمين وادعيتهم ولابن ابی شیبة فالدارمی عن عباس لعمی قال بلغنی ان داؤد النبے صلے الله عليه وسلم كان يقول فی دعائه سبحانك اللهم انت ربی تعاليت فوق عرشك ولابن ابی شيبة عن ابی عبدالله الجدلی قال ما رفع داؤد رأسه الی السماء حتے مات وله عن سلمان بن عامر الشعبانی قال ارأيتم سليمان وما اوتی فی ملكه فانه لم يرفع رأسه الی السماء حتے قبضه الله تخشعا لله وله عن ابی الصديق الناجی ان سليمان بن داؤد خرج بالناس ليستسقے فمر علی نملة مستلقية علی قفاها رافعة قوائمها الی السماء وهی تقول اللهم انی خلق من خلقك ليس بنا غنے عن رزقك فاما ان تسقينا واما ان تهلكنا فقال سليمان للناس ارجعوا فقد سقيتم بدعوة غيركم وروی ابن حبان فی الثقات فی طبقة تبع اتباع التابعين فی ترجمة عبدالرحيم بن موسی الايلی عن ابی الصديق الناجی نحوه وروی الدارقطنی فی سننه عن ابی هريرة سمعت رسول الله صلے الله عليه واله وسلم يقول خرج نبی من الانبياء بالناس يستسقے فاذا هو بنملة رافعة قوائمها الی السماء فقال ارجعوا فقد استجيب لكم من اجل شان هذه النملة (قلت) وقد رأيت انا الحقير وكان قد اصاب الناس قحط ولم يمطروا وهلكت

بے شمار احادیث مروی ہین - اور کتب سابقہ (آلہیہ) جہت علو کے اثبات سے پُر ہین - ونیز ابنیاء ما سبق کے کلام اور دعائین بہی اسکی مؤید ہین -

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ و دارمی نے عباس عمی سے کہا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنی دعا مین فرمایا کرتے تہے کہ سُبحانک اللّٰہم انت ربی تعالیت فوق عرشک - یعنے ای اللہ تو پاک ہی اور تو ہی میرا مالک ہی تو بلند ہے اپنے عرش پر -

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو عبد اللہ جدلی سے کہا کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے وقت وفات تک کبہی اپنا سر آسمان کیجانب نہین اوٹہایا -

اور نیز وہ سلمان بن عامر شعبانی سے روایت کرتے ہین کہ سلیمان علیہ السلام باآنکہ ایسی بڑی سلطنت پر تہے مگر خضوع و خشوع کے لحاظ سے تا وقت وفات کبہی اپنے آسمان کی جانب سر اُٹہا کر نگاہ نہ کی -

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو صدیق ناجی سے کہا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگونکے ساتہ استسقاء کیلئے روانہ ہوے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکہا کہ چیت لیٹی ہی اور اپنے پنجونکو آسمانکی طرف بلند کی ہوئی کہتی ہی کہ ای اللہ مین بہی (تیری مخلوق مین سے) ایک مخلوق ہون - ہمکو تیرے رزق سے بے پروائی نہین (یعنی ہم تیرے رزق کے محتاج ہین) پس یا تو (بارش نازل کراور) ہمکو سیراب فرما - ورنہ ہلاک کردے - سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ (ای لوگو) لوٹو تمپر باران نازل ہونیوالا ہے کسی اور کی دعا سے -

اور روایت کیا ہی ابن حبان نے کتاب الثقات مین تبع اتباع تابعین کے طبقہ مین عبد الرحیم بن موسیٰ ایلی کے احوال مین ابو الصدیق ناجی سے مثل اسکے -

اور روایت کیا ہی دارقطنی نے اپنی سنن مین ابو ہریرہؓ سے کہا کہ سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تہے کہ انبیاء ما سبق مین سے ایک نبی علیہ السلام استسقاء کیلئے لوگون کے ساتہ نکلے تہے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکہا جو اپنے پنجے آسمان کیجانب بلند کی ہوئی (پڑی) ہی پس فرمایا کہ اب لوٹو اس چیونٹی کی رعایت سے تمہاری قبولیت ہوگئی -

مین کہتا ہون کہ مجہ حقیر نے (بچشم خود) دیکہا ہی جبکہ قحط واقع تہا اور بارش نہین ہوئی تہی اور چارپائے سقط ہوتے تہے

الد وابٍ اذا جاموشة عوجت راسها ونظرت الى السماء وصاحت والقت بدموع الى الارض فاذا السماء قد غيمت وكثر السحاب وتواتر المطر والحمد لله رب الكبرياء على الآلاء والنعماء وعن علی بن ربيعة قال رايت عليا اتى بدابة فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم الله فلما استوی عليها قال الحمد لله سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم حمد الله ثلثا وكبر ثلثا وقال سبحان الله ثلثا ثم قال سبحانك لا اله الا انت انی ظلمت نفسی فاغفر لی ذنوبی انه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت مم ضحكت يا امير المؤمنين قال كنت ردف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل مثل ما فعلت ثم ضحك فقلت مم ضحكت يا رسول الله قال يعجب الرب من عبده اذا قال رب اغفر لی ويقول علم عبدی انه لا يغفر الذنوب غيری وفی لفظ ان الله ليضحك الى العبد اذا قال لا اله الا انت سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا يغفر الذنوب الا انت قال عبدی عرف ان له ربا يغفر ويعاقب اخرجه الطيالسی وعبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن ابی شيبة واحمد وابن منيع وعبد بن حميد وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحيح والنسأى وابو يعلی وابن جرير وابن المنذر وابن خزيمة وابن شاهين فی السنة وابن مردويه والحاكم وصححه والبيهقی والضياء فی المختارة ورواه ابو بكر ابن ابی داؤد

فی القاموس والعجب من الله الرضا ۱۲

ناگہان ایک بھینس نے اپنا سر ٹیڑھا کیا اور آسمان کی طرف دیکھکر چلائی اور کچھ آنسو گرائے کہ یکایک ابر نمایان ہوا اور (تھوڑی ہی دیر مین) بے اندازہ بارش ہوئی شکر ہے خداے کریم کا اوسکے احسانات اور نعمات پر۔

اور روایت کیا ہے علی بن ربیعہ نے کہا کہ دیکھا مین نے علیؓ کرم اللہ وجہہ کو آپ کی سواری حاضر کی گئی جسوقت آپ نے رکاب مین قدم رکھا بسم اللہ کہا اور جب اوسپر اچھی طرح سوار ہو لئے یہ پڑھا الحمد للہ سبحان[۵۱] الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ اور سبحان اللہ تین مرتبہ اور سبحانک[۵۲] لا الہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ پھر ہنسے تو مینے وجہ پوچھی۔ فرمایا کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھا آپ نے ایساہی کیا جیسا کہ مین نے کیا۔ پھر ہنسے تو مینے آپسے اوسکی وجہ پوچھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تعجب فرماتا ہے (خوش ہوتا ہے) اپنے بندہ سے جبکہ وہ کہتا ہے کہ رب اغفرلی۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے جان لیا کہ میرے سوا اور کوئی گناہ نہین بخشتا۔

اور دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالیٰ (خوشی سے) ہنستا ہے جبکہ بندہ کہتا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے پہچان لیا کہ اوسکا ایک مالک ہے جو بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے۔ اسکو روایت کیا ہے طیالسی وعبد الرزاق۔ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ واحمد وابن منیع وعبد بن حمید وابو داؤد۔ وترمذی و نسائی وابو یعلے وابن جریر وابن منذر وابن خزیمہ نے اور ابن شاہین نے کتاب السنہ مین اور ابن مردویہ وحاکم بیہقی نے اور ضیاء مقدسی نے مختارہ مین۔ اور ابو بکر ابن ابی داؤد نے۔

---

[۵۱] پاک ہے وہ جسنے مسخر کیا ہمارے لئے اِس (سواری) کو اور ہم اسکو تابعدار نہین بناسکتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانیوالے ہین ۱۲

[۵۲] نہین ہے کوئی معبود مگر تو تو پاک ہے۔ مینے اپنے نفس پر ظلم کیا بس تو میرے گناہ بخشدے کہ سواے تیرے اور کوئی گناہ نہین بخشتا ۱۲

فالآجری فی کتاب الشریعة مختصرا وفیه کنت ردف علی بن ابی طالب فی جبانة
الکوفة (الحدیث) وعند ابن ابی شیبة وابن منیع وصحح عن علی بن ربیعة قال
حملنی علی خلفه ثم سار فی جانب الحرة ثم رفع رأسه الی السماء فقال اللهم
اغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب احد غیرك ثم التفت الیَّ فضحك فقلت یا امیر
المؤمنین استغفارك ربك والتفاتك الیَّ فضحکك قال حملنی رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم ثم سار فی جانب الحرة ثم رفع رأسه الی السماء فقال اللهم اغفر لی
ذنوبی انه لا یغفر الذنوب احد غیرك ثم التفت الیَّ فضحك فقلت یا رسول الله استغفارك
ربك والتفاتك الیّ فضحکك قال ضحکت کضحك ربی لعجبه لعبده انه یعلم انه
لا یغفر الذنوب احد غیره وأخرج احمد عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم اردفه علی دابته فلما استوی علیها کبر ثلثا وسبح ثلثا وهلل الله وحده ثم
ضحك ثم قال ما من امرئ مسلم یرکب دابته فیصنع کما صنعت الا اقبل الله یضحك
الیه کما ضحکت الیك ولابی یعلی عن الفرات بن سلیمان قال قال علی الا یقوم احدکم
فیصلی اربع رکعات قبل العصر ویقول فیهن ما کان رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم یقول تم نورك فهدیت فلك الحمد وعظم حلمك فعفوت فلك الحمد و
بسطت یدك فاعطیت فلك الحمد ربنا ووجهك اکرم الوجوه وجاهك اکرم الجاه

پہر اونکی جہت سے آجری نے کتاب الشریعۃ مین مختصراً جسمین یہ لفظ ہین کہ مین ردیف تہا علی بن ابیطالب کا کوفہ کے جنگل مین۔ ترمذی نے اسکی سند کو صحیح کہا ہی الحدیث

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ وابن منیع نے کہ کہا علی بن ربیعہ نے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے مجکو (سواری پر) اپنے پیچھے بٹہالیا اور میدان کی طرف کو چلے پہر آسمان کیطرف سر اونچا کیا اور یہ پڑہا کہ اللہم اغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب احد غیرک۔ پہر میری طرف متوجہ ہوے اور خندہ فرمایا پس مینے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین آپکا استغفار کرنا اور میری طرف متوجہ ہوکر خندہ فرمانا کس لحاظ سے تہا پس فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو اپنے ساتھ سوار کرلیا اور میدانکی طرف تشریف فرما ہوے پہر آسمان کی جانب سر مبارک بلند فرما کر اللہم اغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب احد غیرک پڑہا۔ پہر میری طرف ملتفت ہوئے اور ہنسے پس مینے گزارش کی کہ یا رسول اللہ حضرت کے استغفار کا اور میری طرف ملاحظہ اور خندہ فرمائی کا باعث کیا تہا۔ ارشاد فرمایا کہ مین ہنسا مثل ہنسنے میرے رب کے بوجہ خوشنودی اوسکے اپنے بندہ سے اس بات پر کہ وہ جانتا ہی کہ سواے خدا کے گناہونکو اور کوئی نہین بخشتا۔

اور روایت کیا ہی امام احمد نے ابن عباس رض سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو اپنی سواری پر ساتھ بٹہالیا پس جب حضرت اوسپر ٹہیک بیٹہہ گئے اللہ اکبر اور سبحان اللہ فرمایا تین تین مرتبہ۔ پہر لا الہ الا اللہ وحدہ پڑہا پہر ہنسے پہر فرمایا کہ نہین ہی کوئی شخص مسلمان جو سوار ہوے اپنی سواری پر پہر کرے جیسا کہ مین نے کیا مگر خداوند تعالیٰ اوسکی طرف متوجہ ہوکر خندہ فرماتا ہی جیسا کہ مین (تیری طرف متوجہ ہوکر) ہنسا۔ اور روایت کیا ہی ابو یعلی نے فرات بن سلیمان سے کہا کہ فرمایا علی رض نے کہ تم مین سے کوئی قبل عصر کے چار رکعت نماز کیون نہین ادا کرتا اور اوسمین وہ دعا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے تھے کیون نہین پڑہتا۔ یعنی ۵۲ تم نورک فہدیت فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد وبسطت یدک فاعطیت فلک الحمد ربنا وجہک اکرم الوجوہ وجاہک اکرم الجاہ

۵۲ پورا ہی تیرا نور پس تونے ہدایت کی پس تیرے ہی لئے تعریف ہے اور بڑا ہی تیرا تحمل پس تو نے عفو کیا پس تیرے ہی لئے تعریف ہی اور تو نے اپنا ہاتھ کہولا پس دیا پس تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ ای ہمارے پروردگار تیرا منہ سب مونہون سے بزرگ ہی اور تیرا مرتبہ تمام مرتبون سے مکرم ہے ۱۲

وعطيتك افضل العطية واهناها تطاع ربنا فتشكر وتعصے ربنا فتغفر وتجيب
المضطر وتكشف الضر وتشفى السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولا يجزى بآلائك
احد ولا يبلغ مدحك قول قائل وكخشيش بن اصرم فى الاستقامة عن عاصم بن ضمرة
ان عليا كان يدعو ربنا وجهك اكرم الوجوه وجاهك خير الجاه ولابى داؤد والنسائى
وابن جرير وابن ابى الدنيا والبيهقى فى الاسماء والصفات وابن السنى فى عمل اليوم
والليلة عن ابى اسحٰق عن الحارث وابى ميسرة عن على قال كان النبى صلى الله عليه
واٰله وسلم يقول عند مضجعه اللّٰهم انى اعوذ بوجهك الكريم وبكلماتك التامة
من شر ما انت اٰخذ بناصيته (الحديث) والاحاديث الصحيحة فى الباب كثيرة شهيرة
عن اهل بيت النبوة والاصحاب (والحق الصواب) وفصل الخطاب فى
الباب المعلوم باحاديث المعصوم من الكتاب ان الله تعالى من جهة ذاته الان
كما كان لا يشتمله زمان ولا يحتمله مكان فانه هو منشئ الزمان ومبدئ المكان
وانه تعالى كان ولم يكن شئ غيره كما فى حديث البخارى فى بدء الخلق فخلق نور حبيبه
محمد صلى الله عليه واٰله وسلم ثم خلق الماء ثم خلق عرشه على الماء ثم خلق القلم
فكتب بامره مقادير الخلق ثم بعد خمسين الف سنة خلق السمٰوات والارض
فى ستة ايام ثم استوى على العرش استواءً يليق بجلاله (قال) الشيخ ابراهيم

(فيصلہ بحث العلو والاستواء والنزول والعروج)
(بحث لاريب فيہ واحاطہ الاستواء والاستكان ومخروج)

وعطیتک[۵۱] افضل العطیۃ واہنا ہا تطاع ربنا فتشکر و تعصے ربنا فتغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر الذنب وتقبل التوبۃ ولایجزی بآلائک احد ولایبلغ مدیحک قول قائل "۔

اور روایت کیاہی خشیش بن اصرم نے کتاب الاستقامۃ مین عاصم بن ضمرہ سے کہا اونہون نے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ دعا پڑہا کرتے تھے "ربنا وجہک[۵۲] اکرم الوجوہ وجاہک خیر الجاہ"۔

اور روایت کیاہی ابوداؤد ونسائی وابن جریر وابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اور ابن السنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین ابواسحق سے وہ حارث وابومیسرہ سے وہ دونون علی کرم اللہ وجہہ سے کہا آپنے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمانیکے وقت یہ دعا پڑہا کرتے تھے "اللھم[۵۳] انی اعوذ بوجہک الکریم وکلماتک التامۃ من شر ما انت آخذ بناصیتہ الحدیث "۔ اور اس باب مین اہل بیت نبوت وصحابہ سے احادیث صحیحہ بکثرت مروی ہین۔

اور حق صواب قول فیصل جو اس بارہ مین بذریعہ احادیث نبویہ کے قرآن مجید سے ثابت ہوتاہی وہ یہ ہے کہ خدا تعالی اپنی ذات کے لحاظ سے اب بھی ویساہی ہی جیسا کہ پہلے تہا۔ نہ کوئی زمانہ اوسکو گہیر سکتاہی اور نہ کوئی مکان محیط ہے کیونکہ یہ مسلم ہے کہ زمان ومکان کا پیدا کرنیوالا وہی ہی اور نیز یہ کہ باریتعالی تہا اور اوسکے ساتہہ کوئی اور چیز نہی جیسا کہ صحیح بخاری کے باب بدء الخلق مین مذکور ہی " پہر خداوند تعالی نے اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا کیا پہر پانی کو پیدا پہر پانی پر اپنا عرش پیدا کیا پہر قلم کو پیدا کیا پہر قلم نے اوسکے حکم سے خلایق کی تقدیرین لکہین۔ پہر پچاس ہزار برس کے بعد زمین اور آسمانون کو چہہ دن مین پیدا کیا پہر عرش پر بیٹہا ایسا بیٹہنا جو اوسکے جلال کے لایق ہی۔

---

۵۱ اور تیرا عطیہ سب عطیات سے افضل اور زیادہ خوشگوار ہے۔ اے ہمارے پروردگار تیری اطاعت کیجاتی ہی پس تو قدردانی کرتاہی اور اے پروردگار تیری نافرمانی کیجاتی ہی پس تو بخشدیتاہی اور تو لاچار کی دعا قبول کرتاہی اور مصیبت دور کرتاہی اور بیمار کو شفا دیتاہے اور گناہ معاف فرماتاہے اور توبہ قبول کرتاہی اور تیری نعمتون کا شکر کوئی نہین کرسکتا اور کسی کا کلام تیری تعریف کو ادا نہین کرسکتا ۱۲

۵۲ اے ہمارے پروردگار تیرا منہ سب مونہون سے بزرگ اور تیرا مرتبہ تمام مراتب سے اعلی ہے ۱۲

۵۳ اے ہمارے پروردگار مین پناہ لیتاہون تیرے وجہ کریم کا اور تیرے کلمات تامہ کا بدی سے ہر چیز کے جسکی چوٹی تیرے ہاتہہ مین ہی ۱۲

الكردی المدنی فی رسالته الامم تلخیصا لکلام الشیخ الاشعری فی کتبه ان الله تعالیٰ

من حیث ذاته لامکان له ولاجهة لغناه الذاتی ولکن له الاطلاق فی التجلی فی

ای مظهر شاء مع بقاء التنزیه بلیس کمثله شئ فصح الاستواء علی العرش علی ظاهره

بمقتضی التجلی فی مظهر یقتضی ذلك وصح ان یکون له جهة فوق لکون العرش

اعلی الاجرام من غیر منافاة للتنزیه واذا صح الاستواء علی ظاهره مع بقاء التنزیه

صح النزول کل لیلة الی السماء الدنیا فی الثلث الاخیر حتی یطلع الفجر کما تواتر النقل

بذلك وکذا سائر المتشابهات وبالله التوفیق نور الارض والسموات انتهی وله

فی کتبه فی هذا کلام کثیر فی غایة من التحقیق فمن رام ان یطلع علیها فعلیه ان یرجع

الیها فهو عز وعلا بعد ان خلق الخلق کما قال بحسب اسمه الظاهر ثم استوی علی

العرش یدبر الامر فکل یوم هو فی شأن یخلق ویرزق ویعطی ویمنع ویضع ویرفع

ویعز ویذل ویهدی ویضل ویغل ویشفی ویبتلی وینجی ویجیر ویقیت ویحیی

ویمیت ویفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ویدبر کل امر ولابی الشیخ وابن بطة عن

یونس بن یزید عن الزهری عن ابن المسیب عن کعب الاحبار قال قال الله تعالیٰ فی التوراة

انا الله فوق عبادی وعرشی فوق خلقی وانا علی عرشی ادبر امر عبادی ولا یخفی علی

شئ فی السماء ولا فی الارض قال الذهبی اسناده صحیح ومن هذا الشان النزول و

ای کل یوم هو فی شان ١٢

شیخ ابراہیم کردی مدنی نے اپنے رسالہ الامم مین امام اشعری کی کتابون سے اونکے کلام کا خلاصہ یون لکھا ہی کہ اللہ تعالے کو خاص اوسکے ذات کے لحاظ سے نہ کوئی مکان ہی اور نہ کوئی جہت ہی۔ کیونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہی لیکن وہ مختار ہی کہ جس مظہر مین چاہے ظہور فرماوے باوجود باقی رہنے تنزیہ کے جو آیت شریفہ لیس کمثلہ شئی[۵۱] سے ثابت ہوتی ہی۔

الغرض استوا علی العرش صحیح ہے ظاہری معنون کے موافق بلحاظ جلوہ فرمائی کے اوس مظہر مین جو اسکا مقتضی ہے اور یہ بھی صحیح ہی کہ اللہ تعالی کے لئے جہت فوق متصور ہو بدین لحاظ کہ عرش کو جملہ اجرام سے فوقیت حاصل ہے اور یہ تنزیہ کے منافی نہین ہے۔

مخفی نہ رہے کہ جب استوا علی العرش کے معنی باوجود باقی رہنے تنزیہ کے درست ہو گئی تو اخیر ثلث شب مین طلوع فجر تک آسمان دنیا کی طرف نازل رہنا بھی صحیح اور ٹھیک ہو گیا۔ چنانچہ اسکی روایتین بکثرت آئی ہین۔ اسیطرح تمام متشابہات (جو قرآن مجید و حدیث شریف مین وارد ہین وہ سب صحیح اور اونکے معنی درست ہین) اور راہ راست کی ہدایت اللہ کی ہی جانب سے حاصل ہوتی ہی۔ اور نیز شیخ ابراہیم کردی کے علم کلام کی کتابون مین بخوبی اس بحث کی تحقیق کی گئی ہی جسکو مزید تحقیق مطلوب ہو وہ کتب ہائے موصوفہ کی طرف رجوع کرے۔

پس بعد پیدا کرنے مخلوق کے خداوند عالم اس شان مین ہی جسکو اپنے اسم الظاہر کے موافق بیان فرماتا ہی کہ ثم استوی علی العرش یدبر الامر۔ پس ہر روز وہ جداگانہ شان مین پیدا کرتا ہی اور رزق دیتا ہی۔ دیتا ہی اور روکتا ہی پست کرتا ہی۔ بلند کرتا ہی۔ عزت دیتا ذلت دیتا ہی۔ ہدایت کرتا ہی۔ گمراہ کرتا ہی۔ بیمار کرتا ہی۔ شفا دیتا ہے۔ مبتلا کرتا ہی۔ نجات دیتا ہی۔ بھوکا رکھتا ہی۔ قوت دیتا ہی۔ زندہ کرتا ہی۔ مارتا ہی۔ جو چاہتا ہی کرتا ہی۔ اور جو ارادہ کرتا ہی حکم دیتا ہی۔ اور ہر ایک کام کی تدبیر کرتا ہے۔

اور روایت کیا ہی ابوالشیخ و ابن بطہ نے یونس بن یزید سے وہ زہری سے وہ ابن مسیب سے وہ کعب احبار سے کہا کہ خداوند تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ مین اللہ ہون میرے بندونکے اوپر اور میرا عرش میرے مخلوق کے اوپر ہی اور مین اپنے عرش پر ہون۔ بندونکے کام کی تدبیر کرتا ہون۔ کوئی چیز مجھپر پوشیدہ نہین ہی آسمان مین نہ زمین مین۔ ذہبی نے اسکی سند کو صحیح کہا ہی۔

---

۵۱ اوسکے مانند کوئی چیز نہین ہے ۱۲

العروج ومنه یرفع الایدی فی الدعاء الی السماء وقد ورد فی تفسیر قوله تعالی (عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا) انه تعالی یجلسه صلی الله علیه وآله وسلم معه علی العرش وسیبین مبسوطا فی الشفاعة ومنه تجلی الله تعالی لحبیبه علیه السلام لیلة الاسراء والضحك وبسط الیدین بالعطاء کما یشاء ووضع القدم فی النار وتجلی التحول لاهل الموقف فی صور تختلف وتنکر وتعرف والرؤیة فی الجنة کما فی صحاح الاخبار وهو تعالی من شان الاحاطة بما خلق کما قال بحسب اسمه الباطن ونحن اقرب الیه من حبل الورید وقال فی سورة الواقعة فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون واینما تولوا فثم وجه الله وذلك لغناه واطلاقه ووسعه ومنه تجلیه تعالی لحبیبه المصطفی فی قوله علیه السلام ونعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارك وتعالی فی احسن صورة قال فرأیته وضع کفه بین کتفی فوجدت بردا انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفته (الحدیث) اخرجه الترمذی وصححه ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوٰة والطبرانی والحاکم وابن مردویه عن معاذ رضی وعبد الرزاق واحمد وابن حمید والترمذی وحسنه وابن نصر عن ابن عباس رضی والطبرانی فی السنة وابن مردویه عن جابر بن سمرة رضی وابی رافع رضی وابی هریرة رضی والطبرانی فی السنة والشیرازی فی الالقاب وابن مردویه عن انس رضی وابن نصر والطبرانی وابن مردویه

اور نزول وعروج باریتعالی کا اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور دعا کے وقت ہاتھون کو آسمان کیطرف اسیوجہ سے بلند کیا جاتا ہے
اور آیت شریفہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا[51] کی تفسیر کے متعلق حدیث شریف مین آیا ہی کہ باریتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھا دیگا۔ اس حدیث کو بالتفصیل باب شفاعت مین بیان کیا جاویگا۔
اور نیز شب معراج مین تجلی فرمانا باریتعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور خندہ فرمانا اور دست کشائی
عطا مین۔ اور (قیامت مین) اپنا قدم دوزخ مین رکھنا اور میدان قیامت کے ٹھہرے ہوے لوگون پر مختلف (آشنا و
ناآشنا) صورتون مین تجلی فرمانا اور جنت مین دیدار ہونا جیساکہ احادیث صحیح مین مذکور ہے۔
اور باریتعالی مخلوقات پر محیط رہنے کے لحاظ سے باین شان ہی جسکو وہ بسبب اسم الباطن بیان فرماتا ہی کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید[52]
اور فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون[53] اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[54]۔
الغرض یہ سب ارشادات اوسکی بے نیازی اور بیقیدی اور وسعت کے لحاظ سے ہین اور اسی شان سے ہی تجلی باریتعالی کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسکو آپنے بیان فرمایا ہی اور اونگھ گیا مین نماز مین حتی کہ بوجھل ہو گیا مین بس یکایک مین خدا تعالی
کے سامنے ہون اور وہ نہایت پاکیزہ صورت مین ہی بس دیکھا مینے کہ باریتعالی نے اپنی ہتیلی کو میری شانون کے درمیان رکھا یہانتک کہ مجھے
انگلیونکی ٹھنڈک سینہ مین محسوس ہوئی (جسکے اثر سے) مجھ پر انکشاف ہو گیا اور مینے ہر چیز کو پہچان لیا۔ الحدیث اسکو
روایت کیا ہی ترمذی نے (اور صحیح کہا ہے) اور محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ مین اور طبرانی وحاکم وابن مردویہ نے
معاذ رضی سے۔ اور عبدالرزاق واحمد وابن حمید نے اور ترمذی نے (اور حسن کہا ہے) اور ابن نصر نے ابن عباس رضی سے اور
طبرانی نے کتاب السنہ مین اور ابن مردویہ نے جابر بن سمرہ وابو رافع وابو ہریرہ رضی سے اور طبرانی نے کتاب السنہ مین
اور شیرازی نے کتاب الالقاب مین اور ابن مردویہ نے انس رضی سے۔ اور ابن نصر وطبرانی وابن مردویہ نے

۵۱ شاید کہ تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) تمکو مقام محمود مین پہونچا دے ۱۲

۵۲ اور ہم اوسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اوس سے قریب ہین ۱۲

۵۳ پھر کیون نہین جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تمسے (بھی) زیادہ پر تم نہین دیکھتے ۱۲

۵۴ سو جسطرف تم مونھ کرو وہان متوجہ ہے اللہ ۱۲

عن ابی امامة الباهلی وابن نصر والطبرانی عن عبد الرحمن بن عابس الحضرمی وثوبان
ومنه تجلیه عزو علا لبعض ائمة اهل بیته وکبراء امته فی قلوبهم او فی منامهم
وقد ورد بسند صحیح رجاله کلهم ثقات اثبات عند احمد وعبد بن حمید والترمذی
وابن المنذر وابی الشیخ فی العظمة وابن مردویه والبیهقی عن الحسن عن ابی هریرة
رفعه والذی نفس محمد بیده لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی الارض السفلی لهبط علی
الله ثم قرأ (هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شئ علیم) وقد صح سماع
الحسن من ابی هریرة بالمدینة وکاسحق بن راهویه والبزار فی مسندهما وابی الشیخ
فی العظمة وابن مردویه والبیهقی عن ابی ذر رفعا ما بین السما والارض مسیرة خمسمائة
عام الی قوله ولو حفرتم لصاحبکم ثم دلیتموه لوجد الله ثمه ولابن مردویه عن العباس
بن عبد المطلب رفعا نحوه والی الشأنین بحسب الاسمین الاشارة بقرأة الایة فتنبه
وتفقه وقد ارشد الله تعالی الی معرفة الشأنین معا بقوله فی سورة الحدید (ثم
استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منها وما ینزل من السماء وما یعرج
فیها وهو معکم اینما کنتم والله بما تعملون بصیر) وقوله فی سورة الانعام (وهو الله
فی السموات وفی الارض یعلم سرکم وجهرکم ویعلم ما تکسبون) قال الشیخ الاکبر فی
الباب السابع والستین وثلثمائة من الفتوحات المکیه قال الله تعالی لیس کمثله شئ

ابو امامہ باہلی سے۔ اور ابن نصر وطبرانی نے عبدالرحمٰن بن عابس حضرمی و ثوبان رضی سے ۔

اور نیز اسی شان سے ہے تجلی باریتعالی کی بعض ائمہ اہل بیت و کبرای امت کے دلون پر (حالت بیداری مین) و یا خواب مین

اور روایت کیا ہے بسند صحیح احمد و عبد بن حمید و ترمذی و ابن المنذر نے اور ابوالشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابن مردویہ و بیہقی نے حسن بصری سے وہ ابوہریرہ سے مرفوعاً یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے اگر تم اپنے مین سے کسی شخص کو رسن سے باندہ کر ساتوین زمین تک لٹکا دو تو وہ خدا پر کرے گا پھر آپ نے پڑھا "ہو الاول ہو الآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئی علیم"[51] اسکے تمام راوی ثقہ ہین۔ اور یہ ثابت ہے کہ حسن بصری نے مدینہ منورہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سُنی ہے۔

اور روایت کیا ہے اسحق بن راہویہ و بزار نے اپنی مسندون مین اور ابوالشیخ نے کتاب العظمہ مین اور ابن مردویہ و بیہقی نے ابوذر رض سے مرفوعاً کہ آسمان و زمین کے درمیان پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے تاآنکہ فرمایا کہ اگر تم زمین کھود کر کسی شخص کو لٹکا دو تو وہ اوسی جگہہ خدا کو پاویگا۔ اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے عباس بن عبدالمطلب سے مثل اسکے۔ اور آنحضرت نے آیت شریفہ جو پڑہی ہے اوس سے ان دونون شانون کی طرف اشارہ ہے جو دونون اسماے حسنے الظاہر الباطن سے متعلق ہین۔ اور خداوند تعالی نے (قرآن مجید مین ایک ساتھہ) ان ہر دو شانون کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ سورہ حدید مین فرمایا ہے "ثم استوی علی العرش[52] یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وہو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر" اور سورہ انعام مین فرمایا ہے "[53]وہو اللہ فی السموات وفی الارض یعلم سرکم وجہرکم ویعلم ما تکسبون"

شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۶ مین بیان کیا ہے "فرمایا خداوند تعالی نے لیس کمثلہ شئی (اسکے مانند کوئی چیز نہین ہے)

---

۵۱ وہ ہی پہلا اور پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ۱۲

۵۲ پھر عرش (بریں) پر بیٹھا جو چیز زمین مین داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ) اور جو چیز آسمان سے اوترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی (جیسے بخارات اور بندون کے اعمال وغیرہ) وہ سب کچھ جانتا ہے اور تم لوگ کہین بھی ہو وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اوسکو دیکھہ رہا ہے ۱۲ ۵۳ اور (گیا) آسمانون مین اور (گیا) زمین مین وہی ہے اللہ عبادت کے لایق جو کچھ تم چھپا کر کہتے ہو (وہ) اور جو کچھ پکار کر کہتے ہو (وہ) اوسکو (سب) معلوم ہے اور جو کچھ تم کرتے وہ بھی سب اوسکو معلوم ہے ۱۲

فوصف نفسه بامر لاینبغی ان یکون ذلک الوصف الا له تعالی وهو قوله وهو معکم
اینما کنتم فهو تعالی معنا اینما کنا فی حال نزوله الی السماء الدنیا فی الثلث الباقی من
اللیل فی حال کونه استوی علی العرش فی حال کونه فی العماء فی حال کونه فی الارض و
فی السما فی حال کونه اقرب الی الانسان من حبل الورید منه وهذه نعوت لایمکن
ان یوصف بها الا هو فما نقل الله عبدا من مکان الی مکان لیراه بل لیریه من ایاته التی غابت
عنه قال الله تعالی سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد
الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من ایتنا الی اخر ما ذکر ولابن عساکر عن علی قال قال
رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم لاتعجزوا عن الدعاء فان الله تعالی انزل علی ادعونی
استجب لکم فقال رجل یا رسول الله ربنا یسمع الدعاء ام کیف ذلک فانزل الله (واذا سالک
عبادی عنی فانی قریب) الایة ای فضلا عن ان یقال یسمع الدعاء ام کیف مع کونه استوی
علی العرش ولابن مردویه عن انس قال سال اعرابی رسول الله صلی الله علیه و
اله وسلم این ربنا قال فی السماء علی عرشه ثم تلا (الرحمن علی العرش استوی) وانزل الله
(واذا سالک عبادی عنی فانی قریب) الایة ای له الشانان جمیعا ولابن جریر والبغوی
فی معجمه وابن ابی حاتم وابی الشیخ وابن مردویه عن الصلت بن حکیم بن معاویة
ابن حیدة القشیری عن ابیه عن جده قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

پس جناب باری نے اپنی ذات پاک کی ایسی صفت سے توصیف کی ہے جو اوسکے سوائے اور کیسکو حاصل نہین ہے
چنانچہ فرمایا ہے کہ۔ وہو معکم اینما کنتم۔ یعنے اور وہ تمہارے ساتہہ ہے تم کہین بھی رہو۔ پس
جناب باری ہمارے ساتہہ ہے ہم کہین بھی ہون یعنے اس حالت مین بھی جبکہ وہ شب کے اخیر ثلث مین
آسمان دنیا کے طرف نازل ہوتا ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے اور اس حالتمین بھی
کہ وہ عما مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ زمین و آسمان مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ شہ رگ
سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہے۔ اور یہہ ایسے صفات ہین کہ جن سے ذات باریتعالے کے سوائے
اور کوئی متصف نہین ہو سکتا۔ اسلئے خداوند تعالے نے کسی بندہ کو ایک جاے سے دوسری جاے پر
اپنے دیکہنے کے لئے منتقل نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی آیات دکہلانا مقصود ہے جو اوس سے غائب ہین
چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الے المسجد الاقصی الذی
بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا۔ الخ

اور روایت کیا ہے ابن عساکر نے علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ (اے لوگو) دعا کرنے سے عاجز مت ہو کیونکہ خداے تعالے نے مجہپر نازل فرمایا ہے۔ ادعونی
استجب لکم۔ پس حاضرین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارا پروردگار دعا کو سنتا ہے یا
کیا (اوسیوقت) یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب الآیہ۔ جس سے
یہہ مراد ہے کہ جناب باری کے نسبت یہہ سوال بجاے خود نہین ہے باوجود اسکے کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے

اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے انس رضہ سے کہا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ آپنے فرمایا کہ آسمانمین اپنے عرش پر (جلوہ فرما) ہے پہر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی الرحمن علی العرش استوے۔ اور (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔
واذا سألک عبادی عنی فانی قریب الآیہ۔ جسکی مجموعی حالت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسکے لئے بر دو شان مسلم ہین
اور روایت کیا ہے ابن جریر نے اور بغوی نے اپنی معجم مین اور ابی ابن حاتم و ابو الشیخ و ابن مردویہ نے صلت بن حکیم سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے باپ معاویہ بن حیدہ قشیری سے کہا اونہون نے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک مین حاضر ہوا

فقال یا رسول الله اقریب ربنا فنناجیه ام بعید فنناديه فسكت النبي صلى الله عليه
وآله وسلم فانزل الله (واذا سألك عبادی عنی فانی قریب) الآية (ولحديث) ولسفيان
بن عيينة في تفسيره وعبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن سفيان عن أبي قال قال المسلمون
یا رسول الله اقریب ربنا فنناجیه ام بعید فننادیه فانزل الله تعالى (واذا سألك عبادی
عنی فانی قریب) الآية ولابن المنذر عن ابن جريج قال قال المسلمون اقريب ربنا فنناجيه
ام بعيد فننادیه فانزلت فليستجيبوا لي ليطيعوني والاستجابة هي الطاعة وليؤمنوا بي
ليعلموا انی قریب اجيب دعوة الداعى اذا دعانی ولعبد الرزاق وابن جرير عن الحسن
قال اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم اين ربنا فانزل الله (واذا سألك عبادی
عنی فانی قریب) الآية ولعبد بن حميد وابن المنذر عن عبد الله بن عبيد التابعي الجليل
قال لما نزلت هذه الآية ادعونی استجب لكم قالوا كيف لنا بان نلقاه حتى ندعوه فانزل
الله (واذا سألك عبادی عنی فانی قریب) الآية فقالوا صدق ربنا وهو بكل مكان ولابن
ابی شيبة واحمد والبخاری ومسلم وابی داود والترمذی والنسأی وابن ماجة وابن مردويه
والبيهقى فى الاسماء والصفات عن ابی موسى الاشعرى قال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم في غزاة فجعلنا لا نصعد شرفا ولا نهبط واديا الا رفعنا اصواتنا
بالتكبير فدنا منا فقال يا ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہمارا پروردگار (ہم سے) قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ مناجات کرین و یا دور ہے کہ بہ آواز ندا کرین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ آلایہ والحدیث۔

اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر مین اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین سفیان سے وہ ابی سفر سے کہا اونہون نے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (کیا) خدا ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ چلا کر کہین (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔

اور روایت کیا ہے ابن منذر نے ابن جریج سے کہ صحابہ نے (آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے) عرض کیا کہ آیا ہمارا پروردگار ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ بآواز ندا دین۔ پس (اوسیوقت) یہہ آیت نازل ہوئی کہ فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ پس چاہیئے کہ میرا حکم مانین کیونکہ استجابت کے معنے اطاعت کے ہین۔ اور چاہیئے کہ مجہپر یقین لاوین۔ یعنے جان لین کہ مین قریب ہون۔ جب کوئی دعا کرنیوالا مجہسے مانگے تو اوسکے دعا کو قبول کرتا ہون۔

اور روایت کیا ہے عبد الرزاق و ابن جریر نے حسن سے کہا کہ صحابہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے) عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ پس خدا تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ اور روایت کیا ہے عبد بن حمید و ابن المنذر نے تابعی جلیل عبد اللہ بن جلید سے کہا اونہون نے جبکہ آیت ادعونی استجب لکم نازل ہوئی تو لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو یہہ امر کسطرح میسر ہوگا کہ ہم خدا سے ملین جو دعا کرین۔ پس اللہ تعالے نے آیت واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ نازل فرمائی۔ سو اون (سوال کرنیوالے) لوگون نے کہا تمہارے پروردگار نے سچ فرمایا اور وہ ہر جگہہ (جلوہ فرما) ہے

اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن مردویہ نے و بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین ابو موسی رضہ اشعری سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جہاں مین تھے سو ہم جب کسی بلندی پر چڑہتے یا پستی مین اترتے تھے تو بآواز بلند تکبیر کہتے تھے۔ سو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو اپنی جانون پر نرمی کرو تم کسی بہرے یا غائب کو نہین پکارتے ہو

انما تدعون سميعا بصيرا ان الذى تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته ولابن
ابى شيبة عن عبد الله بن شعيب قال صليت الى جنب سعيد بن المسيب فرفعت صوتى
بالدعاء فانتهرنى وقال ظننت ان الله ليس بقريب منك وللبخارى ومسلم والنسائى
والترمذى وابن ماجة عن ابى هريرة رفعه يقول الله تعالى انا عند ظن عبدى بى
وانا معه اذا ذكرنى (الحديث) ورواه احمد عن انس وفيه اذا دعانى ولسفيان
فوكيع وعبد الرزاق وابن ابى شيبة فى مصنفهما واحمد فى الزهد وابى نعيم والبيهقى
فى الشعب بسند صحيح عن كعب قال قال موسى اى رب اقريب انت فاناجيك ام بعيد
فاناديك قال يا موسى انا جليس من ذكرنى ونحوه لابى الشيخ فى الثواب عن عبد الله بن عبيد
والدينورى فى المجالسة عن عبيدة والديلمى عن ثوبان رفعه بزيادة ومن ثم تسبيح الملك
الاعظم احد حملة العرش المعظم سبحانك اين كنت واين تكون حتى لا يظن ولا يتوهم
لذات الله تعالى التقيد بمكان معين فقد قال ابو يعلى فى مسنده ثنا عمرو الناقد ثنا اسحق
بن منصور ثنا اسرائيل عن معاوية بن اسحق عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذن لى ان احدث عن ملك قد مرقت رجلاه الارض
السابعة والعرش على منكبه وهو يقول سبحانك اين كنت واين تكون وسنده صحيح على
شرط الائمة الستة خلا معاوية فاخرج له البخارى مقرونا بغيره وابو داود فى القدر

ورواه الكلينى فى الكافى عن ابى جعفر والقمى فى التوحيد وعيون اخبار الرضا عنه عن آبائه عن المرتضى عن المصطفى عليه وآله السلام وفى ذلك مباحث كما استدل على الاثنى عشرية التحفة حيث جعله كلمة كتابية

بلکہ جسکو تم پکارتے ہو وہ دیکھنے والا اور سننے والا ہے وہ تم مین سے ہر ایک کے ساتھ اوسکی اونٹ کی گردن سے زیادہ قریب ہے

اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن شعیب سے کہا کہ مین نے سعید بن مسیب کے بازو مین نماز پڑہی اور باآواز بلند دعا کی۔ پس اُنہون نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ شاید تجھکو یہہ گمان ہے کہ اللہ جلشانہ تیرے نزدیک نہین ہے۔

اور روایت کیا ہے بخاری و مسلم و نسائی و ترمذی وابن ماجہ نے ابوہریرۃؓ سے مرفوعًا۔ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ کہ مین اپنے بندہ کے گمان کے ساتہہ ہون جیسا کہ وہ میرے ساتہہ گمان رکہتا ہو۔ اور مین اوسکے ساتہہ ہون جبکہ وہ مجھے یاد کرے۔ الحدیث۔ روایت کیا ہے احمد نے انسؓ سے مثل اسکے جسمین اذا ذکرنی کے جا پر اذا دعانی ہے۔

اور روایت کیا ہے سفیان نے۔ اور اونکی جہت سے وکیع نے۔ اور عبدالرزاق وابن ابی شیبہ دونون نے اپنے اپنے مصنف مین۔ اور احمد نے کتاب الزہد مین۔ اور ابونعیم نے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین بسند صحیح کعبؓ سے۔ کہا اونھون نے کہ موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ آلہی آیا تو قریب ہے کہ مین تجہہ سے آہستہ مناجات کرون۔ ویا بعید ہے کہ بآواز بلند ندا کرون تو ارشاد ہوا کہ اے موسےٰ مین اپنے یاد کرنیوالے کا ہمنشین ہون۔

اور روایت کیا ہے ابوالشیخ نے کتاب الثواب مین عبداللہ بن عمیر سے۔ اور دینوری نے کتاب المجالسہ مین عبیدہؓ سے مثل اسکے اور دیلمی نے ثوبانؓ سے مرفوعًا کسیقدر زیادتی کے ساتھہ۔

اور حاملین عرش مین سے فرشتہ اعظم کی تسبیح (سبحانک این کنت واین تکون) بھی اسی لحاظ سے ہے۔ جس سے مکان معین مین ہونیکا گمان یا وہم ذات آلہی کے متعلق نہین ہوسکتا۔

کہا ابویعلے نے اپنی مسند مین کہ روایت کیا ہمکو اسرائیل نے معاویہ بن اسحٰق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو اجازت دیگئی ہے کہ (تم سے) ایک فرشتہ کا حال بیان کرون جسکے دونون پاؤن ساتوین زمین سے نیچے نکلے ہوے ہین اور عرش اوسکے کندہے پر ہے اور وہ کہتا ہے سبحانک این کنت واین تکون۔ اسکی سند شروط ائمہ صحاح ستہ کے موافق صحیح ہے سوائے معاویہ کے روایت کیا ہے اون سے بخاری نے (جبکہ دوسرا راوی بھی روایت کیا ہو) اور ابوداؤد نے کتاب القدر مین

والنسأی وابن ماجة وحدث عنه شعبة ولا یحدث الا عن ثقة عنده وجماعة و
قال ابو حاتم لاباس به ووثقه احمد والنسأی وابن حبان فقیل ابی زرعة وحده شیخ
واہ ولعله لمثل هذا الحدیث علیل غیر حجة فی حدیثه وحده حجة وقد عزاه السیوطی
فی الدر المنثور لابی یعلی وابن مردویه بسند صحیح مع ان له شواهد هو بها متعاضد
فللطبرانی فی الکبیر وابی نعیم فی الحلیة عن ابن عباس رفعا ان الله عز وجل ملکا لو قیل له
التقم السموٰت السبع والارضین بلقمة واحدة لفعل تسبیحه سبحانک حیث کنت
وللطبرانی فی الاوسط عن انس اذن لی ان احدث عن ملک من حملة العرش رجلاه
فی الارض السابعة السفلے علی قرنه العرش ومن شحمة اذنه وعاتقه خفقان
سبعمائة عام یقول ذلک الملک سبحانک حیث کنت وللخطیب فی المتفق والمفترق
عن ابن عمر نحوه وفیه ابو معشر المدنی ولکنه متعاضد بالشواهد وفیه ما بین عاتقه
الی شحمة اذنه بسبعمائة سنة وسبحانک حیث ما کنت فلینظر ولیمعن ولیتدبر فی
معانی سبحانک این کنت واین تکون وسبحانک حیثما کنت وسبحانک حیث کنت
مطابقة بالآیات المتلوات ونحوها وللبخاری ومسلم والنسأی والبیهقی فی الاسماء
والصفات عن انس رفعا ان احدکم اذا قام فی صلوته فانه یناجی ربه وان ربه بینه و
بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمه وللموسی بن

اور نسائی و ابن ماجہ نے اور شعبہ نے اونسے روایت کی ہے اور شعبہ اوسی سے روایت کرتے
ہین جو اونکے نزدیک ثقہ ہو اور سواے شعبہ کے اونسے اور ایک جماعت نے بھی روایت کیا ہے
اور ابو حاتم نے اونکی نسبت کہا ہے کہ اونمین کوئی خطر نہین ہے اور احمد و نسائی و ابن حبان نے
اونکو ثقہ کہا ہے پس صرف ابو زرعہ کا اونکو شیخ واہی کہنا علیل ہے دلیل نہین ہو سکتا۔ پس صرف
معاویہ کی حدیث مقبول ہے۔ اور شاید کہ ایسے مضمون کی حدیثونکی روایت کیوجہ سے ہی اونھون نے یہ بات کہی ہے
اور اس حدیث کو سیوطی نے درمنثور مین بسند صحیح ابو یعلے و ابن مردویہ کیطرف نسبت کیا ہے۔ اسکے
علاوہ اوسکے شواہد بھی ہین جن سے اوسکو قوت ہوتی ہے۔ چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے معجم کبیر
مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباسؓ سے مرفوعاً کہ خداے تعالی کا ایک ایسا فرشتہ بھی ہے کہ اگر
اوسکو حکم ہو تو ساتون آسمان و زمین کو ایک لقمہ کرجاے۔ اوسکی تسبیح سبحانک حیث کنت ہے۔
اور روایت کیا ہے طبرانی نے معجم اوسط مین انسؓ سے کہ مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ حاملین عرش مین سے
ایک فرشتہ کا حال (تم سے) بیان کرون کہ اوسکے پاؤن ساتوین زمین مین ہین۔ اور عرش
معلے اوسکی سینگ پر ہے اوسکے کان کی لُو سے کاندھے تک سات سو برس کی راہ کا فاصلہ
ہے۔ اوسکا وظیفہ سبحانک حیث کنت ہے۔

اور روایت کیا ہے خطیب نے کتاب المتفق والمفترق مین ابن عمرؓ سے بہ تبدل بعض الفاظ۔ جسکے
راویونمین ابو معشر مدنی بھی ہین (جو ضعیف ہین) لیکن دوسری ہم معنے روایتون سے اوسکو قوت حاصل ہوتی ہے
پس غور کرنا چاہیئے کہ سبحانک این کنت و این تکون و سبحانک حیث ما کنت و سبحانک حیث کنت کی معنون
کو آیات مذکورہ وغیرہ سے کس قدر مطابقت اور مناسبت ہے۔

اور روایت کیا ہے بخاری و مسلم و نسائی نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین انسؓ سے مرفوعاً
(یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے) کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز مین کھڑا ہوتا ہے۔ تو وہ
(اوسوقت) اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور باریتعالے اوسکے اور قبلہ کے درمیان رہتا ہے
پس چاہیئے کہ نمازی (اوسوقت) قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ (اگر ضرورت ہو تو) بائین جانب یا قدم کے نیچے تھوکے

عقبة فابن جريح فالبخارى ومسلم والحاكم فالبيهقى عن ابن عمر رفعا اذا كان احدكم
يصلى فلا يبصق قبل وجهه فان الله قبل وجهه اذا صلى ولابن ماجة عن ابى وائل
شقيق بن سلمة عن حذيفة انه راى شبث بن ربعى بزق بين يديه فقال يا شبث
لا تبزق بين يديك فان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان ينهى عن ذلك و
قال ان الرجل اذا قام يصلى اقبل الله عليه بوجهه حتى ينقلب او يحدث حدث سوء
ولابن خزيمة فى التوحيد عن شقيق قال كنا عند حذيفة فقام شبث بن ربعى فصلى
فبصق بين يديه فقال له حذيفة يا شبث لا تبصق بين يديك ولا عن يمينك عن
يمينك كاتب الحسنات ولكن عن يسارك او من ورائك فان العبد اذا توضأ فاحسن
الوضوء ثم قام الى الصلوة اقبل الله عليه بوجهه فيناجيه فلا ينصرف عنه حتى ينصرف او يحدث حدث
سوء ومعنى الاحاديث ان الله تعالى قبل وجه العبد بينه وبين القبلة اذا صلى باقبال
ربانى لا يفنيه بل يبقيه ويحييه ويرعيه ويحميه لكونه يناجيه فهو يقبل عليه بوجهه
فيناجيه فلا يبزق قبل وجهه المخصوص منه تعالى باعظم شرف فى هذا الوقت
الخاص وان كان تعالى باطنا كما يليق بالحضرة فى كل جهة ومكان سبحانه ما اعظم
شانه واحسانه كنور الشمس[له] على تنزيه بلا تشبيه و لله المثل الاعلى وقد قال الله تعالى
(الله نور السموات والارض) الآية وورد نور انى اراه ومن اسمائه الحسنى النور وقد ورد

له ولله المتعالى در العارف الجامى قدس سره السامى حيث قال بالفارسية شعر [illegible]

اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے پہر (اونکی جہت سے) ابن جریج نے پہر (اونکی جہت سے) بخاری اور مسلم نے اور حاکم نے پہر (اونکی جہت سے) بیہقی نے۔ ابن عمرؓ سے مرفوعاً۔ کہ جب تم مین سے کوی شخص نماز پڑہتا ہو تو اپنے روبرو نہ تہوکے کیونکہ نماز کے وقت اللہ جل شانہ روبرو ہوتا ہے۔

اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہ حذیفہؓ نے شبث بن ربعی کو (نماز کیوقت) روبرو تہوکتے ہوے دیکہا پس کہا اے شبث اپنے روبرومت تہوکا کرو کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے اور فرمایا ہے کہ جب کوی شخص نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے اوسکے مقابل ہوجاتا ہے یہانتک کہ وہ شخص فارغ ہوجاوے یا کوی بُرا کام کرے

اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین شقیق سے کہا اونہون نے کہ ہم (چند لوگ) حذیفہؓ کے پاس تہے پس شبث بن ربعی نے نماز پڑہنی شروع کی اور نماز مین اپنے روبرو تہوکا۔ تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ اے شبث نہ اپنے سامنے تہوکا کرو نہ سیدہی جانب کیونکہ سیدہی جانب نیکیونکا لکہنے والا فرشتہ ہوتا ہے بلکہ اپنی بائین جانب و یا پیچہے تہوکنا چاہیے۔ اسلئے کہ بندہ جبکہ اچہی طرح وضو کرکر نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ اوسکے طرف اپنے وجہ کریم سے مقابل ہوتا ہی اور اوس سے مناجات کرتا ہے پس رُخ نہین پہیرتا ہے یہانتک کہ بندہ فارغ ہوجاوے یا کوی بُرا کام کرے

الغرض اِن احادیث کے معنے یہہ ہین کہ بندہ جبکہ نماز پڑہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکے اور قبلہ کے درمیان متوجہ برحمت ہوتا ہے (نہ بعظمت چونکہ) اوسکو فنا نہین کرتا ہے بلکہ باقی رکہتا ہے اور نجات دیتا ہی رعایت وحمایت کرتا ہے کیونکہ بندہ (اوسوقت) مناجات کرتا ہے تو خدا سے تعالیٰ بہی اپنی وجہ کریم سے اوس کے طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس سے ہمکلام ہوتا ہی اسلئے اوس وقت خاص مین روبرو ہرگز نہین تہوکنا چاہیے اگرچہ جناب باری تعالیٰ باطناً ہر طرف اور ہر مکان مین ہے جیسا کہ اوسکی شان کے لائق ہے۔ مثل نور آفتاب کے بہ تنزیہ بلا تشبیہ سبحانہ ما اعظم شانہٗ واحسانہٗ۔ اور فرمایا خدای تعالیٰ نے اللہ نور السموات والارض الآیہ۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ اللہ نور ہی مین اوسکو کسطرح دیکہون! اور اسماء حسنے مین النور بہی ہے۔

ايضا اقرب مايكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواه احمد ومسلم و
ابوداؤد والنسائی وابويعلی عن ابی هريرة وورد اقرب مايكون الرب من العبد فی جوف
الليل الاخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فی تلك الساعة فكن اخرجه الترمذی
والنسائی والحاكم عن عمرو بن عبسة ولابن مردويه والبيهقی فی الشعب عن عبادة بن
الصامت رفعه ان من افضل ايمان المرء ان يعلم ان الله معه حيث كان وللطبرانی فی الكبير
والاوسط عنه رفعه ان افضل الايمان ان تعلم ان الله معك حيث ما كنت وبهذا الذی
ذكرنا بحجة وسط لم يمسه حجة غلط فانه اعمال لدلائل الطرفين واشغال بمسائل الشرفين
والخير كله فی الاعمال والاشغال دون الاهمال والاغفال والتاويل لاحد النصين فی
الطرفين من غير دليل عليل ليس عليه تعويل فانه تعليل وتعطيل للظاهر كما هو ظاهر
لاتعسيل وليس احدهما فی هذا باولی من الاخر فتدبر وتبصر (فائدة) الی الجمع بين النصوص
علی الخلوص عائدة قال ابن القيم تامل خطاب القران تجد ملكا له الملك كله وله الحمد
كله ازمة الامور كلها بيده ومصدرها منه ومودها اليه مستويا علی العرش لا يخفی
عليه خافية من اقطار مملكته عالما بما فی نفوس عبيده مطلعا علی اسرارهم وعلانيتهم
منفردا بتدبير المملكة يسمع ويری ويعطی ويمنع ويثيب ويعاقب ويكرم ويهين و
يخلق ويرزق ويميت ويحيی ويقدر ويقضی ويدبر الامور نازلة من عنده دقيقها

اور نیز وارد ہوا ہے کہ بندہ اپنے رب سے حالت سجود مین قریب و نزدیک تر ہوتا ہے (اس حالت مین) زیادہ دعا کرو اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابو یعلے نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اور وارد ہوا ہے کہ رب اپنے بندے سے اخیر رات مین قریب و نزدیک تر ہوتا ہے اگر تجھہ مین اللہ کے ذاکرین مین سے ہونیکی اسوقت مین طاقت ہی تو ہو اسکو ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عمرو بن عَبَسہ سے روایت کیا اور ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبادۃ بن الصامت سے مرفوعًا روایت کیا کہ آدمی کا یہ جاننا کہ اللہ ہر جگہ میرے ہمراہ ہے افضل ایمان مین سے ہے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط مین عبادۃ بن الصامت سے مرفوعًا روایت کیا کہ تیرا یہ جاننا کہ جہانمین ہون اللہ میرے ہمراہ ہی افضل ایمان ہے یہ جو ہمنے ذکر کیا طریق متوسط خالی از غلط ہے اسلیئے کہ اسمین طرفین کے دلائل پر عمل درآمد اور ہر دو شرف کے مسائل مین مشغولی حاصل ہوتی ہے اور کامل بہلائی مشغول ہونے اور عمل کرنے مین ہے نہ غافل رہنے اور ترک کرنے مین - اور دو آیت یا حدیث جو دو طرف مین ہین اونمین سے ایک کی تاویل کرنے بغیر دلیل کے ضعیف ہے اوسپر اعتماد نہین ہے اسلیئے کہ یہ ضعیف کر دینا اور ظاہر کو اوسکی اصلیت سے پہیر دینا اور بیکار بنانا ہے نہ اوسپر عمل کرنا اور دونون مین سے ایک کو دوسرے پر اس بارہ مین کوئی مزیت نہین ہے خوب سمجھو اور دیکھو **فائدہ** خلوص کے ساتہ تمام نصوص کو جمع کرنے کے طرف توجہ دلانے والا ابن قیم نے کہا کہ قران کے خطاب مین تامل کر تو ایسا شاہ عالم پناہ تجھکو معلوم ہوگا کہ تمام ملک اوسیکا ہے اور تمامی مدائح اوسیکے لیئے ہین تمام کامونکی باگین اوسیکے دست قدرت مین ہین اور اونکا شروع اوسیسے اور اونکی ہی رجوع طرف ہے - اوسکا مقام عرش ہے اوسپر کوئی چیز اوسکے سلطنت کے حصون کی پوشیدہ نہین بندون کے دلونکا حال جانتا ہے اونکی ظاہر و باطن سے خبردار ہے تدبیر سلطنت مین اکیلا بلا شرکت ہی سنتا اور دیکھتا ہے دیتا اور روکتا ہے ثواب دیتا اور عذاب کرتا ہے اکرام کرتا اور ذلیل کرتا ہے پیدا کرتا اور رزق دیتا ہے مارتا اور زندہ کرتا ہی اپنے مخلوق پر ہر طرح کے حال کا اندازہ ٹہیراتا ہے اور حکم جاری کرتا ہے سب چہوٹے بڑے کام اوسیکے طرف سے اوترتے ہین -

وجليلها وصغيرها عائدة اليه لاتتحرك ذرة الا باذنه ولاتسقط من ورقة الا بعلمه
فتأمل كيف تجده يثنى على نفسه ويمجد نفسه ويحمد نفسه وينصح عباده ويدلهم
على مافيه سعادتهم وفلاحهم ويرغبهم فيه ويحذرهم مما فيه هلاكهم ويتعرف اليهم
باسمائه وصفاته ويتحبب اليهم بنعمه والائه يذكرهم بنعمه عليهم ويامرهم بما يستوجبون
به تمامها ويحذرهم من نقمه ويذكرهم بما اعد لهم من الكرامة ان اطاعوه وبما اعد لهم من العقوبة
ان عصوه ويخبرهم بصنعه فى اوليائه واعدائه وكيف كانت عاقبة هؤلاء وهؤلاء ويثنى على
اوليائه بصالح اعمالهم واحسن اوصافهم ويذم اعداءه بسيئ اعمالهم وقبيح صفاتهم ويضرب
الامثال وينوع الادلة والبراهين ويجيب عن شبه اعدائه احسن الاجوبة ويصدق الصادق
ويكذب الكاذب ويقول الحق ويهدى السبيل ويدعوا الى دار السلام ويذكر اوصافها وحسنها
ونعيمها ويحذر من دار البوار ويذكر عذابها وقبحها والامها ويذكر عباده فقرهم اليه وشدة
حاجتهم اليه من كل وجه وانهم لاغنى لهم عنه طرفة عين ويذكر غناه عنهم وعن جميع الموجودات
وانه الغنى بنفسه عن كل ما سواه وكل ما سواه فقير اليه بنفسه وانه لاينال احد ذرة من الخير
فما فوقها الا بفضله ورحمته ولاذرة من الشر فما فوقها الا بعدله وحكمته وتشهد من خطابه
عتابه لاحبابه الطف عتاب وانه مع ذلك مقيل عثراتهم وغافر زلاتهم ومقيم اعذارهم
ومصلح فسادهم والدافع عنهم والحامى عنهم والناصر لهم والكفيل بمصالحهم والمنجى لهم

اور اوسی کیطرف چڑہتے ہین - ایک ذرہ بغیر اوسکے اذن کے نہین ہلتا ہے اور ایک پتا بغیر اوسکی علم کے نہین گرتا ہے تو تامل کر تو اوسکو پاویگا کہ کسطرح اپنے ذات پاک کی ثنا اور تمجید اور مدح کرتا اور اپنے بندونکے خیر خواہی کرتا ہے کہ جسمین اونکی سعادت اور فلاح ہے وہ اونکو بتلاتا ہے اور اوسکی طرف اونکو رغبت دلاتا ہے اور جس مین اونکی ہلاکی اور خرابی ہے اوس سے اونکو ڈراتا ہے اور اپنے اسماء و صفات کو بتلاکر اپنی ذات سے اونکو شناسا کرتا ہے اپنے نعمتون کے اظہار سے اور اپنے انعامات یاد دلاکر اونکو ایسے کامون کا حکم کرتا ہے جنکے وجہ سے کامل انعام پانے کے مستحق ہو جائین - اور اپنے عذابون سے اونکو ڈراتا ہی اور جو درجات عالیہ اپنی اطاعت پر اونکے لئے مقرر کئے ہین اونکو بیان کرتا ہے اور جو عذاب و تکالیف اپنی معصیت اور نافرمانی پر اونکے لئے ٹہرار کہے ہین اونکی خبر دیتا ہے اور اپنی اولیا اور اعدا کے ساتہہ جو برتاؤ کیا ہے اور جو کچہہ اونکا مآل کار ہوا ہے اوس سے آگاہ اور خبردار کرتا ہے اور بسبب اعمال صالحہ اور اوصاف حمیدہ کے اپنے اولیا کی ثنا و مدح کرتا ہے اور اعمال قبیحہ اور صفات ذمیمہ کیوجہ سے اعدا کی مذمت و برائی کرتا ہے ہر طرح کی مثالین اور انواع و اقسام کے دلایل اور براہین اپنے بیان کرتا ہے اور اپنے اعدا کے شبہات کا خوب ترین جواب دیتا ہے صادق اور راست باز کی تصدیق اور کاذب اور دروغ گو کی تکذیب کرتا ہی حق کہتا اور راہ راست کی ہدایت کرتا اور اپنی جنت دار السلام کیطرف بلاتا اور اوسکے اوصاف خوبیین اور نعمتین بیان کرتا ہی اور دوزخ سے ڈراتا ہی اور اوسکی عذابات و مرابلین اور تکالیف بیان کرتا ہی اور اپنی طرف اپنی بندونکا ہر طرح شدت سے محتاج ہونا ظاہر کرتا ہی اور یہ کہ بندونکو اوس سے طرفۃ العین بہی بے پروائی نہین اور وہ اپنی مخلوقات سے اپنی بے پروائی کو واضح کرتا ہی اور نیز بیان کرتا ہی کہ بذات خود اپنی سوا سب سے بے پرواہی اور اوسکی ماسوا اوسکے فقیر و حاجتمند ہین کوئی بدون اوسکی فضل و رحمت کے ایک ذرہ بہر اور اوس سے زیادہ بہلائی تک نہین پہونچ سکتا اور نہ کوئی ذراسی برائی کو بغیر اوسکے عدل و حکمت کے پہونچ سکتا ہی و نیز اوسکے خطاب سے اوسکا عتاب لطف آمیز احباب پر تو مشاہدہ کرتا ہی اور باوجود این ہمہ اونکے لغزشون سے درگذر کرنا اور خطاؤن کو معاف کرتا ہی اور اونکو عذرات کو قایم کرتا ہے اور اونکی خرابی و فساد کی اصلاح کرتا ہی اور اونکا طرفدار اور حامی ہوتا ہے اور اونکی فلاح و بہبود کا کفیل اور ضامن ہوتا ہے اور اونکو ہر تکلیف سے نجات دینے والا ہے -

فاذا وجدت النفوس من القرآن والحديث ملكا مالكا مليكا كبيرا كريما جليلا جميلا شأنه واحسانه هكذا فلا بل توده وتشتاق وتتقرب اليه وتحبب لديه وتعتمد وتتوكل في جميع اموره عليه بالوجه الحثيث وتميز في كل امر من الدنيا والدين والعقبى بين كل طيب وخبيث هذا ولما فشى في المتاخرين من المتكلمين والفقهاء التاويل والتعطيل في الاعتلاء والاستواء استحسنا ان يحكى ما روى اوراى المتقدمون من المتكلمين والفقهاء الذين شاع بهم الاقتداء وذاع منهم الاهتداء موافقا لما عليه اهل بيت النبوة الكبراء واطال المقال دفعا للمراء والتوفيق من حضرة العظمة والكبرياء قال اعظم الفقهاء الاربعة واقدم متكلمي صغار التبعة المتبعة ابوحنيفة النعمان في باب الايمان

ابوحنيفة ومن تبعهم

من كتاب مسند الآثار رواية محمد بن الحسن عنه وهو اشهر مسانيده باظهر اسانيده رواه عن محمد ابو سليمان الجوزجاني وابو حفص الكبير البخاري واسمعيل الرازي قال ثنا عطاء بن رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمى شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واوصى بها جارية له كانت في الغنم فكان يتعاهدها وينظر اليها كلما اتى الغنم حتى سمنت وصلحت فجاء يوما ففقدها من الغنم فسالها عنها فقالت ضاعت فلطم وجهها فلما سرى ذلك عنه اتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاخبره بالقصة فقال لم املك نفسي ان لطمتها قال فاعظم ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله انها سوداء

اور جب لوگون کے دل قرآن اور حدیث مین ایسا بادشاہ مالک بڑا اختیار والا کرم کرنے والا شان جلال اور جمال والا احسان والا پاوینگے تو ضرور اوس سے محبّت رکہین گے اور اوسکے مشتاق ہونگے اور اوسکی نزدیکی ہونڈینگے اور اوسکی محبت چاہینگے اور اوسپر ہنر سب کا مومن بہت جلد بہروسا اور اعتماد رکہینگے اور اپنی دنیا اور دین و عقبی کے کام مین ہر پاک اور ناپاک مین فرق سمجہینگے اور چونکہ متاخرین فقہا و متکلمین مین دربارۂ مسئلہ اعتلا[۵۱] و استوا تاویل[۵۲] و تعطیل شایع ہوگئی ہے ہمنے مستحسن سمجہا کہ روایتین اور رائین متقدمین فقہا و متکلمین کی جنکا اقتدا شایع اور کبرا اہل بیت نبوّت کے موافق اون سے ہدایت یابی ہوئی ہے نقل کرین تا نزاع مرتفع ہوجاے اگرچہ کلام دراز ہوجاے اور توفیق بارگاہ عظمت و کبریا سے ہے۔ اعظم فقہاء اربعہ و اقدم متکلمین صغار تبعہ متبعہ ابو حنیفہ نعمان نے باب الایمان مین کتاب الاثار کے جو روایت محمد بن الحسن کی آپ سے ہی (اور یہ کتاب ابوحنیفہ کے مشہور ترین مسانید سے بظاہر ترین اسانید ہے کہ اسکو ابو سلیمان جوزجانی اور ابو حفص کبیر بخاری اور اسمعیل رازی تینون نے محمد بن الحسن سے روایت کیا ہی) فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عطاء بن ابی رباح نے عبد اللہ بن رواحہ سے کہ اونہون نے اپنے گلہ مین سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص کر رکہی تہی اور اپنی باندی کو جو گلہ مین رہتی تہی اوسکی حفاظت کی تاکید کردی تہی اور جب گلہ مین آتے تہے اوسکا خیال رکہتے تہے اور دیکہتے رہتے حتے کہ وہ فربہ اور خوشنما ہوگئی ایک روز آکر اونہون نے اوسکو نہ پایا تو باندی سے دریافت کیا اوسنے کہا کہ گم ہوگئی غصہ ہوکر اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا جب غصہ فرو ہوا تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوکر تمام قصہ عرض کیا اور کہا مین نے بے اختیار ہوکر طمانچہ ماردیا۔ خاطر مبارک پر یہ امر گران گذرا اور فرمایا کہ شاید وہ مومنہ ہے عبد اللہ نے عرض کیا کہ وہ حبشیہ ہے۔

---

۵۱ یعنے عرش معلی کے اوپر ہونا اور بیٹھنا۔

۵۲ تاویل کلام کو ظاہر معنے سے پہیر دینا اور تعطیل اوسکو معطل رکہنا ۱۲

قال فقال ائت بها فلما جاء بها قال لها النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این اللہ قالت فی السماء
قال من انا قالت انت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مؤمنۃ قال فقال
عبد اللہ بن رواحۃ فہی حرۃ یا رسول اللہ وابن ابی رباح عن ابن رواحۃ منقطع ولکنہ
متصل من وجوہ اخری صحیحۃ فاخرجہ الحافظ ابن خسرو فی مسند ابی حنیفۃ عنہ عن
عطاء بن ابی رباح ان رجالا من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدثوہ ان
عبد اللہ بن رواحۃ کانت لہ راعیۃ تتعاھد غنمہ فذکر نحوہ بابسط منہ ونحو ھذہ القصۃ
قصص اخری تؤدی معناھا عن معاویۃ بن الحکم السلمی اخرجہا مالک فی المؤطا وابن ابی شیبۃ
ومسلم وابو داود والنسائی وعن محمد بن الشرید اخرجہا اصحاب السنن وعن ابی ھریرۃ اخرجہا
احمد والبغوی والقاضی ابو احمد الغسال فی کتاب المعرفۃ لہ وحسنہا الذھبی وعن ابن عباس
اخرجہا الغسال بسند صحیح وعن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب قصۃ جلۃ نحوھا اخرجہا
الغسال باسناد صحیح عنہ فقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد سوالہا وجوابہا انہا مؤمنۃ
حکم منہ بانہ من لم یقل مثلہ لیس بمؤمن ومن ھنا ما روی شیخ الاسلام عبد اللہ الانصاری
فی کتابہ الفاروق باسنادہ عن ابی بکر ابن نصیر بن یحیی عن الحکم بن عبد اللہ ابی مطیع البلخی صاحب
الفقہ الاکبر قال سالت ابا حنیفۃ عمن یقول لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقال قد کفر
لان اللہ تعالی یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات فقلت انہ یقول اقول

لہ قال الحاکم فی معرفۃ انواع علوم الحدیث سمعت محمد بن صالح بن ہانی یقول سمعت ابا بکر محمد بن اسحق یقول من لم یقر بان اللہ تعالی علی عرشہ قد استوی فوق سبع سمواتہ فہو کافر بربہ یستتاب فان تاب والا ضربت عنقہ والقی علی بعض المزابل حیث لا یتاذی المسلمون والمعاھدون بنتن ریحہ ثم جیفتہ وکان مالہ فیئا لا یرثہ احد من المسلمین اذ المسلم لا یرث الکافر کما قال صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ

فرمایا کہ اوس کو لیکر آؤ۔ حسب الارشاد اوسکو حاضر کیا تو اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی کہان ہے اوس نے عرض کیا کہ آسمان مین ہے۔ پھر فرمایا کہ مین کون ہون اوس نے عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہین اسپر ارشاد ہوا کہ یہ مومنہ ہے۔ عبد اللہ نے عرض کیا کہ اب یہ آزاد ہے۔ ابن ابی رباح کی روایت گو ابن رواحہ سے منقطع ہے[۱] لیکن یہ حدیث دوسرے صحیح طرق سے متصل ہی چنانچہ حافظ ابن خسرو نے مسند ابی حنیفہ مین عطا بن ابی رباح سے روایت کی ہی کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ کی ایک بکریان چرانے والی تہی۔ اور زیادہ بسط سے اوسیکے مانند ذکر کیا۔ اور ایسی ہی اکثر قصص ہین جن سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ معاویہ بن الحکم سلمی سے مالک نے موطا مین اور ابن ابی شیبہ و مسلم و ابو داؤد و نسائی نے اور محمد ابن شرید سے اصحاب سنن نے اور ابو ہریرہ سے احمد اور بغوی نے اور قاضی ابو احمد غسال نے اپنی کتاب المعرفۃ مین اسکو روایت کیا ہی اور ذہبی نے اسکی تحسین کی ہے۔ اور غسال نے بسند صحیح ابن عباس سے اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے اونکے دادا کا قصہ اسی کے مانند باسناد صحیح روایت کیا ہی۔ پس فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد سوال وجواب کہ وہ مومنہ ہے۔ اس بارہ مین حکم صریح ہے کہ جو کوئی ایسا نہ کہے وہ مومن نہین ہے۔ یہی وجہ ہی کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری نے اپنی کتاب الفاروق مین باسناد خود ابو بکر بن نصیر بن یحیی سے اونہون نے حکم بن عبد اللہ ابو مطیع البلخی صاحب فقہ اکبر سے نقل کی ہی کہ مین نے ابو حنیفہ سے پوچھا جو شخص کہے کہ مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین وہ کون ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ بلاشک کافر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ (الرحمن علی العرش استوی)[۲] اور اللہ کا عرش سات آسمانون کے اوپر ہے۔ مین نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مین کہتا ہون۔

---

[۱] یعنی ان دونون سے ایک واسطہ کٹ گیا ہی ۱۲

[۲] رحمن عرش کے اوپر بیٹھا ہے ۱۲

على العرش ستوى ولكن لا ادرى العرش فى السماء او فى الارض فقال اذا انكر انه فى السماء فقد كفر وفى رواية لغيره من قال لا اعرف ربى فى السماء او فى الارض فقد كفر لان الله تعالى على العرش ستوى وعرشه فوق سبع سموٰت قلت فان قال انه على العرش ولكنه يقول لا ادرى العرش فى السماء ام فى الارض قال هو كافر لانه انكر ان يكون فى السماء ومن انكر ان يكون فى السماء فقد كفر لان الله تعالى فى اعلى عليين وهو يدعى من اعلى لا من اسفل وقال ابو حنيفة فى الوصية ؎ الشهيرة عند الحنفية ونقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له حاجة اليه واستقرار عليه وهو الحافظ للعرش وغير العرش فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوق ولو صار محتاجا الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى فهو منزه عن ذلك علوا كبيرا نقله الشيخ على القارى فى شرح الفقه الاكبر وقال البيهقى فى كتاب الاسماء والصفات انا ابو زكريا ابن الحارث الفقيه قال انا ابو محمد ابن حيان اى ابو الشيخ الحافظ انا احمد بن جعفر بن نصر ثنا يحيى بن يعلى قال سمعت نعيم بن حماد يقول سمعت نوح بن ابى مريم ابا عصمة اى المشهور بالجامع لجمعه العلوم يقول كنا عند ابى حنيفة اول ما ظهر اذ جاءته امراة من ترمذ كانت تجالس جهما فدخلت الكوفة فاظننى اقل ما رايت عليها عشرة الاف من الناس تدعوا الى رايها فقيل لها ان ههنا رجلا قد نظر فى المعقول فقال له ابو حنيفة فاتته فقالت انت الذى تعلم الناس المسائل وقد تركت دينك واين

؎ وتعامى

(الرحمٰن علی العرش استوٰی) لیکن یہ کہ عرش آسمان مین ہے یا زمین مین یہ معلوم نہین۔ ابوحنیفہ نے کہا جب وہ
اللہ تعالیٰ کے آسمان پر ہونیکا منکر ہے تو بلاشبہہ کافر ہے۔ اور ابو مطیع کے علاوہ اور شخص کے روایت مین ہے
کہ جو شخص کہے مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین ہے۔ بیشک وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ عرش
پر بیٹھا ہے اور اوسکا عرش ساتون آسمانون کے اوپر ہے۔ سایل نے کہا کہ اگر وہ کہے کہ اللہ عرش پر تو ہے لیکن
یہ معلوم نہین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین مین ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ کے آسمان مین ہونیکا
منکر ہو اور جو اسکا منکر ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین مین ہو۔ اور بلندی کے جانب سے اوسکو
پکارا جاتا ہو نیستی کیطرف سے۔ اور ابوحنیفہ نے وصیت مین (جو حنیفون کے یہان مشہور رہے) کہا ہو ہم مقر ہین
کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے بغیر اسکے اللہ کو عرش کی کچھ ضرورت ہو اور اوسکو اوسپر استقرار ہو اور وہی
نگہبان ہی عرش اور غیر عرش کا اگر عرش کا محتاج ہوتا تو مخلوق کیطرح عالم کو بنانے اور اوسکی تدبیر کی قدرت
نرکہتا اور اگر اوسکو عرش پر جلوس و استقرار کی احتیاج ہوتی تو عرش پیدا کرنے کے قبل کس جگہ تہا۔ لہذا
وہ اس سے منزہ اور بلند و برتر ہے۔ اسکو نقل کیا ہی شیخ علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین۔ اور بیہقی نے
کہا ہے کتاب الاسما والصفات مین کہ خبر دی ہکو ابوزکریا بن حارث فقیہ نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابو محمد بن حیان
یعنی حافظ ابوالشیخ نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن جعفر بن نصیر نے کہ ہم سے حدیث کی ہی یحیٰی بن یعلی نے کہا سنا
مین نے نعیم بن حماد سے وہ کہتے تہے مین نے سنا ہی ابا عصمہ نوح بن ابی مریم سے جو جامع العلوم ہونے کیوجہ
سے ملقب بجامع ہو کہ ہم ابوحنیفہ کے پاس تہے اونکی ابتداء شہرت کے ایام مین ایک عورت ترمذی آئی جو جہم کے
پاس بیٹہا کرتی تہی وہ کوفہ مین داخل ہوی اور اقل درجہ دس ہزار آدمی اس کے گرد مین نے دیکھی وہ
وہ لوگونکو اپنی مذہب کی طرف بلاتی تہی کسی نے اوس سے کہا کہ یہان ایک معقولی آدمی ہے جسکو لوگ ابوحنیفہ کہتے
ہین وہ عورت ابوحنیفہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم ہی لوگون کو مسائل سکہاتے ہو حالانکہ تم نے اپنا
دین ترک کردیا ہے۔

الملك الذی تعبدك فسكت عنها ثم مكث عنها سبعة ايام لا يجيبها ثم خرج الينا وقد وضع كتابا
ان الله تبارك وتعالى فی السماء دون الارض فقال له رجل ارايت قول الله عز وجل (وهو
معكم اينما كنتم) قال هو كما تكتب الى الرجل انی معك وانت غائب عنه والمعنى بالسماء فی
حديث الجارية السوداء وقول ابی حنيفة الجهة السامية العالية فيشمل العرش والسماء
الدنيا اذ ينزل اليها وهو مستو على العرش بشا وقال اسحق بن ابراهيم قال
ابو حنيفة اتانا من المشرق رايان خبيثان جهم معطل ومقاتل مشبه وقال
محمد بن سماعة عن ابی يوسف عن ابی حنيفة افرط جهم فی النفی حتى قال انه
ليس بشی وافرط مقاتل فی الاثبات حتى جعل الله تعالى مثل خلقه وقال
الحسين بن اشكاب عن ابی يوسف بخراسان صنفان ما على الارض ابغض لی منهم المقاتلية
والجهمية اثبتها الحفاظ المزی والذهبی والعسقلانی فی التهذيب والتذهيب وتهذيب
التهذيب وقال الذهبی وغيره قصة ابی يوسف صاحب ابی حنيفة مشهورة فی استتابة
بشر المريسی اما انكر ان يكون الله تعالى فوق العرش وانكر الصفات واظهر قول جهم رواها
ابن ابی حاتم وغيره واسند اللالكائی فی كتاب السنة وغيره عن محمد بن الحسن قال اتفق الفقهاء
كلهم من المشرق الى المغرب على الايمان بالقران والاحاديث التی جاء بها الثقات عن
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی صفة الرب عز وجل من غير تشبيه ولا وصف

۵۸ اللہ کی صفا[ت] کو مخلوق کے صفا[ت] مشابہت دینا اور عقل سے معنی بنا[نا]

اور تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو وہ کہان ہے۔ ابوحنیفہ ساکت رہے اور سات روز تک اوسکو جواب نہ دیا پھر ایک کتاب لکھکر ہمارے پاس لائے کہ اللہ تبارک وتعالی آسمان مین ہی زمین مین نہین ہی ایک آدمی نے کہا تمکو معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہی (وہو معکم اینما کنتم)[۵۱] ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکی ایسی مثال ہی کہ تم کسی کو خط مین لکھو مین تیرے ساتھ ہون اور تم اوس سے دور ہو۔ اور مراد آسمان سے جاریہ سوداکی حدیث مین اور ابوحنیفہ کے مقولہ مین بلندی و بالائی جہت ہی جو شامل ہی عرش اور دنیا کے آسمان کو اسلئے کہ اللہ تعالی دنیا کی آسمان پر نزول فرماتا ہی اور عرش پر اپنی شان سے موجود رہتا ہی۔ اور اسحق بن ابراہیم نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتے تہے ہمارے پاس مشرق سے دو اعتقاد خبیث آئی ہین ایک جہم معطل[۵۲] کا اور دوسرا مقاتل مشبہ[۵۳] کا۔ اور محمد بن سماعہ نے بواسطہ ابی یوسف ابی حنیفہ سے روایت کی ہی کہ جہم نے صفات کے انکار مین یہان تک افراط[۵۴] کی کہ اللہ تعالی کو کہا کہ وہ شئی نہین ہے یعنی شئی کا لفظ اوسکی حق مین مت بولو اور مقاتل نے صفات کے ثابت کرنے مین اتنا غلو[۵۵] کیا کہ اللہ تعالی کو مثل مخلوق کے ٹہیرا دیا۔ اور حسین بن اشکاب نے ابی یوسف سے روایت کی ہی کہ خراسان مین دو گروہ ہین جنکو مین سب اہل دنیا سے برا سمجھتا ہون۔ مقاتلیہ[۵۶] اور جہمیہ[۵۷]۔ اس روایت کو حافظ مزی اور ذہبی اور عسقلانی نے تہذیب اور تذہیب اور تہذیب التہذیب مین ثابت کیا ہے اور ذہبی وغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ کے شاگرد ابو یوسف کا قصہ مشہور ہی بشر مریسی سے توبہ لینے کا جو اللہ کے عرش پر ہونے کا اور صفات کا منکر اور جہم کے قول کا قایل ہوا تہا ابن ابی حاتم وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہی۔ اور لالکائی نے کتاب السنۃ وغیرہ مین محمد بن الحسن سے روایت کی ہی کہ مشرق او مغرب کے تمام علما متفق ہین قرآن اور اون حدیثون پر ایمان لانے مین کہ جنکو معتبر لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ عزوجل کی صفت مین روایت کیا ہی بدون تشبیہ[۵۸] و توصیف وتفسیر کے۔

---

۵۱ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو۔

۵۲ اللہ کی صفات کا منکر۔

۵۳ اللہ کی صفات کو مخلوق کے صفات سے مشابہت کرنیوالا۔

۵۴ کمی کرنا۔ ۵۵ بڑہانا۔ ۵۶ مقاتل کے پیرو۔ ۵۷ جہم کے پیرو۔

ولا تفسير فمن فسر اليوم شيئا منها وقال بقول جهم فقد خرج عما كان عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه وفارق الجماعة فانهم لم يصفوا ولم يفسروا ولكن افتوا بما في الكتاب والسنة ثم سكتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه وصف الرب بصفة لا شئ قال الحافظ ابو عثمان اسمعيل بن عبد الرحمن الصابوني النيسابوري من اعيان اهل الاثر بخراسان واحد شيخة البيهقي في جزئه في اصول الدين وقرأت لابي عبد الله بن ابي حفص البخاري وكان شيخ بخاري في عصره بلا مدافعة وابو حفص كان من كبار اصحاب محمد ابن الحسن الشيباني قال ابو عبد الله اعني ابن ابي حفص هذا سمعت عبد الله بن عثمان وهو عبدان شيخ مرو يقول سمعت محمد بن الحسن الشيباني يقول قال حماد بن ابي حنيفة قلنا لهؤلاء ارأيتم قول الله عز وجل (وجاء ربك والملك صفا صفا) قالوا اما الملئكة فيجيئون صفا صفا واما الرب تعالى فانا لا ندري ما عنى بذلك ولا ندري كيف جيئته فقلنا لهم انا لم نكلفكم ان تعلموا كيف جيئته ولكنا نكلفكم ان تؤمنوا بمجيئه ارايتم من انكر ان الملك لا يجيئ صفا صفا قالوا كافر مكذب قلنا فكذلك من انكر ان الله لا يجيئ فهو كافر مكذب وعلى هذا كله فما عن بعضهم في ابي حنيفة وابن الحسن انهما جهميان ففي غاية البطلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية وغيره بطرق صحيحة عن عبد الله بن المبارك انه قيل له كيف نعرف ربنا قال بانه تعالى

پس اب جو کوئی کسی صفت کی تفسیر کرکے جہم کا پیرو بنے وہ اوس عقائد سے نکل گیا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اور گروہ سنت وجماعت سے علیحدہ ہوا اسلئے کہ انہون نے صفات کی توصیف وتفسیر نہین کی بلکہ کتاب وسنت کے مطابق فتویٰ دیا اور سکوت اختیار کیا اسلئے جہم کے مقولہ کا قائل جماعت سے علیحدہ ہی کہ وہ اللہ کی وہ صفت بیان کرتا ہی جو صفت اوسی چیز کی ہو جو کچھ چیز نہین ہی حافظ ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی نیشا پوری نے (جو خراسان کے بڑے محدث اور بیہقی کے اوستادون مین ہین) اپنی جزو اصول الدین مین لکھا کہ مین نے ابی عبد اللہ بن ابی حفص بخاری کا کلام (جو بالاتفاق اپنے زمانہ مین شہر بخارا کے شیخ تہے اور ان کے پدر ابو حفص محمد بن الحسن شیبانی کے شاگردون مین سے ہین) پڑہا ہے کہ مین نے عبد اللہ بن عثمان ... عبدان شیخ مرو سے سنا ہے کہ مین نے محمد بن الحسن شیبانی سے سُنا ہو کہ حماد بن ابی حنیفہ کہتے ہے ہمنے اون لوگون سے کہا کہ تمہارے نزدیک اللہ عز وجل کے قول (وجاء ربک والملک صفا صفا) سے کیا مراد ہے - اونہون نے کہا کہ فرشتے صف بصف آئین گے لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے آنے سے کیا مراد لی ہے اور اوسکا آنا کیا ہے اسکو ہم نہین جانتے تو ہمنے اون سے کہا کہ رب کے آنے کی کیفیت کے اظہار کی ہم تمکو تکلیف نہین دیتے بلکہ صرف اوسکے آنے پر ایمان لانے کو کہتے ہین یہ تبلاؤ کہ جو کوئی فرشتون کے صف بصف آنے کا منکر ہو وہ کون ہے کہا کہ کافر اور قرآن کا جھٹلانے والا ہی - ہمنے کہا کہ اسیطرح اللہ کے آنے کا منکر ہی کافر اور جھٹلانے والا ہی - ابو حنیفہ اور محمد بن الحسن سے یہ عقائد ثابت ہو لینے کے بعد بعض لوگونکا یہ مقولہ کہ وہ دونون جہمی تہے نہایت لغو ہے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - اور عبد اللہ بن احمد وغیرہ نے جہمیہ کے رد مین صحیح طریقون سے عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ -

فوق سمٰوٰاته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه هٰهنا في الارض وان رجلا قال لابن المبارك يا ابا عبد الرحمٰن قد خفت من كثرة ما ادعوا على الجهمية قال لا تخف انهم يزعمون ان الهك الذى في السماء ليس بشئ قال الصابونى قال ابو عبد الله ابن ابى حفص البخارى ايضا فى كتابه ذكرا براهيم بن الاشعث قال سمعت الفضيل بن عياض يقول اذا قال لك الجهمى انا لا أومن برب يزول عن مكانه فقل انت انا اومن برب يفعل ما يشاء انتهى وقول الفضيل ذكره ابو عبد الله ابن اسمٰعيل البخارى فى الرد على الجهمية ايضا وكأنه عن فضيل اخذه صاحبه اسحٰق بن راهويه فقال ردا على ابن ابى صالح الجهمى قبله رواه البيهقى فى الاسماء والصفات بسند صحيح وروى ابن ابى حاتم ثنا على بن الحسن بن يزيد السلمى ان هشام بن عبد الله الرازى صاحب محمد بن الحسن حبس رجلا فى التجهم فتاب فجيئ به الى هشام ليمتحنه فقال له اتشهد ان الله عز وجل على عرشه بائن من خلقه فقال اشهد ان الله على عرشه ولكن لا ادرى ما بائن من خلقه فقال ردوه الى الحبس فانه لم يتب وقال عمدة الحنفية الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوى فى بيان عقيدة اهل السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد بن الحسن ومن لم يتوق النفى والتشبيه زل ولم يصب التنزيه الى ان قال والعرش والكرسى حق كما بين فى كتابه وهو مستغن عن العرش وما دونه محيط بكل شئ وفوقه (قلت) هذا كما لا يخفى على

آسمانون کے اوپر اپنے عرش پر ہے اپنے خلق سے جدا ہے اور جہمیون کے طرح ہم نہین کہتے کہ وہ یہان بہی
مین ہے اور وہی یہ بہی روایت کرتے مین کہ ایک شخص نے ابن المبارک سے کہا اے ابو عبد الرحمن مجہکو جہمیہ
پر زیادہ بد دعا کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہے اوہون نے کہا کہ کچہہ خوف نہ کر اسلئے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ تمہارا
معبود جو آسمان پہ ہے وہ شئے نہین ہے یعنی اوسکے حق مین شئے کا لفظ مت بولو کہ شئے کا لفظ مخلوق کے حق مین
بولا جاتا ہے - صابونی کہتے ہین کہ ابو عبد اللہ بن ابی حفص بخاری نے اپنی کتاب مین یہ بہی کہا ہے کہ ابراہیم بن الاشعث
نے ذکر کیا ہے کہ مین نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تہے کہ جب جہمی تجہہ سے کہے کہ مین ایسے رب پر
ایمان نہین لاتا جو اپنے جگہ سے سرک جاتا ہے تو کہہ کہ مین ایمان لاتا ہون ایسے رب پر کہ کرتا ہے جو چاہتا ہے - انتہی
اور فضیل کا قول ابو عبد اللہ ابن اسمعیل بخاری نے بہی جہمیہ کے رد مین ذکر کیا ہے اور گویا کہ فضیل سے اونکے شاگرد اسحق
بن راہویہ نے یہ مقولہ لیکر علی بن ابی صالح جہمی کی قول کی تردید مین بیان کیا ہے اسکو بیہقی نے بسند صحیح الاسماء والصفات
مین روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم روایت کرتے ہین کہ بیان کیا ہم سے علی بن حسن بن یزید سلمی نے کہ ہشام بن
عبد اللہ رازی شاگرد محمد بن حسن شیبانی نے ایک شخص کو جہمی ہونے کیوجہ سے قید کیا وہ تائب ہوا اور امتحان کیلئے
ہشام کے پاس لایا گیا ہشام نے اوس سے کہا تو اعتقاد رکہتا ہے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اپنی مخلوق سے جدا ہے
اوس نے کہا مین معتقد ہون کہ اللہ اپنے عرش پر ہے لیکن یہ معلوم نہین کہ مخلوق سے جدا ہونا کیا ہے
ہشام نے کہا کہ اسکو پہر قید مین لیجاؤ یہ تائب نہین ہوا ہے - اور عمدۂ علمائے حنفیہ حافظ ابو جعفر طحاوی
نے بیان عقیدہ اہل سنت وجماعت موافق مذہب فقہاء ملت ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد بن الحسن مین لکہا
ہے کہ جو کوئی نفی اور تشبیہ سے نہین بچا اوسکو لغزش ہوئی اور تنزیہ کو نہین پہونچا پہر کہا طحاوی نے کہ عرش
اور کرسی حق ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے اور وہ بے پرواہ ہے عرش اور اوس چیز سے
جو عرش کے نیچے ہے اور وہ ہر شئے کو محیط ہے اور اوسکے اوپر ہے **مین کہتا ہون** کہ ہوشیار سمجہدار پر
مخفی نہین ہے -

للتعبير متدبر ناظرا لهم فيما ذكرنا من الجمع بين الامرين فافهم ولا تتوهم والله اعلم
ولابي الشيخ الاصبهاني والبيهقي عن يحيى بن يحيى قال كنا عند مالك بن انس فجاء رجل
فقال يا ابا عبد الله الرحمن على العرش استوى كيف استواؤه فاطرق مالك راسه حتى علاه الرحضاء
ثم قال الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما
اراك الا مبتدعا فامر به ان يخرج ولابي القاسم اللالكائي عن جعفر بن عبد الله قال جاء
رجل الى مالك فذكر نحو هذه القصة وللبيهقي بسند صحيح عن عبد الله بن وهب قال كنا
عند مالك بن انس فدخل رجل فقال يا ابا عبد الله الرحمن على العرش استوى كيف استواؤه
فاطرق مالك واخذته الرحضاء ثم رفع راسه فقال الرحمن على العرش استوى كما
وصف نفسه ولا يقال كيف وكيف عنه مرفوع وانت رجل سوء صاحب بدعة اخرجوه
قال فاخرج الرجل وما روى يحيى وجعفر عن مالك كانه اخذه عن شيخه ربيعة بن
ابي عبد الرحمن المعروف بالرأي فاخرج الخلال واللالكائي بسند كله ائمة من طريق سفيان
بن عيينة والبيهقي في الاسماء والصفات من طريق عبد الله بن صالح بن مسلم قال سئل
ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن قوله تعالى استوى على العرش كيف استوى قال الاستواء غير
مجهول والكيف غير معقول ومن الله الرسالة وعلى الرسول البلاغ وعلينا التصديق
وكان ربيعة تبلغه نحو ذلك عن ام المؤمنين ام سلمة فاخرج ابن منده وابن مردويه

کہ یہ مقولہ دلیل صریح ہے ہمارے بیان جمیع بینا لامرین پر سمجہو اور شک مت کرو واللہ اعلم۔ ابوالشیخ اصبہانی
اور بیہقی نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ ہم مالک بن انس کے پاس تہے کہ ایک شخص نے آکر کہا
اللہ عرش پر بیٹہا ہے کسطرح بیٹہا ہے۔ مالک نے اپنا سر جہکا لیا اور اونکو پسینہ آگیا پہر کہا کہ استواء معلوم
ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجہ سے باہر ہے اور اوس پر ایمان لانا واجب اور اوسکا پوچہنا بدعت
ہے اور میرے نزدیک بلاشک تو بدعتی ہے پہر اوسکے نکالدینے کا حکم دیا اور ابوالقاسم لالکائی
نے جعفر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مالک کے پاس آیا اور اسیکے مانند ذکر
کیا اور بیہقی نے بسند صحیح عبد اللہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ہم مالک کے پاس تہے ایک شخص نے
آکر کہا اے ابو عبد اللہ اللہ عرش پر بیٹہا ہے۔ کس طرح بیٹہا ہے۔ مالک نے سر جہکا لیا اور اونکو
پسینہ آگیا پہر اپنا سر اوٹہا کر کہا کہ رحمٰن عرش پر بیٹہا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیکن یہ
نہیں کہہ سکتے کہ کس طرح بیٹہا ہے اوسکی شان اس سے ارفع ہے کہ کوئی کہے کیونکر ہے
اور تو برا آدمی اور بدعتی ہے پہر اوسکو نکلوا دیا اور یحییٰ اور جعفر نے یہ جو مالک سے روایت کیا ہے
گویا کہ مالک نے اپنے شیخ ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن المعروف بالرائے سے اسکو سیکہا ہے چنانچہ خلال
اور لالکائی نے ایسی سند سے کہ جسمین سب آئمہ ہین سفیان بن عیینہ کے طریق سے اور بیہقی نے
الاسماء والصفات مین عبد اللہ بن صالح ابن مسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ
ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے قول (استوی علی العرش) کا مطلب پوچہا کہ
کس طرح بیٹہا ہے ربیعہ نے کہا کہ بیٹہنا معلوم ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجہ سے باہر ہے اور اللہ تعالیٰ
نے پیغام بہیجا اور رسول کا کام تہا پیغام پہونچا دینا اور ہمپر لازم ہے اوسکا تصدیق کرنا ہے
اور گویا کہ ربیعہ کو اسکے مانند ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پہونچا ہے ابن مندہ
اور ابن مردویہ۔

واللالكائي باسانيد صحيحة عن محمد بن اشرس الكوفي وابي كنانة الكوفي ثنا ابو المغيرة
النضر بن اسمٰعيل الحنفي ثنا قرة بن خالد عن الحسن عن امه عن ام سلمة زوج النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول
والاقرار به ايمان والجحود به كفر ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية عن
ابيه عن شريح بن النعمان عن عبد الله بن نافع الصائغ صاحب مالك وخصيصه
قال سمعت مالك بن انس يقول الله في السماء وعلمه في كل مكان قال الذهبي هذا
ثابت عن مالك وروى الحافظ عبد الغني المقدسي وشيخ الاسلام ابو الحسن
علي الهكاري وغيرهما في جمعهم عقيدة الشافعي قال القول في السنة التي انا عليها
ورأيت اهل الحديث عليها الذين رأيتهم مثل سفيان ومالك وغيرهما الاقرار
بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله وذكر اشياء ثم قال وان الله فوق
عرشه على سمائه يقرب من خلقه كيف يشاء وينزل الى سماء الدنيا كيف يشاء وذكر
سائر الاعتقاد وروى المقدسي والهكاري عن الحسن بن هشام البلدوي قال هذه
وصية محمد بن ادريس الشافعي اوصى ان يشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
وذكر الوصية الى ان قال فيها والقرآن كلام الله غير مخلوق وان الله تعالى يرى في
الآخرة عيانا ينظر اليه المؤمنون ويسمعون كلامه وانه تعالى فوق العرش وذكر

الشافعي ومن معه

اور لالکائی نے باسانید صحیحہ محمد بن اشرس کوفی و ابو کنانہ کوفی سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابو مغیرہ نضر بن اسمٰعیل حنفی نے بیان کیا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ حسن بصری سے اونہون نے اپنے والدہ سے اونہون نے اُم سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ استواء معلوم ہے اور اوسکی کیفیت سمجھ سے باہر ہے اور اوسکا اقرار ایمان اور انکار کفر و طغیان ہے اور عبداللہ بن احمد نے جہمیہ کے رد مین اپنے والد سے اونہون نے شریح بن النعمان سے اونہون نے عبداللہ بن نافع صائغ مالک کے مخصوص شاگرد سے روایت کیا ہے کہ مین نے مالک بن انس سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین ہے اور اوسکا علم ہر مکان مین ہے - ذہبی کہتے ہین کہ مالک سے یہ ثابت ہو - اور حافظ عبدالغنی مقدسی اور شیخ الاسلام ابو الحسن علی ہکاری وغیرہما نے اپنے مولفہ عقیدہ شافعی مین روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور وہ اہل حدیث جنکو مین نے دیکھا ہے اونکو اوسپر دیکھا ہے مثل سفیان اور مالک وغیرہما کے وہ اقرار کرنا اور شہادت دینا ہے اسپر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور محمد اللہ کے رسول یعنے پیغام پہونچانے والے ہین - پھر اور باتونکے ذکر کے بعد یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین اپنے عرش کے اوپر ہے جسطرح چاہتا ہے اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور دنیا کے آسمان کے طرف نزول فرماتا ہے جسطرح چاہتا ہے - پہر تمام عقائد کو ذکر کیا - اور مقدسی و ہکاری نے حسن بن ہشام بدوی سے روایت کیا ہے کہ محمد بن ادریس شافعی کی یہ وصیت ہو کہ گواہی دیوے کہ کوئی معبود نہین ہے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا اور وصیت کا ذکر کیا یہان تک کہ کہا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اللہ تعالےٰ آخرت مین خوب ظاہر دکہائی دیگا اہل ایمان اوسکو دیکہینگے اور اوسکا کلام پاک سنینگے - اور اللہ تعالےٰ عرش کے اوپر ہے پھر ذکر کیا -

سائر الوصية وروى الحافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم فالقاضی الشهيد ابو الحسين محمد
بن القاضی ابی یعلی محمد بن الفراء الحنبلی فی طبقات الحنابلة والحافظ ابو موسى المدنی
فالحافظ عبد الغنى المقدسی فی اعتقاد الشافعی عن يونس بن عبد الاعلى المصری قال
سمعت ابا عبد الله محمد بن ادريس الشافعی يقول وقد سئل عن صفات الله عز وجل وما
ينبغی ان يؤمن به فقال الله تبارك وتعالى اسماء وصفات جاء بها كتابه واخبر بها
نبيه صلى الله عليه واٰله وسلم امته لا يسع احدا من خلق الله قامت عليه الحجة الا
الايمان بها اذ القراٰن نزل به وصح عنده بقول النبی صلى الله عليه واٰله وسلم فيما روى
عنه العدل فان خالف ذلك بعد ثبوت الحجة عليه فهو بالله كافر فاما قبل ثبوت
الحجة عليه من جهة الخبر فمعذور بالجهل لان علم ذلك لا يدرك بالعقل و لا
بالروية وبالفكر ونحو ذلك اخبار الله سبحانه ايانا انه سميع بصير وان له يدين
بقوله سبحانه بل يداه مبسوطتان وان له يمينا بقوله سبحانه والسمٰوات مطويات
بيمينه وان له وجها بقوله تعالى كل شیء هالك الا وجهه وقوله عز وجل ويبقى
وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له قدما بقوله صلى الله عليه واٰله وسلم
حتى يضع الجبار فيها قدمه يعنی فی جهنم وانه يضحك من عبده المؤمن بقوله صلى الله
عليه واٰله وسلم للذی قتل فی سبيل الله انه لقی الله وهو يضحك اليه وانه يهبط

تمام وصیت کو اور حافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم پھر قاضی شہید ابوحسین محمد بن قاضی ابویعلی محمد بن فرا حنبلی نے
طبقات حنابلہ میں اور حافظ ابوموسیٰ مدنی پھر حافظ عبد الغنی مقدسی نے اعتقاد شافعی مین یونس بن عبد
الاعلی مصری سے نقل کیا ہے کہ مین نے سنا ہے ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی سے وہ کہتے تھے جب کسی نے
اونسے اللہ کی صفتون اور اوس اعتقاد سے کہ جسپر ایمان لانا ضرور ہے پوچھا تھا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے
ایسے اسما و صفات ہین جنکو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے ۔ اور جنکی اوسکی نبی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دی ہے اللہ کی مخلوق مین سے کسی کو مجال اور وسعت نہین کہ اونپر ایمان
نہ لائے ۔ جب اوسکے پاس حجۃ پہونچ چکی ہو قرآن اور حدیث سے اسلئے کہ قرآن اوس اعتقاد کو لایا ہے
اور اوس آدمی کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہو چکا ہے بسبب روایت کرنے
عادل ضابط لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لہذا بعد ثابت ہونے حجۃ کے اگر وہ شخص اس عقیدہ کے
خلاف کرے تو اللہ کا منکر ہے ۔ ہان حجۃ ثابت ہونے سے پہلے جبتک کہ اس عقیدہ کی اوسکو خبر نہ پہونچی ہو معذور
ہے معلوم نہونے کے وجہ سے اسلئے کہ اس عقیدہ کا علم نظر و فکر و عقل وغیرہ سے حاصل نہین ہو سکتا ہے اور اسکی
مثال یہی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور دیکھتا ہے ۔ اور اللہ کے
لئے دو ہاتھہ ہین جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے دونون ہاتھہ کشادہ ہین ۔ اور اللہ کے لئے
دہنا ہاتھہ بھی ہے جیسا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانون کو اکھٹا کرکے قیامت مین اپنی دہنی ہاتھہ مین
لیگا ۔ اور اللہ کے لئے چھرہ بھی ہے اسلئے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ہر شئی ہلاک ہوگی بجز اوسکی چھرہ کے[1]
اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ای محمد تیری رب صاحب عظمت و کرامت کا چھرہ باقی رہیگا ۔ اور اللہ کیلئے پانو بھی ہے
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (کہ جب دوزخ کہیگی میرا پیٹ نہین بھرا ہے مجھہ مین اور
دوزخی ڈالو) اوسوقت اللہ سبحانہ تعالیٰ دوزخمین اپنے پیر کو رکھیگا (دوزخ کہیگی بس بس میرا پیٹ بھر چکا)
اور اللہ ہنستا ہے اپنے بندے مومن سے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
اللہ کے راستہ مین قتل کیا جاتا ہے وہ اللہ سے ملتا ہے اس حال مین کہ اللہ اوسکے طرف ہنستا ہے

[1] یعنے اللہ تعالیٰ خود بذات خود باقی رہیگا ۱۲

كل ليلة الى السماء الدنيا نخبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بذلك وانه ليس
باعور لقول النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذ ذكر الدجال قال انه اعور وان ربكم
ليس باعور وان المؤمنين يرون ربهم يوم القيامة بابصارهم كما يرون القمر ليلة
البدر وان لله تعالى اصبعا بقوله صلى الله عليه وآله وسلم ما من قلب الا
وهو بين اصبعين من اصابع الرحمن عز وجل فان هذه المعاني التي وصف الله
تعالى بها نفسه ووصفه بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مما لا يدرك
حقيقة ذلك بالفكر والروية ولا يكفر بالجهل بها احد الا بانتهاء الخبر اليه
بها فان كان الوارد بذلك يقوم في الفهم مقام المشاهدة في السماع وجب
الدينونة على سامعها بحقيقته والشهادة عليه كما عاين وسمع من
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ونحن نثبت هذه الصفات وننفي
التشبيه كما نفى ذلك عن نفسه تعالى ذكره فقال ليس كمثله شيء وهو السميع
البصير انتهى وروى السلفي فالذهبي عن علي بن عبد الله الحلواني قصة
حاصلها انه واصحابه كتبوا الى المزني يسألونه ويستعلمون منه فكتب اليهم
الجواب وفيه في حق الله الحق تعالى السميع البصير العليم الخبير المنيع الرفيع
عال على العرش بائن من خلقه وروى اللالكائي عن المروزي قال قلت لابي

اور اللہ آسمان دنیا پر اوترتا ہے جیساکہ خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اور اللہ کانا نہین ہے جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت ذکر کیا تہا دجال کا کہ کانا ہے۔ اور تمہارا رب کانا نہین ہے۔ اور مسلمان قیامت مین اپنے رب کو اپنے انکھونسے دیکھینگے جیساکہ چودہوین رات کے چاند کو دیکھتے ہین (کہ کسی قسم کا شک وشبہ اوسکے دیکھنے مین نہین ہوتا ہے اسیطرح خدا کے دیکھنے مین بہی شک وشبہ نہین ہوگا) اور اللہ کے لئے انگلی بھی ہے جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دل نہین مگر وہ اللہ عزّوجل کے انگلیون مین سے دو انگلیون کے اندر ہے یہ تمام صفتین کہ جنکو اللہ عزّوجل نے اپنی ذات پاک کیلئے بیان فرمایا ہے اور اوسکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے ساتھہ اوسکو موصوف کیا ہے ازآن قبیل ہین کہ اونکی حقیقت نظر و فکر سے دریافت نہین ہوسکتی اور نہ اونکے نہ جاننے سے کوئی کافر بنتا ہے مگر بعد خبردار ہونے کے اگر یہ خبر قائم مقام مشاہدہ اور معائنہ کی ہو تو سننے والے پر ان صفات کو حق جاننا اور اوسپر گواہی دینا واجب ہوجاتا ہے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا یا دیکھا۔ اور ہم ان صفات کو ثابت کرتے ہین اور اللہ کو کسی مخلوق کے مشابہ نہین کہتے ہین جسطرح خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے کہا ہے کہ اوسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ سلفی اور پھر ذہبی نے علی بن عبداللہ حلوانی سے ایک قصہ روایت کیا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ علی بن عبداللہ اور اونکی ساتھیون نے مزنی (تلمیذ خاص شافعی) کے پاس پوچھنے اور معلوم کرنے کیلئے لکھا اوسکے جواب مین اللہ جل شانہ کی تعریف مین مزنی نے یہ تحریر کیا کہ وہ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے جاننے والا ہے خبر رکھنے والا ہے بلند ہے اونچا ہے عرش پر اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ اور لالکائی نے مروزی سے روایت کیا ہے کہ مین نے۔

عبدالله احمد بن حنبل ما معنى قوله وهو معكم ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم قال علمه محيط بالكل وربنا على العرش بلا حد وصفة وروى الخلال عن يوسف بن موسى القطان قيل لابى عبدالله احمد بن حنبل الله فوق السماء السابعة على عرشه بائن من خلقه وعلمه وقدرته بكل مكان قال نعم وروى القاضي ابوالحسين محمد بن الفراء الحنبلي في طبقات الحنابلة في ترجمة ابي العباس احمد بن جعفر الفارسي الاصطخري بسنده عنه قال قال ابوعبدالله احمد بن محمد بن حنبل هذه مذاهب اهل العلم واصحاب الاثر واهل السنة المتمسكين بعروقها المعروفين بها المقتدى بهم فيها من لدن النبي صلى الله عليه وآله وسلم الى يومنا هذا ادركت من ادركت من علماء اهل الحجاز والشام وغيرهم عليها فمن خالف شيئا من هذه المذاهب او طعن فيها او عاب قائلها فهو مخالف مبتدع خارج عن الجماعة زائل عن منهج السنة وسبيل الحق ثم ساقها بطولها وفيها وخلق سبع سموات بعضها فوق بعض وسبع ارضين بعضها فوق بعض وبين الارض العليا والسماء الدنيا خمسمائة عام وبين كل سماء الى سماء مسيرة خمسمائة عام والماء فوق السماء العليا السابعة وعرش الرحمن عز وجل فوق الماء والله عز وجل على العرش والكرسي موضع قدميه وهو يعلم

تهّا

ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے اللہ تعالیٰ کے قول (وھو معکم ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعہم) کے معنی دریافت کئے احمد نے کہا کہ اوسکا علم سبکو محیط ہے اور ہمارا رب عرش پر ہے بدون کسی حد اور صفت کے۔ اور خلال نے یوسف بن موسی القطان سے روایت کیا ہے کہ ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کیا اللہ ساتوین آسمان پر اپنے عرش کے اوپر اپنے مخلوق سے جدا ہے اور اوسکا علم و قدرت ہر مکان مین ہے۔ احمد نے کہا ہان ایسا ہی ہے۔ اور قاضی ابو الحسین محمد بن الفراء حنبلی نے حنبلیونکے طبقات مین ابی العباس احمد بن جعفر فارسی اصطخری کے ترجمہ مین بسند جو دادانشے روایت کیا ہی کہ کہا ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے یہ مذہب ہین اون علماء و محدثین متبعین سنت کے کہ جنہون نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے اور اس صفت مین مشہور و پیشوا ہین عہد مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت تک اسلئے کہ مین نے مکہ اور مدینہ اور شام وغیرہ کے علما کو اسی طریقہ پر پایا ہے لہذا جو کوئی ان مذہبون مین سے کسی بات کا مخالف ہو یا اون پر طعن کرے یا اونکی متبع کو عیب لگائے وہ مخالف بدعتی جماعت سے خارج و طریق سنت و راہ حق سے دور ہے۔ پھر اس تمام مطول روایت کو بیان کیا۔ اس مین یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے اسطرح کہ ایک کے اوپر دوسرا ہے اور اسطرح سات زمینونکو پیدا کیا کہ ایک کے اوپر ایک ہے اور اوپر والے زمین سے دنیا کے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے اور پانی اوپر والے ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور رحمن عز وجل کا عرش پانی کے اوپر ہے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور کرسی اوسکے دونون پیرونکے جگہہ ہے اور وہ جانتا ہے۔

وہ تمہارے ساتھ ہے ۱۲ کوئی سرگوشی تین آدمیون مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالے اونکا چوتھا ہوتا ہے ۱۲

مافی السموات والارضین السبع ومابینهما وما تحت الثرٰی وما فی قعر
البحار الی قوله ویعلم کل شیئ لایخفی علیه من ذلك شیئ وهو علی العرش فوق
السماء السابعة ودونه حجب من نار ونور وظلمة وما هو اعلم بها الی اٰخر ما ههنا
واقواله فیه کثیرة جدًا وللخلال فی السنة عن حرب بن اسمٰعیل قال قلت
لاسحٰق بن راهویه فی قول الله تعالی ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کیف
تقول فیه قال حیث ما کنت فیه فهو اقرب الیك من حبل الورید وهو بائن
من خلقه ثم ذکر عن ابن المبارك هو علی عرشه بائن من خلقه ثم قال واعلی شیئ
من ذلك واثبته قوله تعالی الرحمٰن علی العرش استوی وللبیهقی بسند صحیح عن
الاوزاعی امام اهل الشام قال کنا والتابعون متوافرون نقول ان الله فوق عرشه
ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته وقال شیخ الاشاعرة ابو الحسن علی الاشعری
فی کتابه الابانة عن اصول الدیانة باب ذکر الاستواء علی العرش ان قال قائل
ما تقولون فی الاستواء قیل له نقول ان الله عزوجل مستوٍ علی عرشه کما قال
الرحمٰن علی العرش استوی وقد قال الله عزوجل الیه یصعد الکلم الطیب وقال
بل رفعه الله الیه وقد قال عزوجل یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج
الیه وقال حکایة عن فرعون یا هامان ابن لی صرحًا لعلی ابلغ الاسباب اسباب

اسحٰق

الاوزاعی

الاشعری

جو کچھ ساتون آسمان وزمین اور اونکی درمیان مین ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ[1] مین اور دریاؤن کے تہ مین ہے۔ (احمد بن حنبل کے) اس مقولہ تک کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اوسپر کچھ چھپا نہین رہتا اور وہ عرش پر ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور اوس سے وری آگ اور نور اور اندہیری کے پردے ہین اور وہ کچھ ہی جسکو وہ خوب جانتا ہی اختتام بیان تک۔

اور احمد بن حنبل کے اقوال اس بارہ مین نہایت کثرت سے ہین اور خلّال نے حرب بن اسمٰعیل سے کتاب السنہ مین روایت کیا ہے کہ مین نے اسحٰق بن راہویہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول (ما یکون[2] من نجویٰ ثلثة الا هو رابعهم) مین۔ کیا کہتے ہو۔ کہا جس جگہ تو ہو وہ تیری شاہ رگ سے قریب تر ہے اور وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ پھر اسحٰق نے ابن المبارک سے نقل کیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے عرش پر ہے۔ اپنے مخلوق سے جدا ہے۔ پھر کہا کہ اعلیٰ ترین وبہترین ثبوت اسکا اللہ تعالیٰ کا قول (الرحمٰن[3] علی العرش استویٰ) ہے۔ اور بیہقی نے بسند صحیح اوزاعی امام اہل شام سے روایت کیا ہے کہ ہم کہتے تھے اسوقت مین کہ تابعین بکثرت موجود تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور اللہ کے اون صفات پر ہم ایمان رکھتے ہین کہ جو احادیث نبویہ مین وارد ہین۔

اور شیخ الاشاعرہ ابو الحسن علی اشعری نے اپنی۔ کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ کے (جو عقاید مین ہے) باب الاستواء علی العرش مین کہا ہے اگر کوئی پوچھے استوار مین تم کیا کہتے ہو۔ اوس سے کہا جائیگا کہ ہم کہتے ہین کہ اللہ عزوجل اپنے عرش پر بیٹہا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے (الرحمٰن علی العرش استویٰ) اور فرماتا ہے (الیه[4] یصعد الکلم الطیب) اور عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر مین فرمایا (بل رفعه[5] الله الیه) اور فرمایا کہ وہ تدبیر سے اوتارتا ہے کام آسمان سے زمین تک۔ پھر وہ اوسیکے طرف چڑہ جاتا ہے اور فرعون کا یہ مقولہ حکایت کیا۔ اے ہامان میرے لئے ایک ایسا محل بنا کہ آسمانونکے راستون پر پہونچکر۔

[1] تمام زمینون کے نیچے ۱۲ [2] کوئی سرگوشی تین مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالےٰ اونکا چوتھا ہوتا ہی ۱۲ [3] رحمٰن عرش پر بیٹھا ۱۲ [4] اللہ کے طرف چڑھتی ہین پاک کلمے ۱۲ [5] بلکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے طرف اوٹھا لیا ۱۲

السمٰوات فاطلع الى الٰه موسٰى وانى لاظنه كاذبا كذب موسٰى عليه السلام
فى قوله ان الله عزوجل فوق السمٰوات ـ وقال عزوجل ءامنتم من فى السماء
ان يخسف بكم الارض فالسمٰوات فوقها العرش فلما كان العرش فوق السمٰوات
قال عزوجل ءامنتم من فى السماء لانه مستوٍ على العرش التى فوق السموات وكل الذى
ما علا فهو سماء فالعرش اعلى السمٰوات وليس اذا قال ءامنتم من فى السماء
يعنى جميع السمٰوات وانما اراد العرش الذى هو اعلى السمٰوات الاترىٰ ان الله
عزوجل ذكر السمٰوات فقال وجعل القمر فيهن نورا ولم يرد ان القمر يملأهن
جميعا وانه فيهن جميعا ورأينا المسلمين جميعا يرفعون ايديهم اذا دعوا نحو
السماء لان الله عزوجل مُستوٍ على العرش الذى هو فوق السمٰوات فلولا ان الله
عزوجل على العرش لم يرفعوا ايديهم نحو العرش كما لا يحطونها اذا دعوا الى الارض
الىٰ اٰخر ما ذكر فى تحقيق الامر والرد على من انكر وقال شيخ الاسلام ابو عبدالله
محمد بن خفيف الشيرازى المحدث الفقيه الشافعى الصوفى فى عقيدة الصوفية و
يعتقد انه على عرشه استوىٰ وانه ينزل الى السماء الدنيا عند الاسحار بمعنى الصفة
لا بمعنى الامثال وانه خلق اٰدم لا بيد قدرته بل بيد صفته وهكذا جميع الاخبار
الصحيحة التى رويت فى الصفات يعتقد ايمانا وتسليما لامقايسةً ولامقايسةً

شيخ الاسلام ابن خفيف الصوفى

موسیٰ کے معبود کے طرف جھانکونگا اوسین اوسکو گمان کرتا ہون کہ وہ جہوٹا ہے۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے اس بیان کو جہٹلاتا تھا کہ اللہ عزّوجل آسمانون کے اوپر ہے۔ اور اللہ عزّوجل نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اوس ذات پاک سے جو آسمان مین ہے اس سے کہ تمکو زمین مین دہنسا دیوے۔ کیونکہ وہ عرش پر بیٹھا ہے اور عرش آسمانون کے اوپر ہے جب عرش آسمانون کے اوپر ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے اوس سے جو آسمان مین ہے۔ اور (محاورہ عرب مین) ہر بلند چیز آسمان ہے اسلئے عرش اعلی ترین سموات ہے اور (أأمنتم من في السماء) کے کہنے سے تمام آسمان مراد نہیں ہین بلکہ عرش جو سب آسمانون سے بلند ہے وہ مراد ہے۔ دیکھو اللہ عزّوجل نے آسمانون کے ذکر مین فرمایا اور چاند کو اومین نور بنایا۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ چاند نے تمام آسمانونکو بہر رکہا ہے اور وہ اون سب مین ہے۔ اور ہم کل مسلمانون کو دعا کے وقت آسمانکے طرف ہاتہہ اوٹہاتے ہوئے دیکھتے ہین اسی لئے کہ اللہ عزّوجل عرش پر بیٹہا ہے جو آسمانون کے اوپر ہے اگر وہ عرش پر نہوتا تو عرش کیطرف مسلمان اپنے ہاتہہ نہ اوٹھاتے جسطرح کہ زمین کے جانب دعا کے وقت ہاتہہ نہین جہکاتے اس امر کی تحقیق اور اوسکے منکرین کی تردید کے آخر بیان تک۔

اور لکھا شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی محدث فقیہ شافعی صوفی نے صوفیہ کے عقیدہ مین اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بیٹہا ہے اور وہ دنیا کے آسمان کیطرف سحر[1] کے اوقات مین نزول فرماتا ہے باعتبار صفت کی نہ باعتبار جسم کے اور اوس نے آدم کو اپنے صفت کے ہاتہہ سے بنایا ہے یہ معنی نہین کہ قدرت سے بنایا اور اسیطرح تمام روایات صحیحہ پر جو اللہ تعالیٰ کے صفات کے بیان مین وارد ہین اعتقاد کرکے ایمان لائے اور تسلیم کرے قیاس وعقل کو دخل نہ دے۔

[1] رات کا آخر حصہ ۱۲

هذا وقد افرد جمع من حفاظ المحدثين وايقاظ المحققين تواليف لهذا فلا حاجة
بنا الى الاطالة ههنا (**تنبيه**) فى فتح البارى عن ابى طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص الذهبى صاحب كتاب العلم من طريق عبد الله بن شريك العامرى عن ابيه
قال قيل لعلى ان هنا قوما على باب المسجد يدعون انك ربهم فدعاهم فقال لهم
ويلكم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ويلكم انما انا عبد
مثلكم اكل الطعام كما تأكلون واشرب كما تشربون ان اطعت الله اثابنى ان شاء
وان عصيت خشيت ان يعذبنى فاتقوا الله وارجعوا فابوا فلما كان الغد غدوا
عليه فجاء قنبر فقال قد والله رجعوا يقولون ذلك الكلام فقال ادخلهم فقالوا
كذلك فلما كان الثالث قال لئن قلتم ذلك لاقتلنكم باخبث قتلة فابوا الا ذلك
فقال يا قنبر ائتنى بفعلة معهم مرورهم فخدّ لهم اخدودا بين باب المسجد والقصر
وقال احفروا فابعدوا فى الارض وجاء بالحطب فطرحه بالنار فى الاخدود وقال انى
طارحكم فيها او ترجعوا فابوا ان يرجعوا فقذف بهم فيها حتى اذا احترقوا قال
انى اذا رأيت امرا منكرا   اوقدت نارى ودعوت قنبرا وهذا سند حسن انتهى وقد
حدث فى هذا الزمان احداث على آثارهم يهرعون فانا لله وانا اليه راجعون يجب
اشد الوجوب على اولى الامر ويتحتم اوكد الحتم على اهل العلم والقدر ان يعتنوا ويهتموا

یہ یاد رکھو۔ اور اس بارہ مین بہت سے حفاظ محدثین اور باخبر محققین نے مستقل تصانیف کی ہین۔ اسلئے ہمکو زیادہ بیان کرنے کی یہان ضرورت نہین ہے۔ (**تنبیہ**) فتح الباری مین ابی طاہر محمد بن عبدالرحمن المخلص نے جو مصنف کتاب العلم سے بطریق عبداللہ بن شریک عامری اونکی باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ یہان مسجد کے دروازہ پر چند ایسے لوگ ہین جو آپ کو اپنا رب کہتے ہین۔ حضرت نے اونکو طلب فرما کر پوچھا تمہاری خرابی ہو تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا کہ آپ ہمارے رب ہین اور خالق۔ رزاق ہین۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو مین بھی تم جیسا بندہ ہون جسطرح تم کھانا کھاتے پانی پیتے ہو مین بھی کھاتا پیتا ہون اگر مین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرون تو وہ چاہے تو مجھکو ثواب عطا کرے اور اگر نافرمانی کرون تو ڈرتا ہون کہ مجھکو عذاب دیوے۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اس بدعقیدہ سے باز آؤ اونہون نے انکار کیا اور دوسرے دن پھر آئے قنبر (مولا حضرت کے مولیٰ) نے آکر قسمیہ عرض کیا کہ وہ لوگ پھر وہی کلام کہتے ہین فرمایا کہ اونکو لاؤ اونہون نے آکر ویسا ہی کہا۔ تیسرے روز فرمایا اگر تم ایسا کہو گے تو تمکو مین بہت بری طرح قتل کرونگا وہ لوگ اپنی بات پر اڑے ہوئے رہے حضرت نے فرمایا ای قنبر مزدورونکو مع اونکی آلات کے لے آؤ۔ پھر مسجد اور محل کے درمیان اونکے لئے ایک خندق بنوائی اور فرمایا کھودو اور زمین مین دور تک کھودو اور اوس کھائی مین لکڑیان آگ کے ساتھ ڈلوائین اور فرمایا کہ مین تمکو اس مین ڈالونگا تم توبہ کرو۔ اون لوگون نے تائب ہونے اور اپنے عقیدہ سے رجوع کرنے سے انکار کیا تو آپنے اونکو اوس خندق مین گروا دیا جب وہ لوگ جل گئے تو فرمایا جب مین کوئی بری بات دیکھونگا آگ جلوا کر قنبر کو بلاؤنگا۔ اور یہ سند حسن ہے۔ اب اس زمانہ مین بھی کچھ مبتدع لوگ اونہین سوختہ کردہ گان حضرت ولایت مآب کے پیرو پیدا ہوئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکام و علماء و ذی مقدرت لوگون پر نہایت ضروری اور اشد واجبات سے ہے کہ اس طرف متوجہ رہین اور باہتمام تام۔

حسن سند کے راویون مین کوئی جھوٹا اور غیر معتبر آدمی نہ ہو اوسکو (حسن) کہتے ہین ۱۲

بازالة هذا الامر وعظا وبيانا ويعزروهم غاية التعزير حبسا وضربا وقتلا اعلانا
والتوفيق من الله رب كل شئ فسبحان الذى بيده ملكوت كل شئ وفى خطبة للمولى
على المرتضى يوشك ان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ومن القرآن الا رسمه وفيها
مساجدكم يومئذ عامرة وقلوبكم وابدانكم خربة من الهدى شر من تحت ظل
السماء فقهاء كم منهم تبدو الفتنة وفيهم تعود اخرجه البيهقى فى شعب
الايمان واشار اليه البخارى فى الرد على الجهمية لا يستطيع احد من
الانام ان يرى الله تعالى فى دار الدنيا الا فى المنام او فى
القلب بحقيقة الايمان بالرب قال ذو الجلال المتعال ولما جاء
موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى الآية قال
ابن ابى شيبة فى مصنفه ثنا وكيع عن حسن بن صالح عن منصور عن شيخ يكنى ابا
محمد ان الحسين بن على كان يقول فى قنوت الوتر اللّٰهم انك ترى ولا ترٰى وانت
بالمنظر الاعلى الحديث وقال ابو يعلى فى مسنده نا ابراهيم بن محمد بن عرعرة نا محمد بن
عباد الهنائى نا البراء بن ابى فضالة نا الحضرمى عن ابى مريم رضيع الجارود قال
كنت بالكوفة فقام الحسن بن على خطيبا فقال ايها الناس رأيت البارحة فى منامى
عجبا رأيت الرب تعالى فوق عرشه فجاء رسول الله صلى الله عليه واله وسلم حتى قام

اس عقیدۂ فاسدہ کو پند ونصیحت وقید وقتل اور ضرب وتشہیر کی سخت سزائین دیکر دفع کرین اور توفیق اللہ ہر شئے کے مالک کیطرف سے ہر اور پاک ہر وہ ذات ستودہ صفات کہ جسکے ہاتہہ مین ہر شئے کی ملکیت ہر۔ اور حضرت مولی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ایک خطبہ مین ہر قریب ہر کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن شریف کے فقط حرف باقی رہ جائینگی۔ تمہاری مسجدین اوس زمانہ مین آباد اور دل وبدن ویران ہدایت سے خالی ہونگے آسمان کے نیچے سب سے بد تر تمہارے علماء ہونگے اونہین سے فساد شروع ہوگا اور اُنہین کی جانب عود کریگا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور جہمیہ کے رد مین بخاری نے بہی اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالے کو اس دار دنیا مین کوئی نہین دیکھہ سکتا مگر خواب مین یا پختگی ایمان کے باعث دل سے رب کے اوپر ایمان لانیکی حقیقت مین فرمایا ذوالجلال متعال نے جبکہ آئے موسی ہمارے وقت موعود پر اور اونکے رب نے اونسے کلام کیا موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب دکھلا مجہکو اپنی ذات پاک کہ دیکہون مین تجہکو فرمایا اللہ تعالے نے کہ توجکو نہین دیکھہ سکیگا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہم سے وکیع نے حدیث کی حسن بن صالح سے حسن بن صالح نے منصور سے منصور نے ایک شیخ سے کہ جسکی کنیت ابو محمد ہر ابو محمد نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؓ قنوت وتر مین پڑہا کرتے تہے کہ اے بار خدا تو دیکہتا ہے اور تجہے کوئی نہین دیکہتا اور تو دیکہنے کے اوس مقام پر ہے جو بہت اونچا ہے تمام حدیث دیکہو۔ اور ابو یعلی نے اپنی سند مین کہا کہ ہمسے بیان کیا ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے کہا ابراہیم نے کہا کہ ہم سے محمد بن عباد ہنائی نے بیان کیا اور محمد نے کہا کہ ہم سے براء بن ابی فضالہ نے بیان کیا براء نے کہا کہ ہم سے حضرمی نے بیان کیا ابی مریم سے روایت کرکے جو جارود کا دودہ پلایا ہوا ہے ابو مریم نے کہا کہ مین کوفے مین تہا حسن بن علیؓ نے خطبہ پڑہا فرمایا کہ اے لوگو آج کی رات مین نے اپنے خواب مین ایک تعجب کی چیز دیکہی مین نے رب کو اوسکے عرش کے اوپر دیکہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہان تک کہ۔

عند قائمة من قوائم العرش فجاء ابوبكر فوضع يده على منكب رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم ثم جاء عمر فوضع يده على منكب ابي بكر ثم جاء عثمان فكان
بيده رأسه فقال رب سل عبادك فيم قتلوني قال فانبعث من السماء ميزابان
من دم في الارض قال فقيل لعلي الا ترى ما يحدث به الحسن قال يحدث بما
رأى نا سفيان بن وكيع نا جميع بن عمير بن عبد الرحمن العجلي عن مجاهد او مجالد
عن طريب العجلي عن الحسن بن علي قال لا اقاتل بعد رؤيا رأيتها رأيت رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم واضعا يده على العرش ورأيت ابابكر واضعا يده على
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ورأيت عمر واضعا يده على ابي بكر ورأيت عثمان واضعا
يده على عمر ورأيت دماء دونهم فقلت ما هذه الدماء فقيل دماء عثمان يطلب الله
تعالى به وقد اورد هذه الرؤيا ابو شجاع شيرويه الديلمي في المنتقى ايضا وفي هذا صحة
رؤية الله تعالى في المنام لخواص الانام تبعا للمصطفى كما مضى برواية تسعة من الصحابة
عنه عليه وآله السلام وقد روي ان اول الفقهاء الاربعة قد رأى الله تعالى في المنام
تسعا وتسعين مرة فقال في نفسه لئن رأيته تمام المائة لاسئلنه بم تنجو الخلائق
من عذابه فرآه تبارك وتعالى فسأله واجابه رواه مؤلفو مناقبه وحكاه ابن حجر
الهيتمي في الخيرات الحسان في مناقب الامام ابي حنيفة النعمان وكذا آخر الفقهاء الاربعة

عرش کے پایون مین سے ایک پایہ کے پاس کھڑی ہوے۔ اور ابو بکر نے اگر اپنا ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے کاندہے پر رکھا پہر عمر آئے اونہون نے اپنا ہاتہہ ابو بکر کے مونڈہے پر رکھا پھر عثمان اپنے سر کو اپنے
ہاتہہ مین لیکر آئے اور عرض کیا کہ ای رب اپنے بندونسے پوچہہ کہ اونہون نے مجھکو کیون قتل کیا۔ فرمایا حضرت
حسن نے کہ آسمان سے دو پرنالے خونکے زمین پر بہنے لگے۔ کسی نے حضرت علی سے کہا کہ آپ دیکھتے ہین کہ حسن کیا بیان
کرتے ہین۔ فرمایا حضرت علی نے کہ اونہون نے جو دیکھا ہے اوسکو بیان کرتے ہین۔ دوسری سند ابو یعلی کے اسی
حدیث مین کہا کہ ہم سے سفیان بن وکیع نے حدیث کی کہا سفیان بن وکیع نے کہ ہم سے جمیع بن عمیر بن عبد الرحمن عجلی نے
مجاہد یا مجالد سے روایت کی مجاہد یا مجالد نے طرب عجلی سے طرب عجلی نے حسن بن علی سے نقل کیا ہے کہ حسن بن علی نے
فرمایا کہ مین نہین قتال کرتا ہون بعد اوس خواب کے کہ مین دیکھہ چکا ہون فرمایا کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو کہ اپنے ہاتہہ کو عرش پر رکھے ہوئے تہے اور ابو بکر اپنا ہاتہہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر رکھے ہوئے تہے
اور عمر اپنا ہاتہہ ابو بکر کے اوپر رکھی ہوئے تہے اور عثمان اپنا ہاتہہ عمر کے اوپر رکھے ہوئے تھے اور اونکے نیچے مین نے
بہت سے خون دیکھے مین نے پوچھا کہ یہ خون کیسے ہین جواب ملا کہ عثمان کے خون ہین کہ وہ اوسکا اللہ تعالی سے مطالبہ
کرتے ہین اور منتقی مین ابو شجاع شیرویہ دیلمی نے بھی اس خواب کو نقل کیا ہے اس حدیث سے خاص لوگون کے لیے
خواب مین اللہ تعالی کا دیکھنا صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کو خواب مین دیکھنا اتباع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا جیسا کہ گذر چکا ہے نو صحابہ کے روایت سے کہ ناقلین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور روایت
کیا گیا ہے کہ اول فقہاء اربعہ ابو حنیفہ نے اللہ سبحانہ تعالی کو ننانوی ۹۹ مرتبہ خواب مین دیکھا پھر اپنے دلمین کہا کہ اگر مین
اوسکو سوین مرتبہ دیکھونگا تو اوس سے پوچھونگا کہ اوسکے عذاب سے خلقت کس عمل سے ناجی ہوگی پھر اونہون نے اللہ
تبارک تعالی کو دیکھا تو پوچھا اور جواب پایا۔ اس قصہ کو ابو حنیفہ کے مناقب کے مولفون نے روایت کیا اور ابن حجر
ہیتمی نے خیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان مین نقل کیا ہے۔ اور اسیطرح آخر فقہاء اربعہ۔

قال رأيت رب العزة فی المنام فقلت یارب ما افضل مایتقرب به المتقربون الیك فقال بكلامی یا احمد قلت یارب بفهم او بغیر فهم قال بفهم وبغیر فهم اخرجه جماعة من الحفاظ اخرهم ابن الجزری فی النشر فی القراءات العشر قال صاحب الخلاصة من الحنفیة وفی الفتاوی رؤیة الله تعالی وتقدس فی المنام تكلموا فیها قال بعض المشائخ تجوز منهم الامام الزاهد ركن الاسلام الصفار الانصاری قال المصنف وافقه جدی شیخ الاسلام عبد الرشید بن الحسین واكثر مشائخ سمرقند لایجوزون ذلك حتی قال الشیخ الامام ابو منصور الماتریدی من قال هكذا فهو شر من عابد الوثن وعلیه المحققون من مشائخ بخاری منهم جدی ابو امی الامام ظهیر الدین الكبیر وابنه خالی انتهی وفیما مضی عن الامام علی المرتضی تحقیقا لما رأی الهمام الحسن المجتبی وما عن ابی حنیفة واحمد رد علی كل من خالفه وقال المولی علی المرتضی لم تره العیون بمشاهدة العیان ولكن رأته القلوب بحقائق الایقان وفی روایة لم تره العیون بمشاهدة الابصار ولكن رأته القلوب بحقائق الایمان رواه فئة من اهل السنة والشیعة وله شواهد فی كتاب الاحسان هو بها متعاضد **لایستطیع احد ثناء علی الله انما الله تعالی كما اثنی علی نفسه** روی ابن ابی شیبة واحمد وابن منیع والاربعة وابو یعلی ویوسف القاضی فی سننه والطبرانی فی الاوسط والحاكم

(یعنے احمد بن حنبل نے) کہا کہ مین نے رب العزۃ کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ ای رب کون سا افضل کام ہے جس سے مقرب لوگ تجہ سے نزدیک ہوتے ہین فرمایا کہ ای احمد میرے کلام سے - مین نے عرض کیا کہ سمجھکر یا بدون سمجھے فرمایا سمجھین یا نہ سمجھین - اوسکو حفاظ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور اونکے آخر ابن جرزی نے نشر فی قرارات العشر مین لکھا ہے حنفیون مین سے صاحب خلاصہ نے کہا فتاوے مین ہی کہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکھنے کے مسئلہ مین علماء نے گفتگو کی ہے بعض مشایخ اسکے جواز کے قائل ہین کہ اللہ کو خواب مین آدمی دیکھہ سکتا ہے - انین سے امام زاہد رکن الاسلام صفار انصاری ہین صاحب خلاصہ نے کہا کہ میرے دادا شیخ الاسلام عبد الرشید بن حسین نے صفار سے اتفاق کیا ہے اور اکثر مشایخ سمرقند کے اسکو جایز نہین رکھتے یہان تک کہ ابو منصور ماتریدی نے کہا جو اللہ کی رویت کا خواب مین قائل ہو وہ بت پرست سے بدتر ہے اور اسی پر محققین مشایخ بخارا ہین اور میرے نانا ظہیر الدین کبیر اور میرے ماموں اونہین مین ہین انتہی - اور حضرت علی کا حضرت امام حسن مجتبی کے خواب کو تصدیق فرمانا اور ابو حنیفہ اور احمد کا اللہ تعالی کو خواب مین دیکھنا جو سابق مین منقول ہوا ہے ہر ایک مخالف کی تردید کرتا ہے -

اور مولی علی مرتضی نے فرمایا کہ اللہ کو انکھون نے نہین دیکھا لیکن دلون نے پختہ یقینون سے دیکھا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ انکھون نے اوسکو نظر ونسے نہین دیکھا لیکن دلون نے ایمان کی حقیقت سے دیکھا ہے - اسکو حضرت علی سے ایک جماعت اہل سنت وشیعہ نے نقل کیا ہے اور اسکی بہت سی شہادتین کتاب الاحسان مین ہین جس سے یہ حدیث قوت پاتی ہے - اللہ تعالی کی تعریف کی کسیکو قدرت نہین ہے اوسکی ذات پاک ویسی ہی ہے کہ جسطرح اوس نے خود اپنی ذات پاک کی تعریف فرمائی ہے ابن ابی شیبہ اور احمد وابن منیع اور اصحاب سنن اربعہ اور ابو یعلی نے اور یوسف قاضی نے اپنی سنن مین اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے -

في المستدرك والبيهقي في السنن والضياء في المختارة عن عبد الرحمن بن الحارث بن
هشام عن علي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناءً
عليك انت كما اثنيت على نفسك ورواه الطيالسي بلفظ لا احصي نعمتك ولا ثناء
عليك ورواه النسائي في الكبرى فابن السني في عمل اليوم والليلة عن ابراهيم بن عبد الله
بن عبد القاري عن علي بن ابي طالب قال بتّ عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ذات ليلة فكنت اسمعه اذا فرغ من صلوته وتبوّأ مضجعه يقول اللهم اني اعوذ بك من
عقوبتك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك لا استطيع ثناء عليك ولو حرصت
ولكن انت كما اثنيت على نفسك

الايمان بملائكة الرحمن تعالى

كما ذكروا في
القرآن والاخبار والآثار عن اهل بيت النبوة والعرفان قال الله المتعال كل آمن بالله
وملائكته الآية وقال الله المتعال الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملئكة
رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد في الخلق ما يشاء الآية وقال الله المتعال
ينزّل الملائكة بالروح من امره على من يشاء من عباده ان انذروا انه لا اله الا انا
فاتقون وقال تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم وذكر الله تعالى الملائكة في
القرآن لا يحصى واخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وابن الانباري في كتاب الاضداد

مستدرک مین اور بیہقی نے سنن مین اور ضیاء نے مختارہ مین عبدالرحمن ابن حارث بن ہشام سے اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وترکی آخر مین پڑہتے تھے ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضا کی ساتہہ تیری غصہ سے اور تیرے دی ہوی راحت کے ساتہہ تیری عذاب سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجہکو تیری تعریف کی طاقت نہین تو ویسا ہی ہے جسطرح تو نے خود اپنی ذات کی تعریف فرمائی ہے ۔ اور طیالسی کی روایت مین یہ لفظ ہین کہ مین تیری نعمت اور ثنا کو گہیر نہین سکتا اور نسائی نے کبریٰ مین اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ مین ابراہیم بن عبداللہ ابن عبد قاری سے ابراہیم نے علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ مین ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین رہا مین نے سنا کہ آپ نماز سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ کر فرماتے تھے کہ ای اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری عذاب سے اور پناہ چاہتا ہون تیری رضا کی ساتہہ تیرے غصہ سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجہہ مین طاقت نہین تیری ثنا کی اگرچہ مین حرص کرون ۔ لیکن تو ویسا ہے جسطرح تو نے اپنی ثنا کی ہے ۔ ایمان لانا رحمٰن کے فرشتون پر جسطرح کہ قرآن واحادیث واقوال اہل بیت النبوۃ والعرفان مین مذکور ہین فرمایا اللہ متعال نے کہ سب یعنے نبی اور مؤمن ایمان لائے اللہ پر اور اوسکی فرشتونپر اور فرمایا اللہ متعال نے کہ سب تعریفین اوس اللہ کیلئے ہین جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتون کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہین ۔ زیادہ کرتا ہے اپنی خلقت مین جو چاہتا ہے ۔ اور فرمایا اللہ متعال نے کہ اوتارتا ہے فرشتون کو روح کے ساتہہ اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے کہ لوگون کو ڈر سناؤ کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے سو مجہہ سے ڈرو ۔ اور فرمایا فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے شب قدر مین اوترتے ہین ۔ قرآن مین اللہ تعالی نے فرشتونکا ذکر بہت جگہ کیا ہے ۔ ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اور ابن انباری نے کتاب الاضداد مین ۔

وابو الشيخ فى العظمة والبيهقى فى الاسماء والصفات عن على بن ابى طالب فى قوله
تعالى ويسألونك عن الروح قال هو ملك من الملائكة له سبعون الف وجه لكل وجه
منها سبعون الف لسان لكل لسان منها سبعون الف لغة يسبح الله تعالى بتلك
اللغات كلها يخلق الله من كل تسبيحة ملكا يطير مع الملائكة الى يوم القيمة وقال تعالى
والطور وكتاب مسطور فى رق منشور والبيت المعمور الآية وروى اسحق بن راهويه
والحارث بن ابى اسامة فى مسندهما وابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم فى تفاسيرهم
والصابونى فى المأتين والبيهقى فى شعب الايمان عن خالد بن عرعرة قال قال على سلونى
عما شئتم ولا تسئلونى الاعما ينفع اويضر فقال رجل يا امير المؤمنين ما الذاريات
ذروا قال ويحك لم اقل لك لا تسأل الاعما ينفع اويضر تلك الرياح قال فما المقسمات
امرا قال تلك الملائكة قال فما البيت المعمور قال بيت فى السماء يقال له الضُراح وهو
بحيال الكعبة من فوقها حرمته فى السماء كحرمة البيت فى الارض يصلى فيه كل يوم
سبعون الفا من الملائكة فلا يعودون اليه ابدا الى قوله فى بناء البيت فهبط جبريل
على ابراهيم بالحجر الاسود الحديث وروى عنه بعضه الازرقى فى تاريخ مكة ولعبد
الرزاق وابن جرير وابن المنذر وابن الانبارى فى المصاحف عن ابى الطفيل ان ابن الكواء
سأل عليا عن البيت المعمور ما هو قال ذلك الضُراح بيت فوق سبع سموات تحت العرش

اورآبوالشیخ نے عظمة مین اوربیہقی نے اسمار والصفات مین علی بن ابیطالب رضہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
جو فرمایا ہے اور پوچھتے ہین تجھسی حال روح کا فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے فرشتونمین سے اوسکے ستر ہزار
منہ ہین ہر منہ مین ستر ہزار زبانین ہین ہر زبان مین ستر ہزار بولیان ہین وہ ان سب بولیون مین اللہ کی پاکی بولتا ہے
اللہ تعالیٰ اوسکے ہر ایک پاکی کے کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتونکے ساتھہ اوڑتا ہے قیامت کے
دن تک۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے طور کی اور اوس کتاب کی کہ لکھی گئی ہے کشادہ ورق مین اور قسم ہی بیت معمور کی
اسحاق ابن راہویہ اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر
مین۔ اور صابونی نے مائتین مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین خالد بن عرعرة سے روایت کیا کہ فرمایا حضرت
علی نے مجھہ سے سوال کرو جو چاہو مگر وہ باتین پوچھو کہ مفید یا مضر ہون۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا امیرالمؤمنین
(الذاریات ذروا) سے کیا مراد ہے فرمایا افسوس ہے تجھہ پر مین کہہ چکا ہون کہ مت سوال کرو مجھہ سے مگر
مفید یا مضر باتونکا۔ ذاریات ہوائین ہین۔ اوس نے عرض کیا کہ (المقسمات امرا) سے کیا مراد ہے۔ فرمایا
کہ فرشتے ہین۔ عرض کیا کہ بیت المعمور کیا ہے۔ فرمایا ایک مکان ہے آسمان ہین اوسکو ضُراح کھتے ہین اور وہ کعبہ کے
اوپر اوسکے مقابل مین ہے اوسکی حرمت آسمان مین ایسی ہے جیسی کعبہ کی حرمت زمین مین ہے اوسمین ہر روز
ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین پھر وہ کبھی اوسکے طرف نہین آتے۔ اوسکے بعد ذکر تعمیر کعبہ مین فرمایا اور جبرئیل
حجر اسود کو لیکر حضرت ابراہیم کے پاس اوترے آخر حدیث تک دیکھو اور ازرقی نے اس حدیث کا بعض حصہ حضرت
علی سے تاریخ مکہ مین نقل کیا اور عبدالرزاق اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی انباری نے مصاحف مین ابی
الطفیل سے روایت کیا کہ ابن کوّاء نے حضرت علی سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ ایک مکان موسوم
بضُراح ہے ساتوین آسمان کی اوپر عرش کے نیچے۔

يدخله كل يوم سبعون الف ملك ثم لا يعودون اليه الى يوم القيٰمة وابو الشيخ بن
اصرم فى الاستقامة عن على قال اول ما خلق الله تعالى القلم ثم خلق النون وهى
الدواة ثم خلق اللوح فكتب الدنيا وما يكون فيها حتى تفنى من خلق مخلوق او عمل معمول
برّ او فجور او ما كان من رزق حلال وحرام اورطب ويابس ثم وكل بذلك الكتاب
ملٰئكة ووكل بالخلق ملائكة وقال المتعال له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله وقال وانّ عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون
ولابن المنذر وابى الشيخ عن على فى قوله تعالى له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله قال ليس من عبد الا ومعه ملائكة يحفظونه من ان يقع عليه
حائط او يتردّى فى بئر او يأكله سبع او غرق او حرق فاذا جاء القدر خلوا بينه وبين
القدر ولابى داؤد فى القدر وابن ابى الدنيا فى مكائد الشيطان وابن عساكر فى
تاريخ دمشق عن على قال لكل عبد حفظة يحفظونه لا يخر عليه حائط او يتردّى
فى بئر او تصيبه دابة حتى اذا جاء القدر الذى قدر له خلت عنه الحفظة فاصابه
ما شاء الله ان يصيبه وفى لفظ ابى داؤد انه ليس من الناس احد الا وقد وكل به
ملك فلا تريده دابة ولا شئ الا قال اتقه اتقه فاذا جاء القدر خلا عنه ولابن
سعد وابن جرير وابن عساكر عن ابى مجلز قال جاء رجل من مراد الى على وهو يصلى فى المسجد

اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پھر قیامت تک اوسکے طرف پلٹ کر نہین آتے - اور خشیش بن اصرم نے استقامۃ مین حضرت علی سے نقل کیاہے کہ فرمایا کہ اول اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو اور وہ دوات ہے - پھر لوح محفوظ کو اور اوسمین دنیا اور دنیا کی سب اشیاء کا حال فنا ہونے تک لکھا مخلوق کی پیدایش اور اعمال بد و نیک اور رزق حلال اور حرام یا تر اور خشک جو کچھ ہوا - پھر اوس کتاب پر فرشتونکو مقرر کیا اور خلقت پر فرشتونکو مقرر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بندہ کے لئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے پیچھے سے کہ حفاظت کرتے ہین اوسکی اللہ کے حکم سے - اور فرمایا تمہارے اوپر نگہبان ہین عزت والے لکھنے والے جانتے ہین جو تم کرتے ہین اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے اللہ تعالیٰ کے قول (لہ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ) کی تفسیر مین حضرت علی سے روایت کیا کہ ہر بندہ کے ساتھ فرشتے ہین جو اوسکو بچاتے ہین دیوار کے نیچے دب جانے یا کنوین مین گرنے یا درندہ کے پھاڑ کھانے یا ڈوب جانے یا جل جانے سے پھر جب وقت مقدر آتا ہے وہ فرشتے اوس سے اور مقدر چیز سے الگ ہوجاتے ہین - اور ابو داؤد نے کتاب القدر مین اور ابن ابی الدنیا نے مکائد الشیطان مین اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین حضرت علی رض سے روایت کی کہ اونہون نے فرمایا کہ ہر بندے کے لئے نگہبان ہین جو اوسکی نگہبانی کرتے ہین کہ اوسپر کوئی دیوار نہ گر پڑے یا کنوین مین نہ گرے یا جانور ایذا نہ دیوی یہانتک کہ جب وقت مقدر آتا ہے جو اوسکے لئے ٹھہرایا ہوا ہے - حفاظت کرنے والے فرشتے علیحدہ ہوجاتے ہین اور جو کچھ کہ اللہ تعالےٰ پہونچانا چاہتا ہے پہونچتا ہے - اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہین ہر آدمی پر ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی جانور یا کوئی چیز اوسکو اذیت رسانی کا قصد کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے علیحدہ رہ علیحدہ رہ جب تقدیری امر پیش آتا ہے تو اوسکو چھوڑ دیتا ہے اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابن عساکر نے ابی مجلز سے روایت کیا ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی حضرت علی کے خدمت مین آیا اور آپ مسجد مین نماز پڑھتے تھے -

---

اوسکے لئے یعنی بندے کیلئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے پیچھے سے کہ اوسکی نگہبانی کرتے ہین اللہ کے حکم سے

قول الله ان الله وملائكته يصلون على النبي قال ان هذا لمن المكتوم ولولا انكم سألتموني عنه ما اخبرتكم عنه ان الله عز وجل وكل بي ملكين لا اذكر عند عبد مسلم فيصلي علي الا قال ذانك الملكان غفر الله لك وقال الله وملائكته جوابا لذينك الملكين آمين ولا اذكر عند عبد مسلم فلا يصلي علي الا قال ذانك الملكان لا غفر الله لك وقال الله و ملائكته لذينك الملكين آمين وعن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي انه امر بالسواك وقال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان العبد اذا تسوك ثم قام يصلي قام الملك خلفه فيسمع لقراءته فيدنو منه او كلمة نحوها حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شئ من القرآن الا صار في جوف الملك فطهروا افواهكم للقرآن رواه البزار في مسنده وقال لا نعلمه عن علي باحسن من هذا الاسناد وقد رواه بعضهم عن ابي عبد الرحمن عن علي موقوفا (قلت) أخرجه ابن المبارك في الزهد والآجري في اخلاق حملة القرآن والبيهقي في السنن وقال السيوطي في الاتقان في سند البزار جيد ولبعضه شاهد عن عمر عند ابن زنجويه في فضائل الاعمال وعن علي قال اذا توضا المسافر فان اقام قام عن يمينه ملك وعن شماله ملك فان اذن واقام صلى خلفه صفوف من الملائكة اخرجه عبيد الله بن محمد بن حفص العيشي في جزئه وعن عطاء الخراساني عن مولى امرأته ام عثمان عن علي قال اذا كان يوم الجمعة خرج الشياطين يربثون الناس الى اسواقهم

اللہ تعالیٰ کے قول (ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی) کی مطلب سے فرمایا کہ یہ منجملہ اسرار کے ہے اگر تم مجھسے نہ پوچھتی تو تمکو مین نہ بتلاتا اللہ عزوجل نے میرے لئے دو فرشتے معین فرمائے ہین جب کوئی بندہ مسلمان میرے ذکر کے وقت مجھپر درود بھیجتا ہے یہ دونون فرشتے کہتے ہین اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے اور اللہ تعالےٰ اور اوسکے ملائکہ اون دونو فرشتونکی جواب مین آمین کہتے ہین اور جب کسی بندہ مسلمان کے قریب میرا ذکر ہوتا ہے اور وہ مجھپر درود نہین بھیجتا تو یہ دونو فرشتے کہتے ہین اللہ تیری مغفرت نکرے اور اللہ تعالےٰ اور اوسکے فرشتے اون دونو فرشتونکے جواب مین آمین کہتے ہین۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی سے ہے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہین کہ آپنے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کرکے نماز پڑہنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اوسکے پیچھے کہڑا ہوکر اوسکی قرات سنتا اور اوسکے قریب ہوتا ہے (یا کوئی اور کلمہ اسیکا ہم معنی فرمایا) یہان تک کہ اپنا منہ اوسکے منہ پر رکھدیتا ہے اور جسقدر قرآن اوسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے پیٹ مین داخل ہوتا ہے اسلئے تم اپنے موہنونکو قرآن پڑہنے کیلئے پاک رکھو۔ بزار نے اسکو اپنے مسند مین روایت کیا اور کہا کہ ہمکو اس حدیث کی سند حضرت علی سے اس سند سے بہتر معلوم نہین ہوئے۔ اور بعضون نے اس روایت کو ابو عبدالرحمن سلمی سے حضرت علی سے موقوف روایت کیا ہے۔ (مین کہتا ہون) اسکو روایت کیا ہے ابن المبارک نے زہد مین اور آجری نے اخلاق حملۃ القرآن مین اور بیہقی نے سنن مین اور سیوطی نے اتقان مین کہا ہے بزار کی سند جید ہے اور ابن زنجویہ کے فضایل الاعمال مین عمر رضی اللہ عنہ سے اسکے بعض حصہ کی شہادت منقول ہے۔ اور حضرت علی سے روایت ہی فرمایا کہ جب مسافر وضو کرتا ہے پھر اگر اقامت پڑہتا ہے تو اوسکے دہنے طرف ایک فرشتہ اور اوسکے بائین طرف ایک فرشتہ کہڑا ہوتا ہے پھر اگر اذان کے بعد اقامت پڑہتا ہے تو فرشتونکی صفین اوسکے پیچھے نماز پڑہتے ہین عبیداللہ بن محمد بن حفص عیشی نے اسکو اپنے جزو مین روایت کیا ہے اور عطاء خراسانی نے اپنی زوجہ ام عثمان کے مولیٰ سے اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ جمعہ کے روز شیاطین اپنے جھنڈے لیکر نکلتے ہین لوگون کو بازارون مین روک لینے کیلئے۔

ومعهم الرايات وتقعد الملئكة على ابواب المساجد يكتبون الناس على قدر منازلهم السابق والمصلى والذى يليه الى ان قال هكذا سمعت من نبيكم صلى الله عليه واله وسلم اخرجه ابن ابى شيبة واحمد وعن على قال لما كان اول ليلة من رمضان قام رسول الله صلى الله عليه واله وسلم واثنى على الله وقال ايها الناس قد كفاكم الله عدوكم من الجن ووعدكم الاجابة وقال ادعونى استجب لكم الا وقد وكل الله عز وجل بكل شيطان مريد سبعة من الملئكة فليس بمحلول حتى ينقضى شهر رمضان الحديث اخرجه الاصبهانى فى الترغيب وللبيهقى فى السنن والشعب بسند متعاضد بالشواهد عن على قال انا والله حرضت عمر على القيام فى شهر رمضان قيل وكيف ذالك يا امير المؤمنين قال اخبرته ان فى السماء السابعة حظيرة يقال لها حظيرة القدس فيها ملائكة يقال لهم الروح وفى لفظ الروحانيون فاذا كان ليلة القدر استاذنوا ربهم فى النزول الى الدنيا فيأذن لهم فلا يمرون بمسجد يصلى فيه ولا يستقبلون احدا فى طريق الا دعوا له فاصابه منهم بركة فقال له عمر يا ابا الحسن فحرض الناس على الصلوٰة حتى تصيبهم البركة فامر الناس بالقيام ولابن مردويه عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم هل تدرون ما تفسير هذه الاٰية كلا اذا دكت الارض دكا دكا وجاء ربك والملك

صلوٰة بر صلوٰة عن ثواب وعا والفتنة نار السابق فى

اور فرشتے مسجدونکے دروازونپر بیٹھتے ہین لوگونکے مراتب لکھنے کے لئے اول وقت آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے یہان تک کہ فرمایا ایسا ہی سنا ہے مین نے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسکو روایت کیا ہے اور حضرت علی سے روایت ہے فرمایا کہ رمضان کی پہلی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی تعریف کی اور فرمایا ای لوگو اللہ تعالے نے تمہارے دشمن شیطان سے تمکو بے خوف کردیا اور تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ مجھسے دعا کرو مین قبول کرونگا۔ خبردار رہو اللہ تعالی نے ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے معین فرمادئے ہین ماہ رمضان گذر لینے تک اوسکو قید رکھتے ہین اسکو اصبہانی نے ترغیب مین روایت کیا ہے اور بیہقی نے سنن اور شعب مین ایسی سندسے کہ دوسرے شہادتون سے قوت پاتی ہے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ قسم اللہ کی مین نے ہی عمر کو ماہ رمضان کے قیام (جماعت تراویح) پر برانگیختہ کیا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا امیرالمؤمنین یہ کسطرح ہوا فرمایا کہ مین نے اونکو خبر دی کہ ساتوین آسمان مین ایک مکان ہے جسکو حظیرۃ القدس کہتے ہین اوسمین بہت سے فرشتے ہین جنکو روح کہا جاتا ہے (اور ایک روایت مین روحانیین ہین) وہ شب قدر مین اپنے رب سے دنیا کیطرف اترنے کی اجازت چاہتے ہین اونکو اللہ اجازت دیتا ہے وہ جب کسی مسجد پر گذرتے ہین کہ جسمین نماز ہورہی ہے یا

ومعهم الروايات وتقعد الملائكة على ابواب المساجد يكتبون الناس على قدر منازلهم السابق والمصلى والذى يليه الى ان قال هكذا سمعت من نبيكم صلى الله عليه وآله وسلم اخرجه ابن ابى شيبة واحمد وعن على قال لما كان اول ليلة من رمضان قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واثنى على الله وقال ايها الناس قد كفاكم الله عدوكم من الجن ووعدكم الاجابة وقال ادعونى استجب لكم الا وقد وكل الله عز وجل بكل شيطان مريد سبعة من الملائكة فليس بمحلول حتى ينقضى شهر رمضان الحديث اخرجه الاصبهانى فى الترغيب وللبيهقى فى السنن والشعب بسند متعاضد بالشواهد عن على قال انا والله حرضت عمر على القيام فى شهر رمضان قيل وكيف ذالك يا امير المؤمنين قال اخبرته ان فى السماء السابعة حظيرة يقال لها حظيرة القدس فيها ملائكة يقال لهم الروح وفى لفظ الروحانيون فاذا كان ليلة القدر استاذنوا ربهم فى النزول الى الدنيا فيأذن لهم فلا يمرون بمسجد يصلى فيه ولا يستقبلون احدا فى طريق الا دعوا له فاصابه منهم بركة فقال له عمر يا ابا الحسن فحرض الناس على الصلوٰة حتى تصيبهم البركة فامر الناس بالقيام ولابن مردويه عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هل تدرون ما تفسير هذه الآية كلا اذا دكت الارض دكا دكا وجاء ربك والملك صفا صفا وجیئ يومئذ بجهنم قال اذا كان يوم القيامة تقاد جهنم بسبعين الف زمام

صلوٰة صلوٰة ... السابق في ... والفرض ... دعا ...

اور فرشتے مسجدونکے دروازونپر بیٹھتے ہین لوگونکے مراتب لکھنے کے لئے اول وقت آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے یہان تک کہ فرمایا ایسا ہی سنا ہے مین نے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسکو روایت کیا ہے اور حضرت علی سے روایت ہے فرمایا کہ رمضان کی پہلی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور فرمایا ای لوگو اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن شیطان سے تمکو بے خوف کردیا اور تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ مجھسے دعا کرو مین قبول کرونگا - خبردار رہو اللہ تعالیٰ نے ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے معین فرمادئے ہین ماہ رمضان گذر لینے تک اوسکو قید رکھتے ہین اسکو اصبہانی نے ترغیب مین روایت کیا ہے اور بیہقی نے سنن اور شعب مین ایسی سند سے کہ دوسرے شہادتون سے قوت پاتی ہے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ قسم اللہ کی مین نے ہی عمر کو ماہ رمضان کے قیام (جماعت تراویح) پر برانگیختہ کیا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین یہ کسطرح ہوا فرمایا کہ مین نے اونکو خبر دی کہ ساتوین آسمان مین ایک مکان ہے جسکو حظیرۃ القدس کہتے ہین اوسمین بہت سے فرشتے ہین جنکو روح کہا جاتا ہے (اور ایک روایت مین روحانیین ہین) وہ شب قدر مین اپنے رب سے دنیا کیطرف اوترنے کی اجازت چاہتے ہین اونکو اللہ اجازت دیتا ہے وہ جب کسی مسجد پر گذرتے ہین کہ جسمین نماز ہورہی ہے یا کسی کے سامنے آتے ہین کسی راہ مین تو اوسکے لئے دعاء خیر کرتے ہین اور اونکی خیر و برکت اوسکو پہونچتی ہے اسپر عمر رضہ نے کہا کہ ای ابا الحسن پھر ہم لوگون کو نماز پر یعنے رات کو نفلین پڑھنے پر برانگیختہ کرین کہ اونکو یہ برکت پہونچے پھر لوگون کو قیام (نماز تراویح) کا حکم دیا اور ابن مردویہ نے حضرت علی رضہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم اس آیت (کلا اذا دکت الارض دکا دکا وجاء ربك والملك صفا صفا وجیئ یومئذ بجھنم) کی تفسیر جانتے ہو فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کھینچکر لایا جائیگا ستر ہزار رسون سے -

بيد سبعين الف ملك فتشرد شردة لولا ان الله حبسها لاحرقت السموات
والارض ولابن مردويه عن ابي سعيد قال لما نزلت هذه الاية تغير رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم وعرف في وجهه حتى اشتد على اصحابه ما رأوا من حاله
فسأل علي فقال جاء جبريل فاقرأني هذه الاية فقيل وكيف يجاء بها قال فذكر نحوه
ولابن وهب في كتاب الاهوال عن زيد بن اسلم نحوه والاتيان بجهنم كذلك رواه
مسلم والترمذي وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وابن مردويه عن عبد الله
رفعا وابن ابي شيبة وعبد بن حميد والترمذي وعبد الله بن احمد في زوائد الزهد
وابن جرير عنه وقفا يعد رفعا وعن علي في قوله تعالى وما انزل على الملكين ببابل
هاروت وماروت قال هما ملكان من ملائكة السماء اخرجه ابن ابي حاتم قال السيوطي
في الاتقان وقد افردت في قصتهما جزءً وعن عمير بن سعيد قال سمعت عليا يخبر
القوم ان هذه الزهرة تسميها العرب الزهرة وتسميها العجم اناهيذ وكان الملكان
يحكمان بين الناس فاتتهما فارادها كل واحد منهما عن غير علم صاحبه فقال احدهما
لصاحبه يا اخي ان في نفسي بعض الامر اريد ان اذكره لك قال اذكره يا اخي لعل الذي في نفسي
مثل الذي في نفسك فاتفقا على امر في ذلك فقال لهما المرأة الا تخبراني بما تصعدان
به الى السماء وبما تهبطان به الى الارض فقالا باسم الله الاعظم نهبط وبه نصعد

جو ستر ہزار فرشتون کی ہاتہہ مین ہونگے اور وہ اسطرح کا بہا گنا بہا گیگا کہ اگر اللہ تعالی اوسکو نہ روکے تو آسمان وزمین کو جلا ڈالے۔ اور ابن مردویہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ بدل گیا اور آپکے چہرۂ مبارک پر یہ بات پہچانی گئی اور صحابہ نے جو یہ حالت آپ کی دیکھی اونکو شدت کا غم ہوا۔ حضرت علی رضنے پوچھا تو فرمایا کہ جبرئیل نے آکر یہ آیت مجھکو پڑہائی کسی نے عرض کیا کہ دوزخ کس طرح لائے جائیگی تو جیسا پہلی روایت مین گذرا ہے اوسیکے مانند فرمایا اور ابن وہب نے کتاب الاہوال مین زید بن اسلم سے اسی طرحکا مضمون روایت کیا ہے اور اسیطرح دوزخ کے لانے کو مسلم اور ترمذي اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ سے مرفوعًا اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ترمذي اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین اور ابن جریر نے اونسے موقوف روایت کیا کہ وہ مرفوع کی شمار مین ہے۔ اور حضرت علی رضسے اللہ تعالی کے قول وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت[1] کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ دونون آسمان کے فرشتون مین سے ہین ابن ابی حاتم نے اسکو روایت کیا ہے۔ سیوطی نے اتقان مین لکھا ہے کہ ہاروت اور ماروت کا قصہ مین نے ایک مستقل جزو مین لکھا ہے اور عمیر بن سعید سے منقول ہے کہ مین نے حضرت علی رض کو لوگون سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

یہ زہرہ اسکو عرب زہرہ اور عجم اناہید کہتے ہین اور دونو فرشتے لوگون کے درمیان مین فیصلہ کیا کرتے تہے وہ اونکے پاس آئے اون دونون مین ہر ایک نے بدون علم اپنے ساتہی کے اوسکی رغبت کی پہر ایک نے دوسرے سے کہا ای بہائی میرے دلمین ایک بات ہے اوسکو مین تجہہ سے ذکر کرنا چاہتا ہون اوسنے کہا بیان کر ای بہائی شاید جو تیرے دلمین ہے ویسا ہی میرے دلمین ہو پہر دونوا وس معاملہ مین ایک بات پر متفق ہوئے اور زہرہ نے اونسے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلاؤ جسکے ذریعہ سے تم آسمان پر چڑہتے ہو اور جسکے ذریعہ سے زمین مین اوترتے ہو۔ اونہون نے کہا کہ اللہ کے اسم اعظم کی برکت سے اوترتے اور چڑہتے ہین۔

[1] اور ہاروت وماروت دو فرشتون پر بابل مین جو کچہ کہ نازل کیا گیا۔۱۲

فقالت ما انا بموانيتكما الذى تريدان حتى تعلمانيه فقال احدهما لصاحبه علمها
اياه قال فكيف لنا بشدة عذاب الله فقال الأخر انا نرجوا سعة رحمة الله فعلمها
اياه فتكلمت به فطارت الى السماء ففزع ملك فى السماء لصعودها فطأطأ رأسه فلم
يجلس بعد ومسخها الله فكانت كوكبا اخرجه اسحٰق وعبد بن حميد وابن ابى الدنيا
فى العقوبات وابن جرير وابو الشيخ فى العظمة والحاكم وصححه ولاسحٰق وابن مردويه
عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعن الله الزهرة فانها هى التى
فتنت الملكين هاروت وماروت ولابن ابى حاتم وابن عساكر عن ابى جعفر الباقر قال
السجل ملك وكان هاروت وماروت من اعوانه وكان له كل يوم ثلث لمحات ينظرهن
فى ام الكتاب فنظر نظرة لم تكن له فابصر فيها خلق آدم وما فيه من الامور فاسر ذلك
الى هاروت وماروت فلما قال تعالى انى جاعل فى الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من
يفسد فيها قالا ذلك استطالة على الملئكة ولعبد بن حميد عن علي فى قوله تعالى
كطي السجل قال السجل ملك ولابن ابى الدنيا فى كتاب المطر وابن جرير وابن المنذر و
الخرائطى فى مكارم الاخلاق والبيهقى فى سننه عن على قال الرعد ملك والبرق ضربه
السحاب بمخراق من حديد ولعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والخرائطى فى مكارم
الاخلاق وابن ابى حاتم وابى الشيخ وابى نعيم والبيهقى فى سننه من طرق عن على قال

اوس نے کہاکہ مین تمہاری خواہش پوری نہین کرسکتی جب تک کہ اسم اعظم مجھکو نہ بتلادو۔ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہاکہ اسم اعظم اوسکو سکہادے اوسنے کہاکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سختی سے ہمارا کیا حال ہوگا دوسرے نے کہاکہ ہمکو اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کی امید ہے اوس نے زہرہ کو اسم اعظم سکہادیا وہ اوسکو پڑہکر آسمان کے طرف اوڑگئی اور ایک فرشتہ جو آسمان مین تہا وہ اوسکے چڑہنے سے گہبراگیا اور پہر نہ بیٹھا اور اللہ نے زہرہ کو مسخ کردیا وہ ایک ستارہ بنگئی۔اسحٰق اور عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا نے عقوبات مین اور ابن جریر اور ابو الشیخ نے عظمت مین اور حاکم نے روایت کیاہے اور صحیح کہاہے اور اسحٰق اور ابن مردویہ نے حضرت علیؓ سے روایت کیاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ لعنت کرے زہرہ کو یہ وہی ہے جس نے ہاروت وماروت دو فرشتونکو فتنہ مین ڈالا اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے ابی جعفر باقر سے روایت کیاہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ہاروت وماروت اوسکے مددگار تہے۔ہر روز تین دفعہ نظر کرتا تہاکہ وہ تین بار اصل کتاب مین دیکہاتہا اوس نے ایکبار اور دیکہا جسکی اوسکو اجازت نہتی تو حضرت آدم کی پیدایش اور اوسکے متعلق باتین اوسکو معلوم ہوئین اوسنے یہ قصہ بطور راز کے ہاروت وماروت سے بیان کردیا جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا مین زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہون۔فرشتون نے عرض کیا کیا ایسے شخص کو خلیفہ بناتاہے جو زمین پر فساد کریگا یہ بات فرشتون کے اوپر اپنی بڑائی کی راہ سے ہاروت وماروت نے کہی تہی۔اور عبد بن حمید نے حضرت علیؓ سے اللہ تعالےٰ کے قول (کطی السجل) کی تفسیر مین روایت کیاہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المطر مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور بیہقی نے اپنی سنن مین حضرت علی سے روایت کیاہے کہ رعد ایک فرشتہ ہے اور برق بادل کو مارنے کا لوہے کا گرز ہے اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اپنی سنن مین متعدد طریقون سے حضرت علی سے روایت کیاہے۔

البرق مخاريق من النار بايدى ملائكة السحاب يزجرون به السحاب اى وهو معنى قوله تعالى
هو الذى يريكم البرق خوفا وطمعا وهو معنى ما لابن ابى حاتم عن على بن حسين قال قال
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انما الرعد وعيد من الله فاذا سمعتموه فامسكوا
من الحديث ولابن جرير وابن عساكر عن على انه كان اذا سمع صوت الرعد قال سبحان
من سبحت له اى وهو معنى قوله تعالى ويسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفته ولابن
جرير عن على بن ابى طالب قال لم تنزل قطرة من ماء الا بمكيال على يدى ملك الا يوم
نوح فانه اذن للماء دون الخزان فطغى الماء على الخزان فخرج فذلك قوله انا لما طغى الماء
ولم ينزل شيئ من الريح الا بمكيال على يدى ملك الا يوم عاد فانه اذن لها دون الخزان
فخرجت فذلك قوله بريح صرصر عاتية عتت على الخزان ولعبد الله بن احمد وابن ماجة
والنسائى وابن خزيمة والضياء عن على قال كانت لى من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
منزلة لم تكن لاحد من الخلائق انى كنت اتيه كل سحر فاسلم عليه حتى يتنحنح وانى جئت
ذات ليلة فسلمت عليه فقلت السلام عليك يا نبى الله قال على رسلك يا ابا الحسن
حتى اخرج اليك فلما خرج الى قلت يا نبى الله اغضبك احد قال لا قلت فما لك لم تكلمنى
فيما مضى من الليلة قال انى سمعت فى الحجرة حركة فقلت من هذا قال انا جبرئيل قلت ادخل
قال لا اخرج فلما خرجت قال ان فى بيتك شيئا لا يدخله ملك ما دام فيه قلت ما اعلمه

کہ برق آگ کے گرز ہین ابر کے فرشتون کے ہاتون مین اونسے ابر کو ڈانٹتے ہین اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول (هو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا) کے معنی ہین اور یہی معنی ہین اوس روایت کے جو ابن ابی حاتم نے حضرت علی بن حسین سے روایت کیاہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رعد اللہ تعالیٰ کا وعید ہے جب تم اوسکو سنو باتین کرنے سے رُک جاؤ اور ابن جریر اور ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کیاہے کہ جب آپ رعد کی آواز سنتے تھے فرماتے تھے پاک ہے وہ ذات جس کے لئے تو تسبیح کرتاہے یعنے یہ اللہ تعالیٰ کے قول (ویسبح الرعد بحمده والملائکة من خیفته) کے معنی ہین اور ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیاہے فرمایا کہ ہر قطرہ پانی کا ایک فرشتہ کے ہاتھہ پر ایک پیمانہ سے اوترتا ہے مگر طوفان نوح کے روز پانی کو بلا توسط محافظین حکم دیدیا گیا تہا اسلیئے محافظین پر غلبہ کرکے نکل پڑا او وہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے مقولہ (انا لما طغی الماء) کا اور جو ہوا چلتی ہے وہ فرشتہ کے ہاتھہ مین ایک پیمانہ سے اوس سے چلتی ہے مگر عاد کے روز ہوا کو محافظین سے بالا بالا حکم ہوگیا اسلیئے وہ چل پڑی یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول (بریح صرصر عاتیة) کا وہ ہوا محافظین پر غالب ہوگئی تہی اور عبداللہ بن احمد اور ابن ماجہ اور نسائی اور ابن خزیمہ وضیاء نے حضرت علی سے روایت کیا کہا کہ مجھہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت مین ایک خصوصیت تھی جو کسی دوسرے کو حاصل نہ تہی مین آپ کی خدمت مین ہمیشہ بوقت تہجد حاضر ہوکر آپ پر سلام عرض کرتا تہا آپ تنحنح فرماتے آپکی حضوری مین حاضر ہوتا۔ ایک رات آپکی خدمت مین حاضر ہوکر سلام علیک عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ فرمایا تامل کر ای ابوالحسن (یعنی ابہی میرے پاس مت آ) مین خود تیرے پاس آونگا جب میرے پاس تشریف فرما ہوئے مین نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا آپکو کسی نے خفا کیا فرمایا کہ نہین مین نے عرض کیا کس لیئے آپ نے شب گذشتہ کیوقت مین مجہہ سے ہم کلام نہین ہوئے فرمایا مین نے حجرے مین ایک حرکت سنی مین نے کہا یہ کون شخص ہے عرض کیا کہ مین جبرئیل ہون مین نے کہا داخل ہو کہا نہین آپ بیرون حجرہ تشریف فرما ہوجیئے جب مین نکلا عرض کیا کہ آپ کے مکان مین ایسی شئے ہے کہ جب تک وہ شئے مکان مین ہے فرشتہ داخل نہین ہوتا مین نے کہا ای جبرئیل مجہہ کو اوسکا علم نہین۔

وہ جو ہے دکہلاتاہے تمکو برق ڈرانے اور طمع دلانے کے لئے ۱۲ تسبیح کرتاہے رعد اللہ کے حمد کیا اور فرشتے اوسکے خوف سے ۱۲

يا جبريل قال اذهب فانظر فذهبت ففتحت البيت فلم اجد فيه شيئا غير جرو وكان يلعب به الحسن فقلت ما وجدت الا جروا قال انها ثلث لم يلج ملك ما دام فيها ابدا واحد منها كلب او جنابة او صورة روح واخرجه مسدد فی المسند مختصرا ان جبريل اتی النبی صلی الله عليه وآله وسلم فسلم ثم رجع فقال سلمت ثم رجعت فقال انی لا ادخل بيتا فيه صورة ولا كلب ولا بول ذلك ان جروا للحسن او للحسين كان فی البيت ولابن جرير فی التفسير وابی الشيخ فی العظمة عن علی بن الحسين قال اسم جبريل عبد الله واسم ميكائيل عبيد الله واسم اسرافيل عبد الرحمن وكل شیء رجع الی ايل فهو معبد لله عز وجل ونحوه لابن جرير عن ابن عباس بدون الجملة الثالثة ولابن ابی حاتم عنه الاولی والآخرة وللديلمی عن ابی امامة رفعا بدون الجملة الاخيرة ولابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساكر عن ابی جعفر قال كان ابو بكر يسمع مناجاة جبريل للنبی صلی الله عليه وآله وسلم ولا يراه وللحاكم فی المستدرك عن علی قال ان النبی صلی الله عليه وآله وسلم قال لجبريل من يهاجر معی قال ابو بكر الصديق وعن ابی صالح الحنفی عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم ولابی بكر يوم بدر مع احدكما جبريل ومع الآخر ميكائيل واسرافيل ملك عظيم يشهد القتال او يقف فی الصف اخرجه ابن ابی شيبة واحمد وابن منيع وابن ابی عاصم والدورقی وابو يعلی وابن ابی داؤد وابن جرير وصححه وابن عقدة والحاكم وابو نعيم فی الحلية والعشاری فی فضائل الصديق وخيثمة فی فضائل الصحابة واللالكائی فی السنة والبيهقی فی الدلائل وابو عمر فی الاستيعاب والضياء فی المختارة

عرض کیا کہ آپ تشریف فرما کر ملاحظہ فرماوین یہنے جا کر دروازہ مکان کا کہولا اوس مین بجز پلّے کے کچھہ نہ پایا کہ اوس سے حسنؓ کہیلتے تہے مین نے کہا کہ بجز پلّے کے کچھہ نہین دیکہتا ہون عرض کیا کہ تین چیزین ہین اونمین سے گہر مین ایک ہی جب تک رہتی ہے فرشتہ داخل نہین ہوتا کُتّا یا جنابت یا جاندار کی تصویر اور مسددنے اسکو مسند مین مختصر روایت کیا کہ جبرئیل نے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر سلام عرض کیا پہر واپس ہوئے فرمایا سلام عرض کرکر کیون واپس ہوگئے تہے عرض کیا کہ مین اوس گہر مین نہین داخل ہوتا ہون جس مین تصویر یا کتا یا پیشاب ہوتا ہی اسکا سبب یہہ ہوکہ ایک پلّہ حسنؓ یا حسینؓ کے کہیلنے کا گہر مین ہے اور ابن جریر نے تفسیر مین اور ابوالشیخ نے عظمة مین علی بن حسین سے روایت کیا فرمایا کہ جبرئیل کا نام عبداللہ اور میکائیل کا نام عبیداللہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمن ہے اور جو کچھہ ایل کی طرف منسوب ہے اوسکے معنی مین اللہ کا بندہ اور اسی کے مثل ابن جریر نے ابن عباسؓ سے بدون جملۂ ثانیہ کے اور ابن ابی حاتم نے اونسے پہلا اور دوسرا جملہ اور دیلمی نے ابوامامہ سے مرفوعاً بدون جملۂ اخیرہ کے روایت کیا اور ابن ابی داؤد نے مصاحف مین اور ابن عساکر نے ابوجعفر سے روایت کیا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جبرئیل کا باتین کرنا ابوبکرؓ سنتے تہے مگر جبرئیل کو دیکہتے نہ تہے اور حاکم نے مستدرک مین حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا جبرئیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے ہمراہ کون ہجرت کریگا عرض کیا کہ ابوبکر صدیقؓ اور ابوصالح حنفی سے حضرت علی سے نقل کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے اور ابوبکر سے بدر کے دن فرمایا کہ تم دونون مین سے ایک کے ساتہ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتہ اسرافیل ہی اور اسرافیل بڑا فرشتہ ہی لڑائی مین حاضر ہوتا ہی یا صف قتال مین قیام کرتا ہی اسکو ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابن منیع اور ابن ابی عاصم و دورقی و ابویعلی و ابن ابی داؤد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے صحیح کہا ہی و نیز ابن عقدہ و حاکم و ابونعیم نے حلیہ مین اور عشاری نے فضائل صدیقؓ مین اور خیثمہؒ نے فضائل صحابہ مین اور لالکائی نے سنة مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابوعمر نے استیعاب مین اور ضیا نے مختارہ مین روایت کیا۔

سك ماتح هو الذي ينزل في الركية اذا قل ماؤها فيملأ الدلو بيده وقد ماح يميح ميحاً ١٢ نهاية

وعن على قال كنت على قليب يوم بدر اميح منه فجاءت ريح شديدة ثم جاءت ريح شديدة لم ار ريحا اشد منها الا التى كانت قبلها ثم جاءت ريح شديدة فكانت الاولى ميكائيل فى الف من الملئكة عن يمين النبى صلى الله عليه واله وسلم والثانية اسرافيل فى الف من الملئكة عن يسار النبى صلى الله عليه واله وسلم والثالثة جبرئيل فى الف من الملئكة وكان ابوبكر عن يمينه وكنت عن يساره الحديث اخرجه ابويعلى وابن جرير والبيهقى فى الدلائل وفيه ابو الحويرث عبد الرحمن ابن معاوية ضعيف ولكنه متعاضد بالشواهد وعن محمد بن جبير قال حدثنى رجل من بنى ازدان على بن ابيطالب خطب الناس بالعراق وهو يسمع فقال بينا انا بقليب بدر جاءت ريح لم ار مثلها قط شديدة ثم ذهبت ثم جاءت ريح اخرى لم ار مثلها الا التى قبلها ثم ذهبت ثم جاءت ريح اخرى لم ار مثلها الا التى قبلها فكانت الاولى جبرئيل فى الف مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وكانت الريح الثانية ميكائيل فى الف عن ميمنة النبى صلى الله عليه واله وسلم و ابى بكر وكانت الريح الثالثة اسرافيل فى الف عن ميسرة النبى صلى الله عليه واله وسلم وانا فى الميسرة الحديث اخرجه ابن جرير واخرج وكيع وابن ابى شيبة فى مصنفه واسحق بن راهويه واحمد والبزار والنسأى فى خصائص على والحسن بن سفيان وابويعلى وابن حبان فى صحيحه والطبرانى وابو نعيم فى الحلية بطرق جمة صحيحة وحسنة عن الامام حسن بن على انه خطب حين استشهد على فقال يا اهل الكوفة لقد

اور حضرت علی سے منقول ہے فرمایا کہ بدر کے دن مین ایک کنوئین مین اوترکر پانی بھرتا تہا۔ ناگاہ ایک سخت ہوا چلی پھر دوسری اوس سے سخت چلی کہ اوس سے زیادہ تند ہوا بجز پہلی ہوا کے کبھی دیکھنے مین نہین آئی پھر اور تیز ہوا چلی پہلی ہوا میکائیل تہے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف مین اور دوسری ہوا اسرافیل تھے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین طرف مین۔ اور تیسری ہوا جبرئیل تھے مع ہزار ملائکہ کے اور ابوبکر آپ کے داہنی طرف اور مین بائین جانب تہا۔ آخر حدیث تک اسکو ابویعلی وابن جریر نے وبیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور اسکے سند مین ابوالحویرث عبدالرحمن بن معاویہ ضعیف روای واقع ہے لیکن دوسرے شواہد اسکو قوت دیتے ہین اور محمد ابن جبیر سے منقول ہے کہ بنی ازد کے ایک شخص نے مجہ سے بیان کیا کہ علی ابن ابیطالب نے عراق مین خطبہ پڑہا اور وہ یعنے ازدی سنتا تہا فرمایا کہ مین قلیب بدر کے اوپر تھا ایک ہوا آئی کہ اوسکے مثل مین نے کبھی سخت ہوا نہین دیکھی پھر موقوف ہوگئی اوسکے بعد دوسری ہوا آئی کہ اوسکے مثل بھی کبھی بجز پہلی ہوا کے دیکھنے مین نہین آئی پھر موقوف ہوگئی۔ پھر تیسری ہوا آئی اوسکے مثل بھی بجز پہلی ہوا کے نھین دیکھنے مین آئی۔ پہلی ہوا جبرئیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری ہوا میکائیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابوبکر کی داہنی جانب سے۔ اور تیسری ہوا اسرافیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین جانب سے اور مین بائین جانب مین تھا الحدیث۔ اسکو ابن جریر نے روایت کیا اور وکیع نے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین اور اسحاق ابن راہویہ اور احمد اور بزار نے اور نسائی نے خصائص علی مین وحسن ابن سفیان وابویعلی نے وابن حبان نے اپنے صحیح مین اور طبرانی نے وابونعیم نے حلیہ مین بہت سے صحیح اور حسن طریقون سے امام حسن بن علی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے بعد شہادت حضرت

وعن علی قال کنت علی قلیب یوم بدر امیح منه فجاءت ریح شدیدة ثم جاءت ریح شدیدة لم ار
ریحا اشد منها الا التی کانت قبلها ثم جاءت ریح شدیدة فکانت الاولی میکائیل فی الف
من الملئکة عن یمین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم والثانیة اسرافیل فی الف من الملئکة عن
یسار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم والثالثة جبریل فی الف من الملئکة وکان ابو بکر عن یمینہ وکنت
عن یسارہ الحدیث اخرجہ ابو یعلی وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابو الحویرث عبد الرحمن
ابن معاویة ضعیف ولکنہ متعاضد بالشواهد وعن محمد بن جبیر قال حدثنی رجل من بنی
اود ان علی بن ابیطالب خطب الناس بالعراق وهو یسمع فقال بینا انا بقلیب بدر جاءت
ریح لم ار مثلها قط شدیدة ثم ذهبت ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها ثم ذهبت
ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها فکانت الاولی جبرئیل فی الف مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلّم وکانت الریح الثانیة میکائیل فی الف عن میمنة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم و
ابی بکر وکانت الریح الثالثة اسرافیل فی الف عن میسرة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم وانا فی المیسرة الحدیث
اخرجہ ابن جریر واخرج وکیع وابن ابی شیبة فی مصنفہ واسحق بن راهویہ واحمد والبزار والنسأی
فی خصائص علی والحسن بن سفیان وابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة بطرق
جمة صحیحة وحسنة عن الامام حسن بن علی انہ خطب حین استشهد علی فقال یا اهل الکوفة لقد
فارقکم بالامس رجل لم یسبقہ الاولون بعلم ولا یدرکہ الاخرون کان رسول اللہ علیہ وآلہ وسلّم اذا

مائح هو الذی ینزل فی الرکیة اذا قل ماؤها فیملا الدلو بیده وقد ماح یمیح میحا ۱۲ منه

اور حضرت علی سے منقول ہے فرمایا کہ بدر کے دن مین ایک کنوئین مین اوترکر پانی بھرتا تہا کہ ناگاہ ایک سخت ہوا چلی پھر دوسری اوس سے سخت چلی کہ اوس سے زیادہ تند ہوا بجز پہلی ہوا کے کبھی دیکھنے مین نہین آئی پھر اور تیز ہوا چلی پہلی ہوا میکائیل تھے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف تہے اور دوسری ہوا اسرافیل تھے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین طرف مین۔ اور تیسری ہوا جبرئیل تھے مع ہزار ملائکہ کے اور ابوبکر آپ کے داہنی طرف اور مین بائین جانب تہا۔ آخر حدیث تک اسکو ابویعلی وابن جریر نے وبیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور اسکے سند مین ابوالحویرث عبدالرحمن بن معاویہ ضعیف روای واقع ہے لیکن دوسرے شواہد اسکو قوت دیتے ہین اور محمد ابن جبیر سے منقول ہے کہ بنی ازد کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ علی ابن ابیطالب نے عراق مین خطبہ پڑہا اور وہ یعنے ازدی سنتا تہا فرمایا کہ مین قلیب بدر کے اوپر تھا ایک ہوا آئی کہ اوسکے مثل مین نے کبھی سخت ہوا نہین دیکھی پھر موقوف ہوگئی اوسکے بعد دوسری ہوا آئی کہ اوسکے مثل بھی کبھی بجز پہلی ہوا کے دیکھنے مین نہین آئی پھر موقوف ہوگئی۔ پھر تیسری ہوا آئی اوسکے مثل بھی بجز پہلی ہوا کے نھین دیکھنے مین آئی۔ پہلی ہوا جبرئیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری ہوا میکائیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابوبکر کی داہنی جانب سے۔ اور تیسری ہوا اسرافیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین جانب سے اور مین بائین جانب مین تھا الحدیث۔ اسکو ابن جریر نے روایت کیا اور وکیع نے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین اور اسحاق ابن راہویہ اور احمد اور بزار نے اور نسائی نے خصائص علی مین وحسن ابن سفیان وابویعلی نے وابن حبان نے اپنے صحیح مین اور طبرانی نے وابونعیم نے حلیہ مین بہت سے صحیح اور حسن طریقون سے امام حسن بن علی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے بعد شہادت حضرت علی خطبہ مین فرمایا کہ ای اہل کوفہ رخصت ہوا کل تم سے ایک مرد کہ پہلے لوگ اوس پر علم مین سبقت نہین لیگئے اور پچھلے اوسکے برابر نہین ہوسکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بعثہ فی سریۃ بالرایۃ کان جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ قال البزار لا نعلم احدا یروی ھٰذا الا الحسن واسنادہ صالح (قلت) لبعضہ بعض شاھد فی ما مضے عن المولی المرتضی وبالجملۃ فالجملۃ مما خصص بہ الامام الحسن من العلم المکنون والسر المصون ولابی نعیم فی الحلیۃ عن علی قال کنا نتحدث ان ملکا ینطق علی لسان عمر وعن سوید بن غفلۃ من جملۃ خطبۃ بلیغۃ لعلی ثم ضرب اللہ بالحق علی لسانہ ای عمر حتی رأینا ان ملکاً ینطق علی لسانہ اخرجہ خیثمۃ واللالکائی وابو الحسن علی بن احمد البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما والشیرازی فی الالقاب وابن مندۃ فی تاریخ اصبھان وابن عساکر وعن علی فی قصۃ بدر فجاء رجل من الانصار بالعباس ابن عبد المطلب اسیرا فقال العباس یا رسول اللہ ھٰذا واللہ ما اسرنی لقد اسرنی رجل اجلح من احسن الناس وجھا علی فرس ابلق ما اراہ فی القوم فقال الانصاری انا اسرتہ یا رسول اللہ فقال اسکت فقد ایدک اللہ بملک کریم اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد وابن جریر وصححہ والبیھقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجھاد بعضہ ولابن المنذر وابن ابی حاتم عن علی قال کانت سیما الملٰئکۃ یوم بدر الصوف الابیض فی نواصی الخیل واذنابھا واخرج ابن ابی حاتم وابو الشیخ عن ابی جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی قال کان لذی القرنین صدیق من الملائکۃ یقال لہ زرافیل وکان لا یزال یتعاھدہ بالسلام فقال ذو القرنین یا زرافیل ھل تعلم شیئاً یزید فی طول العمر لنزداد شکرا وعبادۃ قال مالی بذلک من علم ولکن ساسئل عن ذلک فی السماء فعرج زرافیل الی السماء فلبث

جسوقت آپ کو کسی لشکر مین نشان دیکر بھیجتے جبرئیل آپ کے جانب یمین اور میکائیل آپ کے جانب یسار ہوتے اور بغیر فتح کئے اوس جگہ سے مراجعت نہین فرماتے تھے۔ بزار نے کہا کہ ہمارے علم مین بجز حضرت حسنؓ کے اس روایت کو کوئی نقل نہین کرتا ہے اور اسناد اسکی صالح ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث کے بعض کے لئے وہ بعض روایات جو مولی مرتضیٰؓ سے پہلے روایت ہوئین شاہد ہین اور بالجملہ یہ امام حسنؓ کی علوم مکنونہ و اسرار مخصوصہ سے ہے اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت علی سے روایت کیا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان کے اوپر بولتا ہے اور سوید بن غفلہ سے منجملہ خطبۂ بلیغہ حضرت علیؓ کے منقول ہے بیشک اللہ نے حق کو حضرت عمرؓ کی زبان پر بیان کیا ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان پر بولتا ہے اسکو خیثمہ و لالکائی و ابوالحسن علی بن احمد بغدادی نے فضائل ابوبکرؓ و عمرؓ مین اور شیرازی نے القاب مین اور ابن مندہ نے تاریخ اصبہان مین اور ابن عساکر نے روایت کیا اور حضرت علیؓ سے قصۂ بدر مین منقول ہے کہ ایک انصاری عباس ابن عبدالمطلب کو قید کرکے لایا عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اسنے مجھکو قید نہین کیا مجھکو ایک ابلق گھوڑے کے سوار نے جسکے سر کی دونون طرف بال نہ تھے اور وہ اون لوگون مین سے تھا جو سب لوگون سے زیادہ خوبصورت ہین مین اوس کو اس قوم مین نہین دیکھتا ہون انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم مین نے قید کیا اسکو فرمایا سکوت کر مدد کی تیری اللہ نے ایک بزرگ فرشتہ سے اسکو ابن ابی شیبہ و احمد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے اس کی تصحیح کی اور بیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور ابن ابی عاصم نے جہاد مین کچھ حصہ اسکا روایت کیا۔ اور ابن منذر و ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ بدر کے روز فرشتون کی علامت اونکے گھوڑون کے پیشانیون اور دُمون مین سفید اُون تھے اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی سے یعنی امام محمد باقرؓ سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین کا فرشتون مین سے ایک دوست تھا جو زرافیل کہلاتا تھا اور ہمیشہ وہ وقت وقت پر سلام کے لئے آیا کرتا تھا تب ذوالقرنین نے کہا اے زرافیل تمکو معلوم ہے کوئی ایسی چیز جس سے عمر کی لمبائی زیادہ ہوتا کہ ہم شکر اور عبادت زیادہ کرین کہا مجکو اس کا کچھ علم نہین ہے لیکن مین آسمان مین اسکا حال پوچھون گا پھر زرافیل آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

ما شاء الله ان يلبث ثم هبط فقال انى قد سألت عما سألتنى عنه فاخبرت ان لله عينا فى ظلمة
هى اشد بياضا من اللبن واحلى من الشهد من شرب منها شربة لم يمت حتى يكون هو الذى يسأل الله
الموت والحديث والاخبار والآثار فى الملئكة عن اهل بيت النبوة فى غاية من الكثرة مبسوطة فى
كتبنا من علومهم مفرقة وانما مقصودنا ههنا الالمام بشئ من ذكرهم عنهم للمعرفة فليقتصر
على شنعة الفاسدة التى حدثت فى هذه الايام فرقة فرق الله جمعهم وشتت شملهم يكفرون
بالملئكة وينكرون وجودهم وقد اخبر الله تعالى ورسله عنهم باشكالهم واعضائهم وافعالهم
واقوالهم وتسبيحهم وتقديسهم وقربهم من الله تعالى ونزولهم الى الارض وصعودهم الى السماء
وانهم مدبروا العالم بامر الله تعالى وهؤلاء ارذل الاشقياء يزعمون على خلاف الله ورسله
ان الملئكة عبارة عن القوى البشرية والخصال الحسنة قاتلهم الله ما اجراهم على الكفر بملأ الله
الذين من ذكرهم نعوذ بالله من شرهم يتحتم على العلماء تكفيرهم وعلى الامراء تحذيرهم واستتابتهم فان
تابوا والا يجب على اولى الامر قتلهم اخر الامر والتوفيق من الله

(الايمان بكتب الرحمن عز وعلا) قال تعالى امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمومنون كل امن بالله وملئكته
وكتبه وقال المتعال ان هذا لفى الصحف الاولى صحف ابراهيم وموسى وقال ذو الجلال انا انزلنا
التورية فيها هدى ونور وقال ذو الافضال واتينا داود زبورا وقال المتعال فى عيسى واتيناه
الانجيل فيه هدى ونور ومصدقا لما بين يديه من التورية وهدى وموعظة للمتقين

الايمان بكتب الرحمن عز وعلا

اور جب تک اللہ نے چاہا تب تک وہان ٹہیرے پھر اوترے پھر فرمایا کہ جو کچھ آپ نے مجھسے پوچھا تھا
مین نے اوسکا حال پوچھا تو مجھکو خبر دی گئی کہ اللہ کا ایک چشمہ ہے کہ وہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹھا ہے جو کوئی اوس مین سے ایکبار پی لیگا وہ نہین مریگا یہان تک کہ وہی اللہ سے موت مانگے آخر حدیث
تک دیکھو۔ اور ملائکہ کے ذکر کے اخبار و آثار اہل بیت نبوت سے نہایت کثرت سے ہین ہمارے کتب علوم متفرقہ
اہل بیت مین مبسوط ہین ہمارا مقصود اس جگہہ اونکا تہوڑا سا ذکر کرنا ہے اہل بیت کی روایت سے اونکے پہچاننے کے
لئے لہذا اسی قدر پر اکتفا بہتر ہے ۔ اور اس زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوا ہے اللہ تعالے اونکی جماعت کو پراگندہ و
پریشان کرے کہ فرشتون کے وجود سے انکار کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالے اور اوسکے رسولون نے فرشتون کے
اشکال و اعضاء و افعال و اقوال و تسبیح و تقدیس اور اللہ سے قریب ہونے اور زمین پر اوترنے اور آسمان پر
چڑہنے اور اللہ کے حکم سے عالم کی تدبیر کرنے کی خبر دی ہے اور وہ بدبخت ذلیل فرقہ اللہ اور اوسکے رسولونکے
خلاف گمان کرتا ہے کہ قوای بشریہ و نیک عادتون کو فرشتون سے تعبیر کیا گیا ہے اللہ تعالے اس شقی فرقہ کو
تباہ کرے کس قدر دلیر ہین ایسی چیز کے انکار و کفر پر کہ جسکے ذکر سے اللہ کی کتابین لبریز ہین علماء پر اونکا کافر
کہنا اور امر اپر دہمکانا اور توبہ لینا واجب ہی اگر توبہ کرین فبہا ورنہ آخر الامر حکام پر اونکا قتل کرنا واجب ہے
اور توفیق اللہ کی جانب سے ہے (ایمان لانا رحمٰن بزرگ و برتر کی کتابون کے اوپر)
فرمایا اللہ تعالے نے ایمان لایا رسول اوس چیز پر جو نازل ہوئی ہے اوس پر اوسکے رب کیطرف سے
اور سب اہل ایمان ہر ایک ایمان لایا اللہ اور اوسکے ملائکہ اور اوسکے کتابون کے اوپر۔ اور فرمایا خدائے
متعال نے کہ یہ کتب سابقہ مین سے جو ابراہیم و موسٰی کی کتابین ہین اور فرمایا ذوالجلال نے ہم نے
نازل کیا توراۃ کو اوسمین ہدایت و نور ہے اور فرمایا ذوالافضال نے دی ہم نے داؤد کو زبور
اور فرمایا خدای متعال نے عیسٰی کے قصہ مین دی ہم نے اوسکو انجیل اوسمین ہدایت اور نور ہے
اور اپنی سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والی ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیون کے
لئے۔

فى ايات كثيرة تترى واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابو الشيخ عن على قال كتب الله الالواح لموسى وهو يسمع صريف الاقلام فى الالواح عن على قال ان الله تعالى خلق ثلثة اشياء بيده وقال كتب التورٰية بيده اخرجه الدارقطنى فى الصفات وحكمه الرفع وقد رفعه عبد الله بن الحارث عند ابن ابى الدنيا فى صفة الجنة وابى الشيخ فى العظمة والبيهقى فى الاسماء والصفات وكذا قال هذه الجملة كعب رواه عبد بن حميد وقاله ميسرة وابراهيم وفيه اربعة اخرجه هناد واخرج ابن ابى حاتم وابو الشيخ وابن مردويه عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه واله وسلم قال الالواح التى انزلت على موسى كانت من سدر الجنة كان طول اللوح اثنى عشر ذراعا وعن اصبغ بن نباتة قال كنا جلوسا عند على بن ابى طالب فاتاه يهودى فقال يا امير المؤمنين متى كان الله فقمنا اليه فلهزناه حتى كدنا نأتى على نفسه قال على خلوا عنه ثم قال اسمع يا اخا اليهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن كتابك الذى جاء به موسى بن عمران فان كنت قد قرأت كتابك وحفظته فانك ستجده كما اقول انما يقال متى كان لمن لم يكن ثم كان فاما من لم يزل بلا كيف يكون كان بلا كينونة كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد لا يزال بلا كيف ولا غاية ولا ينتهى اليه غاية انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية فبكى اليهودى وقال والله يا امير المؤمنين انها لفى التورٰية هكذا حرفا حرفا وانى اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله اخرجه الاصبهانى فى الحجة (قلت) هذه الرواية بما فيها من معالم الدين وعزائم اليقين هى نفسها دليل جليل متين على ثبوتها وصحتها وحسن حفظ

اى واصلة معتبر بل انقطعت دونه جميع الغايات

علاوہ اِن کے ذکر کتب مین بہت آیتین پے درپے موجود مین اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابو الشیخ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے واسطے تختون کو لکھا اور آپ تختون پر قلمون کی آواز سنتے تھے حضرت علیؓ سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تین چیزین اپنے ہاتہ سے بنائین اور فرمایا کہ توارت کو اپنے ہاتہ سے لکھا اسکو دارقطنی نے صفات مین روایت کیا اور یہ روایت حکما مرفوع ہے اور مرفوع روایت کیا اِسکو عبداللہ بن حارث سے ابن ابی الدنیا نے صفت جنت مین اور ابو الشیخ نے عظمت مین اور بیہقی نے الاسماء والصفات مین اور یہ جملہ کعب نے بہی اسیطرح کہا ہے روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور میسرۃ اور ابراہیم نے بہی کہا ہے اور اسمین چار چیزونکا ذکر ہے کہ جنکو اللہ نے اپنے ہاتہ سے بنایا اسکو ہناد نے روایت کیا۔ اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے جعفر بن محمدؒ سے یعنی امام جعفر صادق رضؓ سے روایت کی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے جد سے وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا وہ تختے جو موسیٰ پر اوتارے گئے جنت کی بیری کے درختون مین سے تہے اور لمبائی تختے کی بارہ گز تہی اور اصبغ ابن نباتہ سے منقول ہے کہ ہم حضرت علیؓ بن ابی طالب کی خدمت مین حاضر تہے کہ ایک یہودی نے اگر عرض کیا یا امیر المؤمنین اللہ کب ہوا ہم نے اوسپر حملہ کیا اور قریب تہا کہ اوسکو مار ڈالین۔ فرمایا حضرت علی رضؓ نے علیحدہ ہوجاؤ اوس سے پہر فرمایا اے یہودی اپنے کان سے سُن جو مین کہتا ہون اور اپنے دل سے یاد رکہہ مین اوس کتاب کا مضمون تجکو سناتا ہون جسکو موسیٰ بن عمران لیکر آئے ہین اگر تو نے اپنی کتاب پڑہی اور یاد کی ہے تو اِس مضمون کو جیسا مین کہتا ہون تو پائیگا۔

کب ہوا اوس شخص کی نسبت بولتے ہین کہ نہ ہو پہر ہوجاے اور جو کہ ہمیشہ سے بلا کیف ہے وہ تہا اور یون نہ کہو کہ ہوگیا وہ ہمیشہ سے ہے پہلے سے پہلے اور بعد کے بعد۔ ہمیشہ سے بلا کیف اور بے غایت ہے نہین نہتی ہوتی ہے اوسکی طرف کوئی غایت غایات اوس سے دور منقطع ہوجاتی ہین وہ غایت ہر غایت کی ہے۔ یہ سنکر یہودی رویا اور عرض کی قسم ہے اللہ کی اے امیر المؤمنین یہ مضمون اسیطرح حرف بحرف توارت مین ہین اور مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمدؐ بندے اور رسول ہین اسکو اصبہانی نے حجۃ مین روایت کیا ہے **مین کہتا ہون** کہ یہ روایت اور جو کچہہ اوسمین دین کی نشانیان اور یقین کی باتین ہین یہ خود بڑی پکی دلیل ہے اوس کے ثبوت اور صحت پر۔

ابن نباتة وضبط لها وان له من ذمتها وعهدتها من البراءة غاية فانهما لا قدرة على وضعها له ولا لالف الاف مثله معه فانهما من كلام الله عز وعلا في كتابه تعالى والحمد لله على الهداية الى الدراية للجدالله وعن الوليد بن عبدالله عن ابيه قال بلغ عليا ان الاشتر قال ما بال ما في العسكر يقسم ولا يقسم ما في البيوت فارسل اليه فقال انت القائل كذا قال نعم قال اما والله ما قسمت عليكم الا سلاحا من مال الله كان في خزانة المسلمين جلبوا به عليكم فنفلتكموه ولو كان لم اعطيتكموه لرددته على من اعطاه الله اياه في كتابه ان الحلال حلال ابدا وان الحرام حرام ابدا والله لئن ثنيتم لي الوسادة وبايعتموني لاسيرن فيكم سيرة تشهد لي بها التورية والانجيل والزبور واني قضيت بما في القرآن واحسن ادبه بالدرة اخرجه ابن عساكر وعن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فاني لاخطب يوما على الناس وحبر من احبار اليهود واقف في يده سفر ينظر فيه فناداني فقال صف لنا ابا القاسم فقال علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس بالقصير ولا بالطويل البائن وليس بالجعد القطط ولا بالسبط هو رجل الشعر اسود ضخم الراس مشرب لونه حمرة عظيم الكراديس شثن الكفين والقدمين طويل المسربة وهو الشعر الذي يكون في النحر الى السرة اهدب الاشفار مقرون الحاجبين صلت الجبين بعيد ما بين المنكبين اذا مشى يتكفأ كانما ينزل من صبب لم ار قبله مثله ولم ار بعده مثله قال علي ثم سكت فقال لي الحبر وماذا قال على هذا ما يحضرني قال الحبر في عينيه حمرة حسن اللحية حسن الفم تام الاذنين يقبل جميعا ويدبر جميعا

اور ابن نباتہ کے خوب اچھی طرح یاد رکھنے پر اور اوسکی ذمہ داری سے نہایت درجہ مین بری ہے کیونکہ یہ کلام اس طرحکا ہے کہ اوسکے بنا لینے پر اوسکو اور اوسکے مانند ہزارون ہزار کو قدرت نہین ہے کیونکہ وہ اللہ کے کلام مین سے ہی جو اوسکی کتاب مین ہے اور اللہ کا شکر ہے جسنے اپنی عظمت کے سمجھنے کی راہ بتائی - اور ولید بن عبد اللہ سے روایت ہی وہ اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ حضرت علی رض کو خبر پہونچی کہ مالک اشتر نے کہا کہ کیا باعث کہ جو کچھ لشکر مین ہے وہ تقسیم کیا جاتا ہے اور جو کچھ گھرون مین ہے وہ نہین تقسیم کیا جاتا آپ نے اوسکو بلا بھیجا اور فرمایا تو ہی نے ایسی بات کہی کہا ہان آپ نے فرمایا قسم اللہ کی مین نے تمپر تقسیم نہین کیا مگر کچھ ہتیار جو اللہ کے مال مین سے تہی جو مسلمانونکے خزانہ مین تھے - وہ گھر نے اونکو تمہارے اوپر کھینچ لائے تھے سو وہ مین نے تمکو انعام مین دیا اور اگر وہ اونکا مال ہوتا تو مین تمکو نہ دیتا البتہ مین وہ اوسی کو پھیر دیتا جسکو اللہ نے اپنی کتاب مین دیا ہے حلال حلال ہے اور حرام حرام ہے ہمیشہ تک قسم اللہ کی اگر تم میرے لئے مسند کو دو کردو اور مجھسے بیعت کرو تو البتہ مین تم مین اوسی چال پر چلونگا کہ میرے لئے توراۃ اور انجیل اور زبور کو اپنی دینگے کہ مین نے اوسکے موافق حکم کیا جو قرآن مین ہے اور آپ نے اوس شخص کو دُرہ سے اچھی طرح ادب دیا اسکو روایت کیا ابن عساکر نے - اور منقول ہے حضرت علی سے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن مین بھیجا مین ایکروز لوگون کو خطبہ سناتا تہا اور ایک عالم علمائے یہود سے وہان کھڑا تہا اوسکے ہاتھ مین ایک کتاب تھی اوسکو دیکھتا تہا مجھکو آواز دیکر کہا کہ ہم سے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرو فرمایا حضرت علی نے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پست قد اور نہ بہت دراز قامت ہین - آپ کے سر کے بال نہ بہت پیچدار اور نہ بالکل سیدھے ہین بلکہ وہ بال سیاہ رنگ متوسط الحالت ہین - سر مبارک بڑا - رنگ مائل بسرخی - اعضا کے جوڑ بہاری - کف دست و پا پر گوشت - مسربہ دراز سینہ سے ناف تک - کے بال پلکین لانبی بہوین ملے ہوئے - پیشانی کشادہ - سینہ چوڑا - رفتار کی ایسی حالت ہی کہ گویا نیچے زمین سے اوترتے ہین مین نے آپکا مثل آپسے پہلے دیکھا اور نہ آپکے بعد دیکھا - فرمایا حضرت علی نے پہر مین نے سکوت کیا حبر (یہودی عالم) نے کہا اور کچھ بیان فرمائے - حضرت علی نے فرمایا اس وقت مجھے اسیقدر یاد تہا - حبر نے کہا دونو چشم مبارک مین سرخی اور داڑھی خوبصورت دہن خوش وضع - کان پورے ہین جب کسی جانب متوجہ ہوتے ہین تمام جسم سے متوجہ ہوتے ہین اور جب پشت پھیرتے ہین تمام جسم سے پشت پھیرتے ہین -

فقال علی هٰذہٖ واللہ صفتہ قال الحبر وشیٔ اٰخر قال علی وما ھو قال الحبر وفیہ حیاء قال علی ھو الذی
قلت لک کانما ینزل من صبب قال الحبر فانی اجدہ ھٰذہ الصفۃ فی سفر اٰبائی ونجدہ یبعث من حرم اللہ
وامنہ وموضع بیتہ ثم یہاجر الی حرم یحرمہ ھو ویکون حرمتہ کحرمۃ الحرم الذی حرم اللہ ونجد انصارہ
الذین ھاجر الیہم قوماً من ولد عمرو بن عامر اھل نخل واھل الارض قبلہم یہود قال علی ھو ھو قال
الحبر فانی اشہد انہ نبی وانہ رسول اللہ الی الناس کافۃ فعلی ذلک احیا وعلیہ اموت وعلیہ ابعث
ان شاء اللہ اخرجہ ابن سعد وابن عساکر **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ جریجرۃ وکان لہ علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما
اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذن اجلس
معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک الموضع الظہر والعصر والمغرب
والعشاء الاٰخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ
فتفطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ما الذی تصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی
یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاھدا ولا غیرہ فلما ترجل النہار
قال الیہودی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وشطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التورٰیۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ
بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزین

حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہی اللہ کی آیہ آپ ہی کی صفت ہی۔ حبر نے کہا کہ اور یہی صفت ہی۔ حضرت علیؓ نی فرمایا وہ کیا ہی۔ حبر نے عرض کیا کہ آپ مین حیا ہی حضرت علیؓ نے فرمایا مین تجہہ سی بیان کر چکا کہ گویا نزول فرماتے تہے نیچی جگہ سے عرض کیا حبر نے مین اس صفت کو اپنی باپ دادون کے کتاب مین پاتا ہون اور ہم پاتے ہین کہ آپ اللہ کے حرم وجای امن اور اوسکی گہر کی جگہ سی مبعوث ہوکر ایسے حرم کی طرف ہجرت فرمائینگی جسکو خود حرم بنائینگی اور اوسکی حرمت اللہ کے حرم کی مثل ہوگی اور ہم پاتے ہین آپ کی انصار کو جنکی طرف آپ ہجرت فرمائینگی ایک قوم عمرو بن عامر کی اولاد سی کہجورون والی اور اوس ملک پہ زمین پر انسی پہلے یہود قابض تہی۔ فرمایا حضرت علیؓ نی آپ وہی شخص ہین عرض کیا حبر نی کہ مین گواہی دیتا ہون آپ نبی ہین اور تمام لوگون کی طرف اللہ کی رسول ہین اسی عقیدہ پر زندہ رہونگا اور اسی پر مرونگا اور اسی پر قبر سے اوٹہونگا اگر اللہ نے چاہا اسکو ابن سعد و ابن عساکر نی روایت کیا ہی اور حضرت علیؓ سی منقول ہی کہ ایک یہودی جسکو جریجرہ کہا جاتا تہا اوسکی چند دینار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ قرض تہے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر تقاضا کیا آپ نے فرمایا اے یہودی تجکو دینے کے لئے میری پاس کچہ نہین ہے اوسنے عرض کیا کہ جب تک آپ میرا قرض ادا نہ فرمادینگے مین آپ سے علحدہ نہ ہونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تیرے پاس بیٹہا رہونگا اور اوس کے پاس جلوس فرماکر اوسی جگہ آپ نے ظہر و عصر و مغرب و عشا و صبح کی نماز پڑہی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو زجر و توبیخ کرتے تہے اور اوسکو ڈراتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زجر و توبیخ کو معلوم فرماکر فرمایا تم اوس کے ساتہ کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو ایک یہودی قید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو میرے رب نے معاہد پر اور اوسکے سوا اور ون پر بہی ظلم کرنے سے منع کیا ہے جب دن چڑہا کہا یہودی نے مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمد رسول اللہ کے ہین اور نصف مال میرا فی سبیل اللہ ہی خبردار ہو اللہ کی قسم ہے یہ کام مین نے اسی لئے کیا کہ آپ کی صفت جو توراۃ مین مذکور ہے مجکو معلوم ہوجائے کہ محمدؐ بن عبد اللہ جائے پیدایش آپ کی مکہ اور جای ہجرۃ طیبہ یعنے مدینہ۔ اور ملک آپکا شام نہ کج خلق اور نہ سخت دل اور نہ بازارون مین شور کرنے والے اور نہ فحش پسند

المسربة مبلج الثنايا كث اللحية كان عنقه ابريق فضة كان الذهب يجري في تراقيه
عرقه في وجهه كاللؤلؤ شثن الكفين والقدمين له شعرات ما بين لبته الى صدره تجري
كالقضيب لم يكن على بطنه ولا على ظهره شعرات غيرها يفوح منه ريح المسك اذا قام غمر الناس
واذا مشى فكانما يتقلع من صخرة اذا التفت التفت جميعا واذا انحدر فكانما يتحدر في صبب
اطهر الناس خلقا واشجع الناس قلبا واسخى الناس كفا لم يكن قبله مثله ولا يكون بعده
مثله ابدا قال الحبر يا علي اني اصبت في التورية هذه الصفة ايقنت انه لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله اخرجه ابن عساكر (**تنبيه**) قال ابن كثير في اوائل التفسير في ذكر
جمع القرآن وقول حذيفة ابن اليمان لعثمان رضي الله تعالى عنهما ادرك هذه الامة قبل ان
يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى وذلك ان اليهود والنصارى مختلفون فيما
بايديهم من الكتب فاليهود بايديهم نسخة من التورية والسامرة يخالفونهم في الفاظ كثيرة
ومعاني ايضا وليس في تورية السامرة حرف الهمزة ولا حرف الهاء ولا حرف الياء والنصارى ايضا بايديهم
تورية يسمونها العتيقة وهي مخالفة لنسختي اليهود والسامرة واما الاناجيل التي بايدي
النصارى فاربعة انجيل مرقس وانجيل لوقا وانجيل متى وانجيل يحيى وهي مختلفة ايضا اختلا
كثيرا وهذه الاناجيل الاربعة كل منها لطيف الحجم منها ما هو قريب من اربع عشرة ورقة
بخط متوسط ومنها ما هو اكثر من ذلك اما بالنصف او الضعف ومضمونها سيرة عيسى وا

اللبة الهزمة التي فوق الصدر وفيها تنحر الابل والهزمة النقرة في الصدر وفي التفاحة اذا غمزتها بيدك وتهزمت البئر اذا حفرتها ١٢ نهاية

مسی بہ (بالو نکا خط) چمکدار دندان - گہری داڑہی - گردن آپ کی گویا آفتاب سیمین تہی - حلق مین گویا سونا جاری ہے چہرہ مبارک پر پسینہ مثل موتیون کے - قدم اور ہتیلیون پر گوشت - گلے و سینہ کے درمیان مثل کہجور کے شاخ کے کچہہ بال تہے - کہ اونکے علاوہ شکم و پشت پر اور بال نہ تہے - مشک کی خوشبو آپ سے مہکتی تہی - جب قیام فرماتے سب لوگون سے بلند معلوم ہوتے - اور جب چلتے گویا کہ بلند پتہر پر سے اوترتے ہین جب متوجہ ہوتے پورے طور پر متوجہ ہوتے اور جب اوترتے گویا نشیب مین اوترتے ہین - سب لوگون سے اخلاق مین بہتر اور بہادر دل - سب سے زیادہ ہاتہہ کے سخی آپکے مثل نہ پہلے آپ سے ہوا لئے نہ بعد آپ کے کبہی ہوگا جبرئیل نے عرض کیا کہ اے علی مینے یہی صفت توریت مین پائی ہے - مین یقین کرتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمد رسول اللہ کے ہین - اسکو ابن عساکر نے روایت کیا - **تنبیہ** ابن کثیر نے تفسیر کے شروع مین قرآن شریف کو جمع کرنے کے ذکر مین کہا کہ حذیفہ بن الیمان نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ سے یہ کہا کہ اصلاح فرمایئے اس امت کی اس سے پہلے کہ اختلاف کرین قرآن مین مانند اختلاف یہود اور نصاریٰ کے اسکا باعث یہہ ہے کہ یہود و نصارے کے پاس جو کتابین ہین وہ اون مین باہم مختلف ہین یہود کے پاس ایک نسخہ توراة کا ہے - اور سامرہ بہت سے الفاظ اور معانی مین اونکے مخالف ہین اور سامرہ کی توراة مین حرف ہمزہ و ہا و یا نہین ہے اور نصاریٰ کے پاس ایک توراة ہے جسکو عتیقہ کہتے ہین وہ یہود و سامرہ دونون کے نسخون سے مخالف ہے - اور نصاریٰ کے پاس چار انجیلین ہین - انجیل مرقس - انجیل لوقا - انجیل متی - انجیل یحیےٰ - اون مین بھی باہم اختلاف کثیر ہے - اور یہ چارون انجیلین مختصر حجم کی ہین - اون مین سے بعض بخط متوسط قریب چودہ ورق کے ہے - بعض اس سے بڑی ہین دونی یا ڈیوڑہی مقدار مین - اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے عادات و واقعات +

واحكامه وكلامه وفيه شئ قليل مما يدعون انه كلام الله وهي مع هذا مختلفة كما قلنا وكذلك
التورية مع ما فيهما من التبديل والتحريف ثم هما منسوخان بعد ذلك بهذه الشريعة المحمدية
المطهرة انتهى وليعلم ان العبارات التي ينقلها رواة الاحاديث من التورية والانجيل يوجد بعضها
الى الآن في التورية والزبور والانجيل وصحائف انبياء بني اسرائيل ويوجد بعض الفاظها
متفرقة في مواضع شتى وكثير منها لا يوجد الآن في هذه الكتب الموجودة فيحتمل ان اليهود
والنصارى اسقطوها على وفق عادتهم المعروفة التي اقر بها المفسرون من النصارى ويحتمل
ان تكون تلك العبارات منقولة من كتب احاديث موسى على نبينا وعليه السلام واحاديث
انبياء بني اسرائيل فان اهل الكتاب يطلقون لفظ التورية على تلك الكتب ايضا وهم الآن يطلقون
لفظ التوراة على مجموعة فيها توراة موسى وزبور داؤد وصحائف اشعياء وارمياء وغيرهم من
الانبياء عليهم السلام وفيها عدة من كتب تواريخ الانبياء فهم يطلقون لفظ التوراة على هذه
المجموعة وكذلك كانوا يطلقون في زمان سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه لفظ
التورية على كتب احاديثهم ايضا كما لموسى بن عقبة في النسائي عن ابي مروان ان كعبا حلف بالذي
فلق البحر لموسى انا لنجد في التوراة ان داؤد نبي الله عليه السلام كان اذا انصرف من صلوته قال
اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة الحديث والتوراة نزلت قبل داؤد عليه الصلواة
وكذلك النصارى يطلقون لفظ الانجيل على الاناجيل الاربعة التي جمعها متى ويوحنا

اور احکام کا اون مین ذکر ہے اور کسیقدر وہ بہی ہے کہ جس کے کلام اللہ ہونے کے وہ مدعی ہین اور اوسپر بھی باہم مختلف ہین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور ایسا ہی حال توارت کا ہے باوجود تبدیل اور تحریف کے پہر یہ دونون کتابین شریعت محمدیہ مطہرہ سے منسوخ ہین انتہٰی۔ جاننا چاہیئے کہ جن عبارات کو رواۃ احادیث توراۃ وانجیل سے نقل کرتے ہین از آنجملہ بعض عبارات ہنوز توراۃ وزبور وانجیل وصحائف انبیاے بنی اسرائیل مین موجود ہین اور بعض عبارات بالفاظ متفرقہ مواضع مختلفہ مین پائے جاتے ہین اور بہت سی وہ عبارتین اب اِن موجودہ کتب مین مفقود ہین احتمال ہے کہ یہود ونصارے نے حسبِ عادتِ معروفہ خود اونکو ساقط کر دیا ہو چنانچہ مفسرین نصارٰے نے اسکا اقرار کیا ہے اور احتمال ہے کہ عبارات مذکورہ کتب احادیث موسیٰ وانبیاے بنی اسرائیل علی نبینا وعلیہ السلام سے منقول ہون اِس لئے کہ اہل کتاب لفظ توراۃ اِن کتابون پر بھی اطلاق کرتے ہین اور اب اوس مجموعہ پر کہ جس مین توراۃ موسیٰ اور زبور داؤد اور صحائف اشعیا وارمیا وغیرہم انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہین لفظ توراۃ کا اطلاق کرتے ہین اور اس مجموعہ مین اور چند انبیا کی تاریخ کی کتابین بھی شامل ہین اور اِسی طرح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب کے زمانہ مین توراۃ کا لفظ کتب احادیث انبیا پر اطلاق کرتے تہے جیساکہ موسےٰ بن عقبہ نے پہر نسائی نے ابو مروان سے روایت کیا ہے کہ کعب کہتے تہے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ راستہ دیا دریا مین موسےٰ علیہ السلام کو ہم پاتے ہین توراۃ مین کہ داؤد نبی اللہ علیہ السلام جبوقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے پڑہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً یعنے اے اللہ درست کر میرے لئے میرے دین کو کہ جسکو تونے میرے لئے عصمۃ بنایا ہے الحدیث اور نزول توراۃ کا قبل داؤد علیہ الصلوٰۃ کے ہے اور اسیطرح نصاریٰ اناجیل اربعہ پر جنکو متیٰ ویوحنا

ولوقا ومرقس فيها كلام الله الذي قرأ عليهم عيسى عليه السلام وفيها سيرة عيسى ومعجزاته من كلام الجامعين وايضا يطلقون لفظ الانجيل على رسائل الحواريين وعلى كل كتاب فيه سيرة عيسى او سيرة مريم عليهما السلام وقد وقع التحريف واغلاط الكاتبين في هذه الكتب وتراجمها كثيرا واختلفت نسخها اختلافا شهيرا قبل زمان نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم كما اقر به المفسرون من النصارى ولكنها مع ذلك مملوة من توحيد الله تعالى واخبار خاتم الانبياء صلى الله عليه وآله وسلم وان بدلت بعض كلماتها او زيدت او نقصت فاصل مضامينها ظاهر على اولي الالباب وهي موافقة للقرآن العظيم الذي انزله الله على نبينا الامي الذي لم يقرأ كتابا ولا كتبه قط فاي كلام في هذه الكتب خالف القرآن ولم يمكن التطبيق فمخالفة القرآن دليل قطعي على غلط الكاتبين فيها عمدا او سهوا فالقرآن جامع لهذه الكتب ومبين ما هو صحيح منها وموضح لما اغلق منها ومبين لاغلاط الكاتبين فيها قال الله تبارك وتعالى وانزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه وقال الله تعالى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل الكتاب لا ريب فيه من رب العالمين هذا وقد حدثت في زماننا فرقة يسبون سيدنا عيسى بن مريم عليهما السلام واتباعه السابقين بالسنتهم واقلامهم ويعتذرون بان النصارى يسبون نبينا فنحن نسب نبيهم لا جواب لهم عندنا غير ذلك فهؤلاء خارجون عن دين الاسلام بلا شك ويجب قتلهم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

دلوقا و مرقس نے جمع کیا انجیل کا لفظ اطلاق کرتے ہین اوسمین اللہ کا وہ کلام ہی جسکو حضرت عیسیٰ نے اونکو پڑھکر
سنایا اور حضرت عیسیٰ کے عادات ومعجزات کا ذکر کلام جامعین سی ہے ونیز رسائل حوارین اور ایسی کتاب پر
کہ جسمین سیرت عیسی یا مریم علیہا السلام کی ہے لفظ انجیل اطلاق کرتے ہین اور ان کتب مذکورہ اور اونکے
تراجم مین تحریف واغلاط کاتبین بکثرت واقع ہوئے ہین اور اونکے نسخ مین اور نسخ کتب مذکورہ قبل زمانۂ
نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشہور اختلاف پڑچکا ہی چنانچہ مفسرین نصاری اسکے مقر ہین لیکن باوجود
اِسکے اَللہ کی توحید واخبار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو و پر ہین اگرچہ کتب مذکورہ مین
بعض کلمات بدلے ہوے یا بڑہاے یا گہٹائے ہوے ہین تاہم اونکے اصل مضامین اہل فہم پر ظاہر ہین
اور موافق ہین اوس قرآن عظیم کے جسکو اللہ نے ہمارے اوس نبیِ اُمّی پر نازل فرمایا ہے کہ جسنے کبھی
کسی کتاب کو نپڑہا تہا نہ لکہا تہا لہذا جو کلام کتب مذکورہ مین مخالف قرآن وغیر ممکن التطبیق ہو وہ کاتبین کی
غلطی پر دلیل قطعی ہے خواہ عمداً یا سہواً اور قرآن جامع کتب مذکورہ اور جو کچھ کہ اُنمین صحیح ہو اوسکا بیان
کرنے والا اور اونکے مشکل مضامین کو واضح کرنے والا اور کاتبین کی غلطیون کو ظاہر کردینے والا
ہے فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہمنے نازل کی اے محمد تمپر سچی کتاب جو تصدیق
کرتی ہے اپنے سے پہلی کتاب کی اور شاہد ہے اوسپر فرمایا اللہ تعالےٰ نے
لیکن یہ قرآن تصدیق ہے اپنے سے اگلی کتاب کی اور تفصیل اگلی کتابون کی ہے
کچھ شک نہین ہے اِس مین نزول اوس کا رب العالمین کی طرف سے ہے ہمارے
زمانے مین ایک فرقہ حادث ہوا ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور
اون کے اتباع سابقین کو اپنی زبان و قلم سے سب وشتم کرتے ہین اور
یہ عذر کرتے ہین کہ نصارے ہمارے نبی کو بُرا کہتے ہین اِس لئے ہم اون کے نبی
کو بُرا کہتے ہین اِس کے سوا ہمارے پاس اونکا کوئی جواب نہین ہے ۔ یہ
لوگ بلا شک دین اسلام سے خارج اور واجب القتل ہین فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم نے جو بُرا کہے

من سب الانبياء قتل وفرقة اخرى يدعون ان التوراة والزبور والانجيل وغيرها
فقدت من الدنيا وليس فی هذه الكتب منها حرف واحد فهم يشنعون فی رسائلهم
تشنيعا عظيما علی ايات هذه الكتب الموجودة لانها فی زعمهم من تصنيفات اليهود
والنصاری فتارة يعمدون الی الآيات المتشابهات ويبتغون منها الفتنة ويقولون
يلزم منه كذا وكذا ولا يطلبون لها تاويلا صحيحا مع علمهم بان امثال هذه المتشابهات
موجودة فی القرآن العظيم وتارة يعمدون الی الايات المحكمات ويحرفون معانيها الی غير
مقاصدها مع وضوح معانيها ثم يشنعون عليها تشنيعا عظيما وتارة يدعون التناقض
فی ايات ليس فيها مظنة للتناقض فهم يدعون التناقض جهلا او عنادا وتارة يشنعون علی
امثال ضربها الله تعالی لتفهيم عباده ويقولون لم يكن عند الله مثال غير هذا وقد قال الله
تعالی ان الله لا يستحيی ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها والاشياء التی هی محرمة فی شريعتنا
اذا وجدوها غير محرمة فی شريعة سابقة يشنعون تشنيعا عظيما علی هذه الكتب الالهية
مع علمهم بان كثيرا من الاشياء التی هی محرمة فی شريعتنا لم تكن محرمة فی الشرائع السابقة
فهؤلاء يخالفون القواعد الشرعية ويتكلمون فی شان الكتب المنزلة بكلمات تقشعر منها
جلود المؤمنين فان احتاط احد فی تكفيرهم لاقرارهم باصل هذه الكتب وزعمهم فقدانها
فلا شك انهم مبتدعون بدعة عظيمة قاربوا بها الكفر اعاذنا الله من شرورهم وعن

انبیا کو وہ قتل کیا جاوے دوسرا فرقہ مدعی ہے کہ توریت و زبور و انجیل وغیرہ دنیا سے مفقود
ہین کتب موجودہ مین منجملہ اونکے ایک حرف بھی نہین ہے اور اپنے رسالون مین کتب موجودہ
کے آیات پر تشنیع عظیم کرتے ہین اِس لئے کہ اونکے گمان مین وہ یہود و نصارے کے
تصانیف ہین کبھی آیات متشابہات کی طرف متوجہ ہوکر فساد کی باتین نکالتے ہین اور کہتے ہین
کہ اِس سے ایسا اور ایسا لازم آتا ہے اور باوجود یہ جاننے کے کہ اِن آیات متشابہات
کے امثال قرآن عظیم مین موجود ہین اونکی تاویل صحیح کے متلاشی و طالب نہین ہوتے اور
کبھی آیات محکمات کے معانی کو تحریف کرکے وضاحت مقاصد کو بدل دیتے ہین
پھر اوسپر سخت طعنہ زنی کرتے ہین اور کبھی ایسے آیات مین تناقض کا دعوے کرتے
ہین کہ جسمین تناقض کا مظنہ نہین ہے اور اِس دعوے کی بنیاد محض جہل وعناد ہوتی
ہین اور کبھی اون امثال پر کہ جنکو اللہ سبحانہ وتعالے نے تفہیم عباد کے لیئے بیان
فرمایا ہے تشنیع کرتے اور کہتے ہین کیا اللہ کے پاس سواے اِس کے کوئی مثال نہ تھی
حال آنکہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا
بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا یعنے اللہ کو مچھر اور اوس کے مافوق کی مثال بیان کرنے
سے کچھہ شرم نہین ہے اور جو چیزین ہماری شریعت مین حرام ہین جب اونکو
شریعت سابقہ مین حلال پاتے ہین باوجود یہ جاننے کے کہ بہت سی اشیا جو
ہماری شریعت مین محرم ہین شرائع سابقہ مین غیر محرم تہین سخت برائی کرتے ہین
یہ لوگ قواعد شرعیہ کا خلاف کرتے ہین اور کتب منزلہ کی شان مین ایسے
کلمات کہتے ہین کہ اہل ایمان کانپ جاتے ہین یہ فرقہ چونکہ اصل کتب منزلہ کا
مقر اور اون کے گم ہوجانے کا گمان کرتا ہے اِس لیئے اگر کسیکو اونکی تکفیر
مین احتیاط ہو تو اونکے اشد بدعتی ہونے مین کچھہ شک نہین ہے جس کے وجہ
سے وہ کفر کے قریب پہونچ گئے ہین اللہ تعالے اونکی برائیون سے ہمکو محفوظ رکھے

ابی الفضل بن بزیغ عبید بن بزیغ البزاز المقرئ قال قرأت علی سلیمان بن موسی الجربی فاخذ علی خمسا فعقد ھا بیدہ ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیم بن عیسی فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی حمزۃ بن حبیب الزیات فاخذ علی خمسا فقال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیمان الاعمش فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال لی قرأت علی یحیی بن وثاب فاخذ علی خمسا فقال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی ابی عبد الرحمن السلمی فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال لی قرأت علی علی بن ابی طالب فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت یا امیر المؤمنین زدنی فقال لی حسبك ھکذا انزل القرآن خمسا خمسا ومن حفظہ خمسا خمسا لم ینسہ الا سورۃ الانعام فانھا نزلت جملۃ فی الف یشیعھا من کل سماء سبعون ملکا حتی ادوھا الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما قرئت علی علیل قط الا شفاہ اللہ اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ قال فی اسنادہ من لا نعرفہ والخطیب فی تاریخہ وابن النجار فی ذیلہ وابن الجوزی قال صاحب المیزان ووافقہ صاحب اللسان ھذا موضوع علی سلیم بن عیسی وبزیغ لا یعرف (**قلت**) دعوی الوضع قابل الدفع اذ لا بینۃ علیھا ولا بعاض الخبر شواھد ھو بھا متعاضد منھا ما قال ابن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن خالد بن دینار عن ابی العالیۃ قال تعلموا القرآن خمس آیات خمس آیات فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاخذہ خمسا خمسا والسند معتمد وقد مضی فی الانعام

اور ابو الفضل بزیغ بن عبید ابن بزیغ البزاز المقری سے منقول ہے کہا مین نے کسیقدر آیات سلیمن بن موسی
الحربی کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلین پکڑ کر اپنے ہاتہہ سے شمار کر کے مجہہ سے فرمایا
کہ تجہکو کافی ہین یعنے پانچ آیات۔ مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی اجازت دیجئے فرمایا کہ مین نے سلیم بن عیسی کو چند آیات
پڑہکر سنائی اونہون نے میرے انامل خمسہ کو پکڑا پہر مجہہ سے فرمایا کہ تجہکو کافی ہین مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی
اجازت دیجئے فرمایا کہ مین نے حمزہ بن حبیب الزیات کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری اصابع
خمسہ کو اپنی ہاتہہ مین لیا اور فرمایا کہ تجہکو یہ مقدار کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائے فرمایا کہ مین
نے سلیمان اعمش کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری انگشتہاے خمسہ کو پکڑا پہر فرمایا کہ یہ
مقدار تجہکو کافی ہے مین نے عرض کیا کہ اس سے زیادتی فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات یحیی بن وثاب کو
پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلیون کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقدار تجہکو کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ
فرمائیے فرمایا مین نے ابو عبد الرحمن سلمی کو چند آیات پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلین پکڑ کر مجہہ سے
فرمایا کہ تجہکو یہ مقدار کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات حضرت
علی بن ابی طالب کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری انامل خمسہ کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقدار بس ہے مین نے
عرض کیا کہ اے امیر المومنین زیادہ فرمائیے فرمایا کہ اسیقدر بس ہے اس لئے کہ قرآن اسیطرح نازل ہوا ہے پانچ پانچ
آیتین اور جو کوئی قرآن کو پانچ پانچ آیتین حفظ کرتا ہے بہولتا نہین لیکن سورۂ انعام کہ وہ پوری ایک ہی دفعہ
نازل ہوئی ہے ہزار فرشتونکے ساتہہ ہر آسمان سے ستر فرشتے اوسکے ہمراہ ہوتے تہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچا یہ سورۃ
جب کسی مریض پر پڑہی جاتی ہے اللہ اوسکو شفا دیتا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا اور ضعیف کر کے کہا کہ
اسکی اسناد مین ایک شخص غیر معروف واقع ہے اور خطیب نے اپنی تاریخ مین اور ابن النجار نے اپنی ذیل مین اور ابن جوزی نے بہی روایت
کیا ہے صاحب المیزان نے کہا کہ یہ حدیث سلیم بن عیسی پر وضع کی ہوئی ہے اور بزیغ غیر معروف ہے اور صاحب اللسان نے بہی صاحب میزان سے
اتفاق کیا مین کہتا ہون کہ دعوے وضع قابل الدفع ہے اسلئے کہ اوسپر کوئی ثبوت نہین اور اس خبر کے بعض حصون کیلئے شواہد
ہین کہ جس سے اوسکو قوت ہوتی ہے از انجملہ یہ کہ کہا ابن ابی شیبہ نے حدیث کی ہمسے وکیع نے وہ خالد بن دینار سے وہ ابی العالیہ سے
کہا ابو العالیہ نے سیکہو قرآن کو پانچ پانچ آیات اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ پانچ آیتین یاد فرماتے تہے اور یہ سند قابل اعتماد ہے

موصــــو لا تابعة عائشة اخرجه ابو نصر السجزی فی الابانة وقال هذا من احسن

الحديث واغربه وليس فی اسناده الا مقبول ثقة ولابن ابی شيبة وعبد بن حميد

والدارمي والترمذی وحميد بن زنجويه فی ترغيبه والدورقی وابن جرير وابن ابی حاتم و

محمد بن نصر فی الحجة وابن الانباری فی المصاحف والمحاملی فی الامالی ونصر المقدسی فی الحجة

علی تارك الحجة وابی الليث وابن مردويه والبيهقی فی شعب الايمان والبغوی فی معالم التنزيل

والمزی فی تهذيب الكمال وحديث بعضهم اتم عن الحارث بن عبد الله الاعور قال دخلت

المسجد فاذا الناس قد وقعوا فی الاحاديث فاتيت عليا فاخبرته فقال اوقد فعلوها سمعت

رسول الله صلی الله عليه واله وسلم يقول سيكون فتن كقطع الليل المظلم قلت يا رسول الله

فما المخرج منها قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم وهو الفصل

ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغی الهدی فی غيره اضله الله وهو حبل الله

المتين ونوره المبين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذی لا يزيغ به الاهواء ولا تلتبس

به الالسنة ولا تتشعب به الاراء ولا يشبع منه العلماء ولا تمله الاتقياء ولا يخلق علی كثرة

الرد ولا تنقضی عجائبه وهو الذی لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرأنا عجبا يهدی

الی الرشد من علم علمه سبق ومن قال به صدق ومن حكم به عدل ومن عمل به اجر ومن دعا اليه

هدی الی صراط مستقيم خذها اليك يا اعور قال الترمذی هذا حديث غريب لا نعرفه الا من

موصولا روایت کیا عائشہؓ نے اونکی متابعت کی ابو نصر سجزی نے اوسکو ابانہ مین روایت کرکے کہا کہ یہ بہترین
ونادرترین احادیث سے ہے اسکی اسناد مین تمام ثقہ مقبول راوی ہین اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور
دارمی وترمذی نے وحمید ابن زنجویہ نے اپنی ترغیب مین اور دورقی وابن جریر وابن ابی حاتم نے اور محمد بن نصر
نے حجۃ مین اور ابن الانباری نے مصاحف مین اور محاملی نے (الامالی) مین اور نصر المقدسی نے حجۃ علی تارک
المحجۃ مین اور ابو اللیث وابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بغوی نے معالم التنزیل مین اور
مزی نے تہذیب الکمال مین اور راوئین سے بعض کی حدیث اتم ہے حارث بن عبد اللہ الاعور سے
روایت کیا کہ مین مسجد مین داخل ہوا لوگون کو دیکھا کہ باتون مین مصروف ہین حضرت علیؓ کی خدمت مین حاضر
ہوکر اس حال کو عرض کیا فرمایا (تعجباً) کیا وہ ایسا کرتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے فرماتے تھے کہ عنقریب اندہیری راتون کے ٹکڑون کے مانند فتنے ہونگے ۔ مین نے عرض کیا کہ
یارسول اللہ اون سے نجات کسطرح ممکن ہوگی فرمایا اتباع کتاب اللہ سے اوسمین تم سے پہلے لوگون کے
حالات اور پچھلون کے اخبار اور تمہارے لئے احکام ہین اور وہ حق وباطل مین فرق کرنے والا ہے لغو
وہزل نہین ہے جو سرکش اوسکو چھوڑتا ہے حق تعالیٰ اوسکو نیست ونابود کردیتا ہے اور جو کوئی قرآن کے
علاوہ دوسری چیز مین ہدایت تلاش کرتا ہے اللہ اوسکو گمراہ بناتا ہے وہ اللہ کی مضبوط رسی اور نور واضح اور
ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے اوس کو خواہشات کجی مین نہین ڈال سکتین اور زبانین اوسمین شبہہ نہین
ڈال سکتین اور نہ عقول کو اوسکے تفرقہ پر قدرت ہے اور علما کا اوس سے دل نہین بہرتا اور اتقیا کو
اوس سے تکان نہین پہنچتا اور نہ وہ کثرت تکرار سے پرانا ہوتا ہے او نہ اوسکے عجائبات ختم ہوسکتے ہین اور جنون
سے اوسکو سنکر سکوت نہ ہوسکا انہون نے یہ کہا کہ بلا شک ہمنے سنا ہے ایسی عجیب قرآن کو کہ بہلائی
کیطرف رہنما ہے جو اوسکو جان لیتا ہے سبقت لیجاتا ہے اور جو اوسکے مطابق کہتا ہے وہ سچا ہے اور
اور اوسکی مطابق حکم کرنے والا ہے وہ عادل ہے اور اوسپر عمل کرنے والا ماجور ہے ۔ اور اوسکے طرف بلانے
والے کو راہ راست کی ہدایت ہوتی ہے ۔ اے اعور یہ باتین یاد رکہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے ۔

ويأتيان بكل موعود فاعدوا الجهاد لبعد المضمار فقال المقداد يا نبي الله ما الهدنة قال بلاء

وانقطاع فاذا التبست الامور عليكم كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفع

وماحل مصدق ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه قاده الى النار وهو

الدليل الى خير سبيل وهو الفصل ليس بالهزل له ظهر وبطن فظاهره حكم وباطنه علم عميق بحره

لا تحصى عجائبه ولا يشبع منه علماءه وهو حبل الله المتين وهو الصراط المستقيم وهو الحق الذي

لم تلبث الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدى الى الرشد فآمنا به من قال به صدق

ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعى اليه هدى الى صراط مستقيم فيه مصابيح الهدى

ومنار الحكمة ودال على الحجة اخرجه الحسن العسكرى فى الامثال والاخبار والآثار فى القرآن

نزولا من عند الله تعالى وفضلا عن اهل بيت النبوة لا تعد ولا تحصى مسرودة فى كتبنا من علومهم

فلا حاجة بنا الى الاكثار منها هنا (

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

قال الله المتعال ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم قال سليمان بن حرب وكلام الله ونظره واحد

يعنى غير مخلوق ذكره الاشعرى فى الابانة قال ابو نصر عبيد الله بن سعيد بن حاتم السجزى فى

الابانة انبأنا ابراهيم بن على بن عبد الله القرشى وكان صدوقا ثنا عثمان بن محمد بن ابراهيم

الماوردى ثنا احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الكريم بن موسى بن الهيثم الديرعاقولى ثنا على بن صالح

الانماطى ثنا يوسف بن عدى عن محبوب بن محرز عن الاعمش عن ابراهيم بن يزيد عن الحارث بن سويد

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

اور لاتے ہین ہر موعود کو سامان تیار کرو مسافت بعیدہ طے کرنے کیلئے مقداد نے عرض کیا یا نبی اللہ
مُدۂ کیا ہے۔ فرمایا بلا اور انقطاع ہے پہر جب تمکو مثل پارہ ہائے شب تاریک واقعات مشتبہ پیش آئین
قرآن کو مضبوط پکڑو وہ شافع شفع ومجادل مصدق ہے جو اوسکو مقتدا و پیشوا بناتا ہے وہ اوسکو جانب جنت
رہبر ہوتا ہے اور جو اوسکو پس پشت کرتا ہے وہ اوسکو دوزخ کیطرف کہنچ لیجاتا ہے وہ راہ راست کا ہادی
و قول فصل ہے نہ ہزل اوسکے لئے ظہر وبطن ہین اوسکا ظاہر حکم اور اوسکا باطن علم جسکا بحر عمیق ہے عجائب و بدائع
اوسکے غیر معدود اور بے شمار ہین اوسکے علما اوس سے سیر نہین ہوتے وہ اللہ کے حبل مستحکم و مضبوط
و صراط مستقیم ہے ایسا حق ہے کہ اوسکو سُنکر جن باز نہ رہ سکے اور یہ کہا کہ ہم نے سُنا ایک قُرآن عجیب جو
فلاح یابی کا ہادی ہے ہم اوسپر ایمان لائے اوسکا قائل صادق اور اوسکا عامل ماجور اور اوسکے
موافق حکم کرنے والا عادل جسکو اوسکی طرف دعوت ہوتی ہے وہ صراط مستقیم کی ہدایت پاتا ہے وہ مصابیح
ہدایت و آیات حکمت سے مملو اور رہنمائی حُجت ہائے راہ حق سے مشحون ہے اسکو حسن عسکری نے امثال مین
روایت کیا اور قرآن کے منجانب اللہ نازل ہونے اور اوسکے فضائل مین اہل بیت نبوی سے غیر معدود
اخبار و آثار وارد او ہمارے کُتب علوم اہل بیت مین منقول ہین اسجگہ اون کے اذکار کی ہمکو ضرورت نہین ہے

(ابطال قول بلیہ متعلق خلق قرآن مجید) فرمایا اللہ تعالی نے نہین کلام کریگا اون سے اللہ
اور نہ اونکے طرف نظر فرماویگا کہا سلیمان بن حرب نے کہ اللہ کا کلام اور اوسکی نظر ایک ہے یعنے
غیر مخلوق ہین اسکو اشعری نے ابانہ مین ذکر کیا ابو نصر عبید اللہ بن سعید بن حاتم السجزی نے ابانہ مین
کہا کہ ہمکو ابراہیم بن علی بن عبد اللہ القرشی نے خبر دی اور ابراہیم صدوق ہے کہ ہمسے عثمان بن محمد بن ابراہیم
مادرائی نے حدیث کی اوس نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن موسی نے حدیث کی احمد نے کہا ہم سے
عبد الکریم بن موسی بن ہشیم الدیرعاقولی نے حدیث کی عبد الکریم نے کہا کہ ہم سے علی بن صالح انماطی نے حدیث کی علی بن صالح نے
کہا کہ ہمسے یوسف بن عدی نے محبوب بن محرز سے اوس نے اعمش سے اعمش نے ابراہیم بن یزید
سے ابراہیم نے حارث بن سوید سے حدیث کی کہ۔

ويأتيان بكل موعود فاعدوا الجهاد لبعد المضمار فقال المقداد يا نبي الله ما الهدنة قال بلاء
وانقطاع فاذا التبست الامور عليكم كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفع
وماحل مصدق ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه قاده الى النار و هو
الدليل الى خير سبيل وهو الفصل ليس بالهزل له ظهر وبطن فظاهره حكم وباطنه علم عميق بحره
لا تحصى عجائبه ولا يشبع منه علماءه وهو حبل الله المتين وهو الصراط المستقيم وهو الحق الذي
لم تتنه الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدى الى الرشد فآمنا به من قال به صدق
ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعى اليه هدى الى صراط مستقيم فيه مصابيح الهدى
ومنار الحكمة ودال على الحجة اخرجه الحسن العسكري فى الامثال والاخبار والآثار فى القرآن
نزول الامر عند الله تعالى وفضلاء عن اهل بيت النبوة لا تعد ولا تحصى مسرودة فى كتبنا من علومهم
فلا حاجة بنا الى الاكثار منها هنا (

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

قال الله المتعال ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم قال سليمان بن حرب وكلام الله ونظره واحد
يعني غير مخلوق ذكره الاشعرى فى الابانة قال ابو نصر عبيد الله بن سعيد بن حاتم السجزي فى
الابانة انبأنا ابراهيم بن علي بن عبد الله القرشي وكان صدوقا ثنا عثمان بن محمد بن ابراهيم
الماوردي ثنا احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الكريم بن موسى بن الهيثم الديرعاقولي ثنا علي بن صالح
الانماطي ثنا يوسف بن عدي عن محبوب بن محرز عن الاعمش عن ابراهيم بن يزيد عن الحارث بن سويد

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

اورلاتے ہین ہرموعود کو سامان تیار کرو مسافت بعیدہ طے کرنے کیلئے مقداد نے عرض کیا یا نبی اللہ
مُدنہ کیا ہے. فرمایا بلا اور انقطاع ہے پیرجب تمکو مثل پارہ ہائے شب تاریک واقعات مشتبہ پیش آئین
قرآن کو مضبوط پکڑو وہ شافع شفع ومجادل مصدق ہے جو اوسکو مقتدا و پیشوا بناتا ہے وہ اوسکو جانب جنت
رہبر ہوتا ہے اور جو اوسکو پس پشت کرتا ہے وہ اوسکو دوزخ کیطرف کھینچ لیجاتا ہے وہ راہ راست کا ہادی
وقول فصل ہے نہ ہزل اوسکے لئے ظہر وبطن ہین اوسکا ظاہر حکم اور اوسکا باطن علم جسکا بحر عمیق ہے عجائب وبدائع
اوسکے غیر معدود اور بے شمار ہین اوسکے علما اوس سے سیر نہین ہوتے وہ اللہ کے حبل مستحکم ومضبوط
وصراط مستقیم ہے ایسا حق ہے کہ اوسکو سُنکر جن باز نہ رہ سکے اور یہ کہا کہ ہم نے سُنا ایک قُرآن عجیب جو
فلاح یابی کا ہادی ہے ہم اوسپر ایمان لائے اوسکا قائل صادق اور اوسکا عامل ماجور اور اوسکے
موافق حکم کرنے والا عادل جسکو اوسکی طرف دعوت ہوتی ہے وہ صراط مستقیم کی ہدایت پاتا ہے وہ مصابیح
ہدایت وآیات حکمت سے مملو اور رہنمائی حجت ہائے راہ حق سے مشحون ہے اسکو حسن عسکری نے اسنادمین
روایت کیا اور قرآن کے منجانب اللہ نازل ہونے اور اوسکے فضائل مین اہل بیت نبوی سے غیر معدود
اخبار وآثار وارد اور ہمارے کُتب علوم اہل بیت مین منقول ہین اسجگہ اون کے اکثار کی ہمکو ضرورت نہین ہے
(ابطال قول بلید متعلق خلق قرآن مجید) فرمایا اللہ تعالےٰ نے نہین کلام کریگا اون سے اللہ
اور نہ اونکے طرف نظر فرماویگا کہا سلیمان بن حرب نے کہ اللہ کا کلام اور اوسکی نظر ایک ہے یعنے
غیر مخلوق ہین اسکو اشعری نے ابانہ مین ذکر کیا ابو نصر عبید اللہ بن سعید بن حاتم السجزی نے ابانہ مین
کہا کہ اسکو ابراہیم بن علی بن عبد اللہ القرشی نے خبر دی اور ابراہیم صدوق ہے کہ ہمسے عثمان بن محمد بن ابراہیم
ماورائی نے حدیث کی اوس نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن موسٰی نے حدیث کی احمد نے کہا ہم سے
عبد الکریم بن موسٰی بن ہشیم الدیرعاقولی نے حدیث کی عبد الکریم نے کہا کہ ہم سے علی بن صالح انماطی نے حدیث کی علی بن صالح نے
کہا کہ ہم سے یوسف بن عدی نے محبوب بن محرز سے اوس نے اعمش سے اعمش نے ابراہیم بن یزید
سے ابراہیم نے حارث بن سوید سے حدیث کی کہ ۔

قال قال علی فذکر الخبر وفیہ اشارۃ الی فئۃ ذات فتنۃ تاتی بعد قال یقولون القرآن مخلوق
ولیس ھو بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام الرب عزوجل منہ بدأ والیہ یعود و ھذا
الاسناد رجالہ ثقات قالہ السیوطی فی اللآلی واخرجہ اللالکائی والاصبھانی وفیہ
کلام اللہ وھو موقوف روایۃً موقف درایۃً اوھو من تعریف الحی للمولی علی کرامۃ وولایۃ
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للمھاجرین والانصار علیکم بالقرآن
فاتخذوہ اماماً وقائداً فانہ کلام رب العالمین الذی منہ بدأ والیہ یعود اخرجہ ابن
مردویہ بسند معتضد بما اسند وعن ابن عباس قال لما حکم علی الحکمین قالت لہ الخوارج
حکمت رجلین قال ما حکمت مخلوقاً انما حکمت القرآن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ والبیھقی
فی الصفات والاصبھانی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وعن الفرج بن یزید الکلاعی قال قالوا
لعلی حکمت کافراً ومنافقاً قال ما حکمت مخلوقاً ما حکمت الا القرآن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ
وابو الشیخ والبیھقی قال البیھقی ھذہ الحکایۃ عن علی شائعۃ فیما بین اھل العلم ولا اراھا شاعت
الا عن اصل واللہ اعلم وعن ابی ھریرۃ قال کنا عند عمر بن الخطاب اذ جاءہ رجل یسألہ عن القرآن
امخلوق ھو او غیر مخلوق فقام عمر فاخذ بمجامع ثوبہ حتی قادہ الی علی بن ابی طالب فقال یا ابا الحسن اما
تسمع ما یقول ھذا قال وما یقول قال جاء یسألنی عن القرآن امخلوق ھو او غیر مخلوق فقال علی
ھذہ کلمۃ و ستکون لھا ثمرۃ لو ولیتُ من الامر ما ولیت لضربت عنقہ اخرجہ نصر المقدسی

عرۃ
ای ضر آفۃ

فرمایا حضرت علی نے پہر حارث نے تمام حدیث کو ذکر کیا اور اوسمین اشارہ ہے کہ ایک جماعت پیر فتنہ
بعد مین پیدا ہوگی جو قرآن کو مخلوق کہیگی حال آنکہ قرآن نہ خالق ہو نہ مخلوق وہ کلام رب عزوجل ہے
اوسی سے اوسکی ہدایت اور اوسیکے طرف اوسکی نہایت ہے جلال الدین سیوطی نے لآلی مین کہا کہ
اس حدیث کی سند کی رجال ثقات ہین اور اسکو لالکائی و اصبہانی نے روایت کیا اور اونکی روایت
مین بجاے لفظ کلام الرب کے کلام اللہ ہی یہ حدیث روایتًا موقوف ہی اور درایۃً موقف ہی یا بطور کرامت و ولایت
منجانب اللہ حضرت مولی علی کے الہامات سے ہی اور حضرت علی سے منقول ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو کہ قرآن کا اتباع کرکے اوسکو اپنا امام و رہبر بناؤ اسلئے کہ وہ رب العالمین
کا کلام ہے اور اوسی سے شروع ہوا اور اوسیکے طرف عود کریگا اس کو ابن مردویہ نے ایسی سند سے
روایت کیا جو بروایت مسندہ متصل ہے اور ابن عباس سے منقول ہی جب حضرت علی نے غزوۂ صفین
مین دو حکم مقرر کئے خوارج نے کہا آپنے دو آدمیون کو حکم بنایا فرمایا مین نے مخلوق کو حکم نہین بنایا میرا حکم
قرآن ہے اسکو ابن ابی حاتم نے السنہ مین اور بیہقی نے الصفات مین اور اصبہانی نے الحجۃ
مین اور لالکائی نے السنہ مین روایت کیا اور فرج بن یزید کلاعی سے منقول ہی لوگون نے حضرت علی سے
عرض کیا کہ آپ نے کافر منافق کو حکم بنایا فرمایا میرا حکم مخلوق نہین بلکہ میرا حکم قرآن ہی اسکو ابن ابی حاتم نے
السنہ مین اور ابو الشیخ و بیہقی نے روایت کیا بیہقی نے کہا یہ حکایت حضرت علیؓ سے اہل علم کے درمیان بکثرت
شائع ہے اور میرے گمان مین اسکا شیوع بلا اصل نہین ہی واللہ اعلم۔ ابوہریرہ سے منقول ہی کہا ہم عمر ابن الخطاب
کے پاس تہے ایک شخص نے اگر سوال کیا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق حضرت عمر اوسکو مضبوط پکڑ کر حضرت
علی کے پاس لیگئے اور کہا کہ اے ابوالحسن آپ سنتی ہین یہ شخص کیا کہتا ہی حضرت علی نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا مجہ سے
سوال کرتا ہے کہ قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق حضرت علی نے فرمایا یہ ایسا کلمہ ہے جسکا آیندہ بد اثر ہونیوالا
اگر مین بجائے آپ کے خلیفہ ہوتا تو اسکو قتل کرادیتا اسکو جعفر مقدسی نے الحجہ مین روایت کیا۔

فی الحجة وفی روایة احمد والعدنی وابی یعلی والحاکم والبیهقی وغیرہم فی قصة تحکیم الحکمین فلما ان
امتلأت الدار من قراء الناس دعا بمصحف امام عظیم فوضعه بین یدیه فجعل یصکه بیده و
یقول ایها المصحف حدث الناس فقالوا یا امیر المؤمنین ما تسأل عنه فانما هو مداد فی ورق و
نحن نتکلم بما روینا منه فما ترید قال اصحابکم هؤلاء الذین خرجوا بینی وبینهم کتاب الله الحدیث
وفی هذا دلالة بینة ان قراءة العباد للقرآن وکتابتهم له مخلوق والذی لیس بمخلوق هو الذی
کلم الله به جبرئیل علیه السلام وعن حیان بن سدیر عن ابیه قال لجعفر بن محمد یا ابن
رسول الله ما تقول فی القرآن خالق ام مخلوق قال اقول فیه ما یقول ابی وجدی لیس بخالق ولا
مخلوق ولکنه کلام الله عز وجل اخرجه البیهقی وعن یونس بن بکیر عن جعفر بن محمد عن ابیه
قال سئل علی بن الحسین عن القرآن فقال لیس بخالق ولا مخلوق وهو کلام الخالق اخرجه محمد بن
نصر المروزی وعبد الله بن احمد والحاکم وابو نعیم فی الحلیة والبیهقی بسند صحیح وعن الزهری
قال سألت علی بن الحسین عن القرآن فقال کتاب الله وکلامه اخرجه البیهقی وعن بسام الصیرفی
قال سألت ابا جعفر محمد بن علی بن الحسین عن القرآن فقال کلام الله غیر مخلوق اخرجه ابو نعیم
فی الحلیة وعن معاویة بن عمار الدهنی سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال لیس بخالق ولا
مخلوق ولکنه کلام الله عز وجل اخرجه علی بن المدینی وابو زرعة الرازی والبخاری فی خلق افعال
العباد وعثمان بن سعید الدارمی وابو عوانة والدولابی فی الکنی والحاکم والبیهقی من طرق وصححه

ای بحکمه الشرع والتحکیم
ای ان تسأل المصحف عن الحکم

قیل او انه قال

اور احمد و عدنی و ابو یعلی و حاکم و بیہقی وغیرہم نے قصہ تحکیم الحکمین مین روایت کیا کہ جب قرا سے مکان پر ہو گیا حضرت علی نے مصحف امام عظیم کو منگا کر اپنے سامنے رکہا اور اپنا ہاتہہ اوسپر مار کر فرمانے لگے اے مصحف لوگون سے بیان کر لوگون نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس سے استفسار فرماتے ہو یہ تو لکہے ہوئے اوراق ہین اور اونمین جو کچہہ ہے ہم پڑہتے ہین آپکا کیا مقصد ہے۔ فرمایا تم مین سے جن لوگون نے مجہپر خروج کیا میرے اور اونکے درمیان کتاب اللہ ہے الحدیث اسمین دلالة واضح ہے کہ بندونکا قرآن کو لکہنا اور پڑہنا مخلوق ہے اور اللہ سبحانہ تعالی نے جو کلام جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ فرمائی وہ غیر مخلوق ہے اور حیان بن سدیر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ کسی نے جعفر بن محمد سے پوچہا کہ اے ابن رسول اللہ قرآن خالق ہے یا مخلوق۔ فرمایا اسمین میرا قول مثل میرے باپ دادا کے ارشاد کے ہے قرآن نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ وہ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا اور یونس بن بکیر نے جعفر بن محمد سے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی بن الحسین سے کسی نے پوچہا کہ قرآن خالق ہے یا مخلوق آپ نے فرمایا نہ خالق ہے نہ مخلوق وہ کلام خالق ہے اسکو محمد بن نصر المروزی و عبد اللہ بن احمد و حاکم و ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے بسند صحیح روایت کیا اور زہری سے منقول ہے کہ مین نے قرآن کے بارہ مین علی بن الحسین سے سوال کیا فرمایا کتاب اللہ اور اوسکا کلام ہے۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا اور بسام الصیرفی سے منقول ہے کہ مین نے ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین سے قرآن کے بارہ مین دریافت کیا فرمایا کلام اللہ غیر مخلوق ہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین روایت کیا۔ معاویہ بن عمار دہنی سے منقول ہے کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے بارے مین تحقیق کیا فرمایا نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ کلام اللہ عزوجل کا ہے اسکو علی بن المدینی و ابو زرعہ رازی اور بخاری نے خلق افعال العباد مین اور عثمان بن سعید دارمی و ابو عوانہ اور دولابی نے اپنی کتب مین۔ اور حاکم نے روایت کیا اور بیہقی نے بطرق متعددہ روایت کر کے اسکی تصحیح کی۔

هو المزی فی التهذیب واخرجہ البیہقی عن ابن ابی العوام ثنا موسی بن داؤد الضبی عن معبد ابی عبد الرحمن عن معاویۃ بن عمار قال سألت جعفر بن محمد فقلت انہم یسألوننا عن القرآن امخلوق ہو قال لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ قال البیہقی تابعہ سعدان بن نصر عن موسی ابن داؤد وعن قیس بن الربیع قال سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال کلام اللہ قلت مخلوق قال لا قلت فما تقول فیمن زعم انہ مخلوق قال یقتل ولا یستتاب اخرجہ البیہقی من جہۃ الاصم فالسلمی والحاکم قال عثمان الدارمی سمعت علیا یعنی ابن المدینی یقول فی حدیث جعفر بن محمد لیس القرآن بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ قال علی لا اعلم انہ تکلم بہذا الکلام فی زمان اقدم من ہذا قال علی وہو کفر قال ابو سعید یعنی من قال القرآن مخلوق فہو کافر اخرجہ الحاکم فالبیہقی قال الاشعری فی الابانۃ وصحت الروایۃ عن جعفر بن محمد ان القرآن لا خالق ولا مخلوق وروی ذلک عن عمہ زید بن علی وعن جدہ علی بن الحسین **قلت** وکذا عن الحبر فی قولہ تعالی قرآنا عربیا غیر ذی عوج قال غیر مخلوق اخرجہ الآجری فی الشریعۃ وابن مردویہ فی التفسیر والبیہقی و رفعہ فیہ انس اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس وقالہ فیہ السدی قال البغوی فی معالم التنزیل وروی عن مالک ورفع ابو الدرداء القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اخرجہ ابن شاہین فی السنۃ وقال الحبر لرجل قال اللہم رب القرآن مہ لا تقل مثل ہذا منہ بدأ والیہ یعود اخرجہ ابو الشیخ والبیہقی وفی لفظ ان القرآن منہ اخرجہ البیہقی من جہۃ الحاکم ورواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ

اور مزی نے اسکو تہذیب مین نقل کیا اور بیہقی نے اسکو ابن ابی العوام سے روایت کیا کہ حدیث
کی ہمسے موسیٰ ابن داؤد ضبی نے معبد ابی عبد الرحمن سے اوسنے معاویہ بن عمار سے کہ مین نے
جعفر بن محمد سے سوال کیا کہ لوگ ہمسے استفسار کرتے ہین ایا قرآن مخلوق ہے فرمایا نہ خالق
ہے نہ مخلوق بلکہ وہ کلام اللہ کاہی ہیقی نے کہا کہ اسکی متابعت مین سعدان بن نصر نے موسیٰ بن داؤد سے روایت کیا ہے
اور قیس بن ربیع سے روایت ہی کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا کلام اللہ کا ہی
مین نے عرض کیا کیا وہ مخلوق ہے فرمایا نہین مین نے عرض کیا جو شخص اوسکے مخلوق ہونیکا مدعی ہو
اوسکی نسبت آپ کیا فرماتے ہین فرمایا وہ قتل کیا جاوے اور اوسمے سے توبہ طلب نہ کی جاوے اسکو بیہقی نے
اصم کے طریق سے اور نیز سلمی وحاکم نے روایت کیا عثمان دارمی نے کہا کہ مینے علی بن المدینی کو
سُنا جعفر بن محمد کی حدیث لیس القرآن بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ مین کہتے تھے کہ میرے علم مین
یہہ کلام اس سے متقدم زمانہ مین کسی نے نہین کیا اور وہ کفر ہے ابو سعید نے کہا یعنے جو شخص قرآن کو مخلوق
کہے وہ کافر ہے اسکو حاکم (ونیز) بیہقی نے روایت کیا اور ابو الحسن اشعری نے الابانہ مین کہا جعفر بن
محمد سے یہہ روایت صحیح ہے کہ قرآن نہ خالق ہے نہ مخلوق اور اپنے چچا زید بن علی اور دادا علی بن الحسین
سے اونہون نے اسکو روایت کیا ہی مین کہتا ہون ایسا ہے حبر (ابن عباس) سے (نیز) اللہ تعالیٰ
کے قول (قرآناً عربیاً غیر ذی عوج) کی تفسیر مین منقول ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اسکو آجری نے
الشریعۃ مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین اور بیہقی نے انس سے مرفوعاً اور دیلمی نے مسند الفردوس
مین روایت کیا اور کہا ہی اسکو سدی نے کہا بغوی نے معالم التنزیل مین کہ مالک سے بھی روایت کیا گیا ہی اور مرفوعاً ابو الدرداء
سے روایت ہے کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اسکو ابن شاہین نے السنۃ مین روایت کیا ایک آدمی کہتا
تھا اے اللہ قرآن کے رب حبر (ابن عباس) نے اوسکو منع کیا کہ ایسا مت کہہ قرآن کا شروع
اللہ کیطرف سے ہی اور اوسیکی طرف عود کریگا اسکو ابو الشیخ وبیہقی نے روایت کیا اور ایک روایت کے
یہہ الفاظ ہین کہ قرآن اوسی سے ہے بیہقی نے اسکو دوسرے طرق سے روایت کیا اور ابو نصر سجزی
نے اسکو ابانہ مین روایت کیا۔

وفيه من منه القرآن منه وَرجاله ثقات وقال انس القرآن كلام الله وليس كلام الله بمخلوق

اخرجه ابن عدی فی الکامل والبیهقی قال ابن عدی هذا الحدیث وان کان موقوفا علی انس

فهو منکر لانه لایعرف للصحابة الخوض فی القرآن قال البیهقی انما اراد به انه لم یقع فی الصدر

الاول ولا الثانی من یزعم ان القرآن مخلوق حتی یحتاج الی انکاره فلا یثبت عنهم شیء بهذا

اللفظ الذی رویناعن انس وروی ایضا مثله وابن منه عن عمر وعلی وعبدالله بن مسعود

ولکن قد ثبت عنهم اضافة القرآن الی الله تعالی وتمجیده بانه کلام الله تعالی کما رویناعن ابی بکر

وعائشة وخباب بن الارت وابن مسعود والنجاشی وغیرهم والله اعلم (**قلت**) قد بدا منه

شیء فی الصدر الاول کما مضی عن الفاروق والمرتضی بسند کل الرواة فیه ثقات وقال عثمان

ابن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجهمیة سمعت اسحق بن ابراهیم الحنظلی ای ابن راهویه یقول

قال سفیان بن عیینة قال عمرو بن دینار ادرکت اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم فمن دونهم

منذ سبعین سنة یقولون الله الخالق وما سواه المخلوق والقرآن کلام الله منه خرج والیه

یعود واخرجه ابن عدی والحاکم والبیهقی وابو عمر فی التمهید قال ابن راهویه وقد ادرک ابن دینار

اجلة اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من البدریین والمهاجرین والانصار مثل

جابر بن عبدالله وابی سعید الخدری وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس وعبدالله بن الزبیر

واجلة التابعین وعلی هذا صدر هذه الامة لم یختلفوا فی ذلک وقال اللالکائی بسنده عن

باین الفاظ روایت کیا کہ ٹھہرجا ٹھہرجا قرآن اوس کا کلام ہے اور اس سند کے لوگ معتبر ہین اور انس نے کہا قرآن کلام اللہ کا ہے
اور کلام اللہ کا مخلوق نہین اسکو ابن عدی نے کامل مین اور بیہقی نے روایت کیا ابن عدی نے کہا اگرچہ
یہہ حدیث انس پر موقوف ہے لیکن منکر ہے اسلئے کہ خوض صحابہ قرآن مین غیر معروف ہے۔ کہا بیہقی نے مراد ابن
عدی کی اس سے (یہہ ہے) کہ صدر اول وثانی مین قرآن کے مخلوق ہونیکا کوئی قائل نہین تہا کہ اوسکی تردید
کی حاجت ہوتی اس لئے یہہ الفاظ جو انس سے مروی ہین صحابہ سے ثابت نہین ہوے اور نیز اسکی
مانند وواضح تر اس سے عمر وعلی وعبداللہ ابن مسعود رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے مروی ہے لیکن قرآن کو اللہ
کے طرف منسوب کرنا اور اوسکی تعظیم کرنا کہ وہ کلام اللہ کا ہے اونسے ثابت ہے جیسا کہ ہمنے ابوبکر و
عایشہ وخباب بن الارت وابن مسعود ونجاشی وغیرہم سے روایت کیا ہے واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ مسئلہ
خلق قرآن صدر اول (زمانہ صحابہ) مین کچہہ ظاہر ہوگیا تہا جیسا کہ فاروق ومرتضی سے سابقا ایسے سند سے
گذر چکا ہے جسکے تمام رواۃ ثقات ہین اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین کہا مین نے
اسحاق بن ابراہیم حنظلی یعنے ابن راہویہ سے سنا کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا عمرو بن دینار نے مین نے
عرصہ ستر سال سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اتباع کو یہہ کہتے ہوے
پایا کہ اللہ خالق وماسوا اوسکے مخلوق ہے اور قرآن کلام اللہ کا ہے اللہ سے اوسکا خروج اور اوسی
کیطرف اوسکا عود ہے اسکو ابن عدی وحاکم (ونیز) بیہقی وابوعمر نے تمہید مین روایت کیا کہا ابن راہویہ
نے کہ عمرو بن دینار نے جلیل القدر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بدر ومہاجرین و
انصار مین مثل جابر بن عبداللہ وابی سعید الخدری وعبداللہ ابن عمر وعبداللہ بن عباس وعبداللہ
ابن زبیر اور کبار تابعین کو پایا ہے اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ صدر اول کے لوگون نے اس
مسئلہ (خلق قرآن) مین اختلاف نہین کیا لالکائی نے بسند خود۔

القاسم بن العباس الشيبانی ثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار قال ادرکت تسعة من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فهو کافر هذا
والذی قبله صحیحان قاله السیوطی وقال البخاری فی کتاب الرد علی المعطلة والجهمیة وبیان
خلق افعال العباد ثنی الحکم بن محمد الطبری کتبت عنه بمکة قال ثنا سفیان بن عیینة قال ادرکت
مشیختنا منذ سبعین سنة منهم عمرو بن دینار یقولون القرآن کلام الله ولیس بمخلوق واخرجه
ابن عدی والبیهقی قال البیهقی وقرأت فی کتاب ابی عبدالله محمد بن محمد بن یوسف بن ابراهیم
الدقاق بروایته عن القاسم بن ابی صالح الهمدانی عن محمد بن ابی ایوب الرازی قال سمعت محمد بن
سعید بن سابق یقول سألت ابا یوسف فقلت اکان ابوحنیفة یقول القرآن مخلوق فقال معاذ الله
ولا انا اقوله فقلت اکان یری رأی جهم فقال معاذ الله ولا انا اراه قال البیهقی رواته ثقات
وروی البیهقی عن الحارث بن ادریس سمعت محمد بن الحسن الفقیه یقول من قال القرآن مخلوق
فلا تصل خلفه وروی البیهقی من جهة الحاکم عن ابی یوسف کلمت اباحنیفة سنة جرداء فی
ان القرآن مخلوق ام لا فاتفق رایه ورأیی علی ان من قال القرآن مخلوق فهو کافر قال الحاکم رواة
هذا کلهم ثقات (**قلت**) انما کان المناظرة الی السنة للتکفیر دون التنفیر وقال
ابن عبدالبر فی کتاب الانتقاء فی مناقب الثلثة الفقهاء حدثنا الحکم بن المنذر بن سعد قال
ثنا ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف قال وحدثنا ابوحامد ثنا صالح بن احمد بن یعقوب قال

قاسم بن عباس شیبانی سے روایت کیا کہ ہمسے سفیان بن عینیہ نے عمرو بن دینار کی زبانی حدیث کی کہا مین نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے نو شخصونکو یہہ کہتے ہوے پایا کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے جلال الدین سیوطی نے کہا یہہ اور اسکے ماقبل کی حدیث صحیح ہے اور بخاری نے کتاب الرد علی المعطلہ والجہمیہ وبیان خلق افعال العباد مین کہا جبکہ ہمسے حکم بن محمد الطبری نے حدیث کی مین نے اونسے سنکر کہ مین اسکو لکھ لیا اونہون نے کہا کہ ہمسے سفیان بن عینیہ نے حدیث کی کہا کہ مین نے ستر سال اپنے مشایخ کو کہ منجملہ اونکے عمرو بن دینار ہین یہہ کہتے ہوے پایا کہ قرآن کلام اللہ کا ہے مخلوق نہین اسکو ابن عدی وبیہقی نے بہی روایت کیا بیہقی نے کہا مین نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف بن ابراہیم الدقاق کی کتاب مین پڑہا کہ اونہون نے روایت کی قاسم بن صالح ہمدانی سے اونہون نے محمد بن ابی الیوب رازی سے کہا مین نے محمد بن سعید بن سابق کو کہتے ہوے سنا کہ مین نے ابو یوسف سے پوچہا کیا ابو حنیفہ خلق قرآن کے قائل تہے فرمایا معاذ اللہ نہ ابو حنیفہ خلق قرآن کے قائل تہے نہ مین ہون پہر مین نے کہا کیا ابو حنیفہ جہم کے ہم عقیدہ تہی ابو یوسف نے کہا معاذ اللہ نہ اونکا یہہ عقیدہ تہا نہ میرا ہے بیہقی نے کہا اسکے رواۃ ثقات ہین اور بیہقی نے حارث ابن ادریس سے روایت کیا کہ مین نے محمد بن الحسن فقیہ کو کہتے ہوے سنا جو خلق قرآن کا قائل ہو ہم اوسکے پیچہے نماز نہین پڑہتے اور بیہقی نے بطریق حاکم ابو یوسف سے روایت کیا کہ مین نے کامل ایکسال تک ابو حنیفہ سے مسئلہ خلق وعدم خلق قرآن مین مناظرہ کیا اسکے بعد میری اور ابو حنیفہ کی راے متفق ہوی ہے کہ قائل خلق قرآن کا کافر ہے حاکم نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین مین کہتا ہون یہہ مناظرہ ایک سال تک اثبات تکفیر مین تہا نہ نصرت ولانے مین اور ابن عبد البر نے کتاب الانتقاء فی مناقب الثلثۃ الفقہاء مین کہا ہمسے حکم بن منذر بن سعید نے حدیث کی کہا ہمسے ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف نے حدیث کی (ونیز) ہمسے ابو حامد نے حدیث کی کہا ہمسے صالح بن احمد بن یعقوب نے حدیث کی۔

سمعت ابی یقول سئل ابومقاتل حفص بن سلم وانا حاضر عن القرآن فقال القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومن قال غیر ہذا فہو کافر فقال لہ ابنہ سلم یا ابت ھل تخبر عن ابی حنیفۃ فی ہذا بشیٔ فقال نعم کان ابوحنیفۃ علی ہذا عہدی بہ ماعلمت منہ غیر ہذا ولو علمت منہ غیر ہذا لم اصحبہ (**قلت**) فی ہذا کلہ ابطال لما عزی بعض المحدثین الی ابی حنیفۃ ومحمد بن الحسن من القول بخلق القرآن وکل ماروی عن ابی حنیفۃ من ہذا القبیل فینبغی ان یحمل علی انہ کان یقول ان قرآتنا للقرآن وکتابتنا لہ مخلوقۃ کما افاد فی الفقہ الاکبر ففہم بعض الناس من کلامہ ان اصل القرآن الذی ہو صفۃ اللہ تعالی مخلوق عندہ اوشدد علیہ المشددون ومنعوا من ہذا اللفظ سدا للباب وکذا علی محمد کما شدد بعضہم علی البخاری فی قولہ لفظی بالقرآن مخلوق **قال** الاشعری فی الابانۃ ومن قال ان القرآن غیر مخلوق ومن قال بخلقہ فہو کافر من العلماء وحملۃ الآثار ونقلۃ الاخبار لایحصون کثرۃ منہم حماد بن زید والثوری وعبد العزیز بن ابی سلمۃ ومالک بن انس والشافعی واصحابہ واللیث بن سعد وسفیان بن عیینۃ وھشام وعیسی بن یونس وحفص بن غیاث وسعد بن عامر وعبد الرحمن بن مہدی وابوبکر ابن عیاش ووکیع وابوعاصم النبیل ویعلی بن عبید ومحمد بن یوسف وبشر بن المفضل وعبد اللہ بن داؤد وسلام بن ابی مطیع وابن المبارک وعلی بن عاصم واحمد بن یونس وابونعیم وقبیصۃ بن عقبۃ وسلیمان بن داؤد وابوعبید القاسم بن سلام ویزید بن ہارون وغیرہم انتہی وقد افرد بالتصنیف محمد بن اسمٰعیل البخاری کتاب الرد علی

کہ مین نے اپنے باپ کو کہتے ہوے سُنا کہ میرے موجودگی مین ابو مقاتل حفص بن سلم سے قرآن کے متعلق سوال کیا گیا حفص نے کہا قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اور جسکا عقیدہ اسکے خلاف ہو وہ کافر ہے اونکے فرزند سلم نے سوال کیا کہ اس مسئلہ مین ابو حنیفہ کا کیا مسلک ہے کہا ابو حنیفہ کا یہہ یہی مسلک تہا مین نے اونکو اسی پر پایا اسکے خلاف اونسے مجھکو معلوم نہین ہوا اور اگر معلوم ہوتا تو مین اونکی صحبت کو اختیار نکرتا مین کہتا ہونکہ اس تمام تقریر سے بعض محدثین کا ابو حنیفہ و محمد کیطرف خلق قرآن کے مقولہ کو منسوب کرنا باطل ثابت ہوتا ہے۔ اور جو کچھہ کہ ابو حنیفہ و محمد سے ازین قبیل مروی ہے اوسکا یہہ عمدہ محمل ہے کہ وہ قرأت و کتابت قرآن کو مخلوق کہتے تہے جیسا فقہ اکبر سے مستفاد ہے۔ بعض اشخاص نے اونکے کلام سے یہہ سمجھہ لیا کہ اصل قرآن جو اللہ کے صفت ہے وہ اونکے نزدیک مخلوق ہے یا بعض متشددین نے اس لفظ سے سمجہا ہے کیلئے اونپر اور امام محمد پر تشدد کیا۔ جیسا کہ بعض لوگون نے بخاری پر اونکے مقولہ لفظی بالقرآن مخلوق[1] مین تشدد کیا ہے اشعری نے ابانہ مین کہا کہ قرآن کو غیر مخلوق کہنے والے اور معتقد خلق قرآن کی تکفیر کرنے والے علماء و حفاظ حدیث و ناقلین اخبار زائد از شمار ہین از انجملہ حمادین و سفیان ثوری و عبد العزیز بن ابی سلمہ و مالک بن انس و شافعی و اصحاب شافعی و لیث بن سعد و سفیان بن عیینہ و ہشام و عیسی بن یونس و حفص بن غیاث و سعد بن عامر و عبد الرحمن بن مہدی و ابو بکر بن عیاش و وکیع و ابو عاصم النبیل و یعلے بن عبید و محمد بن یوسف و بشر بن مفضل و عبد اللہ بن داؤد و سلام بن ابی مطیع و عبد اللہ ابن المبارک و علی بن عاصم و احمد بن یونس و ابو نعیم و قبیصۃ بن عقبہ و سلیمان ابن داؤد و ابو عبید القاسم بن سلام و یزید بن ہارون و غیرہم ہین انتہی اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کتاب الرد علی المعطلہ والجہمیہ۔

---

[1] میرا قرآن پڑہنا مخلوق ہے۔

المعطلة والجهمية وبيان خلق افعال العباد واورد فيه ابطال القول بخلق القران عن مشيخة
ابن عيينة منذ سبعين سنة منهم عمرو بن دينار وعن جعفر بن محمد وحماد بن زيد وابن المنكدر
ومنصور والاعمش ومسعر ومسلم بن احول وحماد بن ابى سليمان والثورى ومالك وابن عيينة
ووكيع وخالد بن عبد الله القسرى ذابح جعد بن درهم عبد الله بن ادريس الاودى ووهب بن جرير
ومعتمر بن سليمان ويزيد بن هارون وابى بكر بن عياش وابن المبارك ويحيى بن سعيد
وعلى بن المدينى وابى الوليد وعبيد الله بن عائشة وحفص بن غياث وسليمان بن داود الهاشمى
وسهل بن مزاحم وابن مهدى وبشر بن المفضل وابى عبيدة ومعاذ بن معاذ والحجاج بن
ارطاة وهاشم بن القاسم والربيع بن نافع الحلبى ومحمد بن يوسف وعاصم بن على بن عاصم و
يحيى بن يحيى واهل العلم قال وقال الحميدى ثنا سفيان ثنا حصين عن مسلم بن صبيح عن شتير بن
شكل عن عبد الله قال ما خلق الله من ارض ولا سماء ولا جنة ولا نار اعظم من الله لا اله
الا هو الحى القيوم قال سفيان تفسيره ان كل شئ مخلوق والقران ليس بمخلوق وكلامه اعظم
من خلقه لانه انما يقول لكن فيكون فلا يكون شئ اعظم مما يكون به الخلق والقران كلام الله انتهى وذكر
البيهقى ابطال هذه المقال وتكفير قائلها واحدا لا مر بن باسانيد كثيرة وطرق متعددة عن
مالك والليث والفضيل بن عياض وابن عيينة وابى بكر بن عياش وهشيم وعلى بن هاشم
وحفص بن غياث وعبد السلام الملائى وحسين الجعفى ويحيى بن زكريا ابن ابى زائدة وعبد الله

کتاب الرد علی المعطلة والجہمیة وبیان خلق افعال العباد مین علحدہ کتاب لکھی ہے اور سمین ابطال خلق قرآن ابن عیینہ کے مشائخ سے ستر سال سے نقل کیا اون شیوخ مین عمرو بن دینار بھی ہین ونیز جعفر بن محمد وحماد بن زید وابن المنکدر ومنصور واعمش ومسعر ومسلم بن احول وحماد بن ابی سلیمان وسفیان ثوری و مالک وابن عیینہ ووکیع وخالد بن عبد اللہ القسری ذابح جعد بن درہم عبد اللہ بن ادریس الاودی ووہب ابن جریر ومعتمر بن سلیمان ویزید بن ہارون وابو بکر بن عیاش وعبد اللہ بن المبارک ویحیی بن سعید و علی بن المدینی وابو الولید وعبید اللہ بن عائشہ وحفص بن غیاث وسلیمان ابن داؤد الہاشمی وسہل ابن مزاحم وابن مہدی وبشر بن مفضل وابو عبید ومعاذ بن معاذ وحجاج بن ارطاة وہاشم ابن القاسم وربیع بن نافع الحلبی ومحمد بن یوسف وعاصم بن علی بن عاصم ویحیی بن یحیی ودیگر علما سے ابطال خلق قرآن کو روایت کیا بعد ازان کہا کہ کہا حمیدی نے کہ ہم سے سفیان نے حدیث کی اوس نے کہا ہم سے حصین نے حدیث کی مسلم بن صبیح سے مسلم نے شتیر بن شکل سے شتیر نے عبد اللہ سے کہا کہ اللہ نے آسمان وزمین ودوزخ وجنت کو (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) سے اعظم نہین بنایا۔ سفیان نے کہا اسکی تفسیر یہ ہے کہ ہر شئی مخلوق ہے اور قرآن مخلوق نہین اور اللہ کا کلام اوسکی مخلوق سے اعظم ہے۔ اسلیے کہ اللہ سبحانہ تعالی جب کسی شئی کیلیے فرماتا ہے موجود ہو وہ شئی موجود ہو جاتی ہے اور کوئی شئی اپنے موجب ایجاد وخلق سے اعظم نہین ہوتی اور قرآن کلام اللہ کا ہے انتہی اور بیہقی نے ابطال خلق قرآن اور اوسکے قائل کی تکفیر ان دونو باتوں مین سے ایک کو باسانید کثیرہ وطرق متعددہ مالک ولیث فضیل بن عیاض وابن عیینہ وابو بکر بن عیاش وہشیم وعلی بن ہاشم وحفص بن غیاث وعبد السلام [illegible] وحسین الجعفی ویحیی بن زکریا بن ابی زائدہ وعبد اللہ۔

ابن ادریس وابی اسامة وعبدة بن سلیمن ووکیع وابن المبارك والفزاری والولید بن مسلم
وابن لهیعة وحماد بن زید وشریك بن عبد الله ویحیی بن سلیم ومسلم بن خالد وهشام بن سلیمان
المخزومی وجریر بن عبد الحمید وعلی بن مسهر ومحمد بن فضیل وعبد الرحیم بن سلیمن وعبد العزیز
ابن ابی حازم والدراوردی واسمٰعیل بن جعفر وحاتم بن اسمٰعیل وعبد الله بن یزید المقرئ و
النضر بن محمد المروزی وعبد الله ابن ابی داود وابو الولید والشافعی ونقله عن جمیع من لقیه
وسوید بن سعید وحکاه عن جمیع من حمل عنهم العلم وابن مهدی وعمران بن موسی الجرجانی و
یزید بن هارون والبویطی والمزنی ویحیی بن یحیی وابی عبید القاسم بن سلام قال البیهقی ونقل
الینا عن ابی الدرداء مرفوعًا القران کلام الله غیر مخلوق وروی ذلك ایضا عن معاذ بن جبل
وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله مرفوعًا ولا یصح شیٔ من ذلك اسانیدہ مظلمة لا ینبغی ان یحتج
بشیٔ منها ولا ان یستشهد بشیٔ منها وفیما ذکرناه کفایة وبالله التوفیق انتهی وقد امتحن فی
هذا احمد بن محمد فاستقام وقام مقام امام والقصة مشهورة فی الکتب التاریخیة وقد روی
الخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن ابی بکر ابن ابی داود ثنا احمد بن سنان عن رجل ذکره انه
رأی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی المنام وکانه قایم بین حلقتین فی احدهما
احمد بن حنبل وفی الاخری احمد بن ابی داود ای القاضی القائل بخلق القران والنبی صلی الله علیه
واله وسلم یقول فان یکفر بها هؤلاء واشار النبی صلی الله علیه واله وسلم الی ابن ابی داود واصحابه

ابن ادریس و ابواسامہ وعبدة بن سلیمان و وکیع وعبداللہ ابن المبارک و فزاری و ولید بن مسلم و ابن لہیعۃ و حماد بن زید وشریک بن عبداللہ و یحیی بن سلیم ومسلم بن خالد وہشام بن سلیمان المخزومی وجریر بن عبد الحمید وعلی بن مسہر ومحمد بن فضیل وعبدالرحیم بن سلیمان وعبدالعزیز بن ابی حازم و دراوردی و اسمعیل بن جعفر وحاتم بن اسمعیل وعبداللہ بن یزید مقری و نضر بن محمد المروزی وعبداللہ بن ابی داؤد و ابوالولید وشافعی سے اور تمام ان لوگوں سے جن کو شافعی سے لقاء ہے اور سوید بن سعید اور اون کے جمیع اساتذہ و ابن مہدی وعمران بن موسے الجرجانی اور یزید بن ہارون و ابویعلی مزنی ویحیی بن یحیی اور ابو عبید القاسم بن سلام سے ذکر کیا و نیز بیہقی نے کہا کہ ہمکو ابوالدرداء سے مرفوعاً روایت پہونچی ہے کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے۔ اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود وجابر بن عبداللہ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا لیکن یہ روایات غیر صحیحہ اور اونکے اسانید مظلمہ ہین قابل احتجاج و استشہاد نہین ہین اور جو کچھہ ہم ذکر کر چکے ہین کافی ہے وباللہ التوفیق انتہے۔

اور اس مسئلہ مین احمد بن محمد امتحان کئے گئے لیکن وہ مستقیم رہے اور تائید مذہب حق مین مقام امام مین قیام کیا۔ یہ قصہ کتب تاریخ مین باشہر وجوہ مسطور ہے اور خطیب نے شرف اصحاب الحدیث مین ابوبکر بن ابی داؤد سے روایت کیا کہ ہم سے احمد بن سنان نے ایک شخص سے حدیث کی کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ دو حلقون کے درمیان مین کھڑے ہین ایک حلقہ مین احمد بن حنبل اور دوسرے مین احمد بن ابی داؤد قاضی قائل خلق قرآن ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اگر وہ لوگ اوس کے منکر ہین اور ابن ابی داؤد اور اوس کے اصحاب کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين واشار بها الى احمد واصحابه ومن هنا قال المزني صاحب الشافعي ابو بكر يوم الردة وعمر يوم السقيفة وعثمان يوم الدار وعلي يوم صفين واحمد ابن حنبل يوم المحنة ثم ليعلم ان هنا مباحث ثلثة بل اربعة القول بخلق القران والقول بخلق اللفظ بالقران والقول بخلق الملفوظ بالقران والقول باحداث القران فالاول قدم البحث فيه وقد اشتد انكار احمد ومن تبعه على من قال لفظي بالقران مخلوق ويقال ان اول من قاله الحسين بن علي الكرابيسي احد اصحاب الشافعي الناقلين لكتابه القديم فلما بلغ ذلك احمد بدعه وهجره ثم قال بذلك داؤد بن علي الاصبهاني راس الظاهرية وهو يومئذ بنيسابور فانكر عليه اسحق وبلغ ذلك احمد فلما قدم بغداد لم ياذن له في الدخول عليه قال الذهبي في الميزان في ترجمة الكرابيسي وكان يقول القران كلام الله غير مخلوق ولفظي به مخلوق فان عنى التلفظ فهذا جيد فان افعالنا مخلوقة وان قصد الملفوظ بانه مخلوق فهذا الذي انكره احمد والسلف وعدوه تجهما وقال العيني في تاريخه في ترجمة الكرابيسي وكان الكرابيسي و عبد الله بن كلاب وابو ثور وداؤد بن علي وطبقاتهم يقولون ان القران الذي تكلم الله به صفة من صفاته لا يجوز عليه الخلق وان تلاوة التالي للقران وكلامه كسب له وفعل له وذلك مخلوق وانه حكاية عن كلام الله وليس هو القران الذي تكلم الله به وحكى داؤد في كتاب الكافي ان هذا كان مذهب الشافعي وانكر ذلك اصحاب الشافعي وقالوا هذا قول فاسد ما قاله

اور نفقد وکلنا بها قومًا لیسوا بها بکافرین کو پڑھکر احمد اور اونکے اصحاب کی طرف ایما فرمایا اِس لئے کہا مزنی صاحب شافعی نے ابوبکر نے ارتداد اعراب کے وقت اور عمر نے سقیفہ کے روز اور عثمان نے ایام محاصرہ دار مین اور علی نے روز وقعہ صفین مین اور احمد بن حنبل نے زمانۂ امتحان مین آیہ مذکورہ کی مطابق استقامت فرمائی۔ اب یہ جاننا چاہیئے کہ اس جگہ تین بلکہ چار مباحث ہین قرآن کو مخلوق کہنا اور قرارت قرآن کو مخلوق کہنا اور قرآن کے الفاظ مقروہ کو مخلوق کہنا اور قرآن کو محدث کہنا۔ امر اول کی بحث گذر چکی اور احمد اور اونکے اتباع نے قائلین خلق قرارت قرآن پر اشد انکار کیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اصحاب شافعی جو اونکی کتاب قدیم کے ناقلین ہین اونمین حسین بن علی الکرابیسی اول اسکی قائل ہوئے۔ احمد بن حنبل کو جب اِس کی اطلاع ہوئی تو اون کو مبتدع کہا اور متروک کیا پھر داؤد بن علی اصفہانی سرگروہ فرقۂ ظاہریہ نیشاپور مین اسکی قائل ہوے۔ اسحق نے اونپر انکار کیا اور احمد کو یہ خبر پہونچی جب داؤد بن علی بغداد مین آئے احمد بن حنبل نے اونکو اپنی مجلس مین داخل نہ ہونے دیا ذہبی نے میزان مین کرابیسی کے ترجمہ مین کہا اون کا یہ مقولہ تھا کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق اور اسکو پڑھنا مخلوق ہے اگر اونکا مقصد تلفظ ہے تو درست ہے اِس لئے کہ افعال عباد مخلوق ہین اور اگر مراد ملفوظ ہے تو اِسی پر احمد بن حنبل و سلف نے انکار کیا اور اسکو جہمیت قرار دیا اور عینی نے اپنی تاریخ مین کرابیسی کے ترجمہ مین کہا کہ کرابیسی و عبداللہ بن کلاب و ابو ثور و داؤد بن علی اور اون کے اہل طبقات کہتے ہین قرآن جو اللہ کا کلام ہے منجملہ اوس کے صفات کے ایک صفت ہے اوس کو مخلوق کہنا ناجائز ہے اور تالی قرآن کی تلاوت اور اوس کا کلام اوس کا کسب و فعل ہے اور وہ مخلوق ہے اِس لئے کہ وہ کلام اللہ کی حکایت ہے اور وہ قرآن نہین ہے کہ جس سے اللہ نے تکلم فرمایا ہے اور داؤد نے کتاب الکافی مین حکایت کیا کہ شافعی کا بھی یہی مذہب تھا لیکن اصحاب شافعی نے اِس کا انکار کیا کہ یہ قول فاسد ہے۔

بیشک یہ سنت نبوی ہے اوسپر اون لوگون کو اصحاب نبوی نہین

الشافعي قط وهجرت الحنبلية اصحاب احمد بن حنبل حسينا الكرابيسي وبدعوه و طعنوا
عليه وعلى كل من قال بقوله في ذلك وقال الحافظ ابن حجر في فتح الباري والذي يتحصل
من كلام المحققين منهم انهم ارادوا حسم المادة صونا للقران ان يوصف بكونه
مخلوقا واذا حقق الامر عليهم لم يفصح احد منهم بان حركة لسانه اذا قرأ قديمة وقال البيهقي
في كتاب الاسماء والصفات مذهب السلف والخلف من اهل الحديث والسنة
ان القران كلام الله وهو صفة من صفات ذاته واما التلاوة فهم على طريقين منهم من
فرق بين التلاوة والمتلو ومنهم من احب ترك القول فيه واما ما نقل عن احمد بن حنبل
انه سوى بينهما فانما اراد حسم المادة لئلا يتذرع احد الى القول بخلق القران ثم اسند
من طريقين الى احمد انه انكر على من نقل عنه انه قال لفظي بالقران غير مخلوق وانكر
على من قال لفظي بالقران مخلوق وقال القران كيف يصرف غير مخلوق فاخذ بظاهر
هذا الثاني من لم يفهم مراده وهو مبين في الاول وكذا نقل عن محمد بن اسلم الطوسي
انه قال الصوت من المصوت كلام الله وهي عبارة ردية لم يرد ظاهرها وانما
اراد نفي كون المتلو مخلوقا ووقع نحو ذلك لامام الائمة محمد بن اسحق بن خزيمة
ثم رجع وله في ذلك مع تلامذته قصة مشهورة وقد املا ابو بكر الضبعي الفقيه
احد الائمة من تلامذة ابن خزيمة اعتقاده وفيه لم يزل الله متكلما

شافعی نے کبھی یہ نہین کہا اور اصحاب احمد بن حنبل نے حسین کرابیسی کو متروک اور مبتدع کہا اور
اوس پر اور اوسکے اتباع پر طعن و تشنیع کی کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہ محققین کے
کلام کا ماحصل یہہ ہے کہ اونہون نے قصد استیصال وحسم مادہ وصورت کیا کہ قرآن موصوف
بخلق نکیا جاوے اور عند التحقیق کوئی اونمین سے اسکا قائل نہین کہ قاری قرآن کی زبان کی حرکت قدیم
ہے۔ کہا بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین کہ سلف وخلف اہل حدیث وسنت کا مذہب یہ ہے
کہ قرآن اللہ کا کلام اور اوسکی صفات ذاتیہ مین سے ایک صفت ہے اور تلاوت مین دو قول ہین
بعض نے تلاوت و متلو کے درمیان فرق کیا اور بعض نے اس سے سکوت مستحسن سمجھا لیکن
احمد بن حنبل سے دونون مین تساوی منقول ہے اور اونکی غرض استیصال مادہ ف ہے تاکہ کسیکو
وسعت قول خلق قرآن کی باقی نرہے۔ پھر احمد بن حنبل سے دو طریقون سے نقل کیا کہ اونہون نے
لفظی بالقرآن غیر مخلوق کے قائل پر انکار کیا۔ اور لفظی بالقرآن مخلوق کے قائل پر بھی انکار
کرکے کہا کہ قرآن ہر طرح غیر مخلوق ہے جو لوگ احمد کی مراد کو نہ سمجھے اونہون نے ظاہر قول
ثانی پر عمل کیا حالآنکہ قول اول مین اوسکی صراحت موجود ہے۔ اور محمد بن اسلم طوسی سے بھی ایسا
ہی منقول ہے کہ قاری کی قرأت کلام اللہ ہے۔ لیکن یہ عبارت ردیہ ہے اسکے ظاہر معنے مراد
نہین ہین بلکہ نفی خلق متلو مراد ہے اور ایسا ہی امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہا تھا پھر
رجوع کرلیا اور اس مسئلہ مین اپنے تلامذہ کے ساتھ اونکے مناظرہ کا قصہ مشہور ہے اور ابوبکر
ضبعی فقیہ اشہر تلامیذ ابن خزیمہ نے اوپنے اعتقاد کو بیان کیا ہے اوسمین مذکور ہے کہ اللہ
ہمیشہ سے متکلم ہے۔

ولا مثل لكلامه لانه نفي المثل عن صفاته كما نفى المثل عن ذاته ونفى النفاد عن كلامه
كما نفى الهلاك عن نفسه فقال لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي وقال كل شيء هالك
الا وجهه فاستصوب ذلك ابن خزيمة ورضى به وقال غيره ظن بعضهم ان البخاري
خالف احمد وليس كذلك بل من تدبر كلامه لم يجد فيه خلافا معنويا لكن العالم من
شانه اذا ابتلى بزيد عنه يكون اكثر كلامه في ردها دون ما يقابلها فلما ابتلى احمد بمن
يقول القرآن مخلوق كان اكثر كلامه في الرد عليه حتى بالغ فانكر على من يقف ولا
يقول مخلوق وعلى من قال لفظي بالقرآن مخلوق لئلا يتذرع بذلك من يقول القرآن بلفظي
مخلوق مع ان الفرق بينهما لا يخفى عليه لكنه قد يخفى على البعض واما البخاري فابتلى
بمن يقول اصوات العباد غير مخلوقة حتى بالغ بعضهم فقال والمداد والورق بعد الكتابة
فكان اكثر كلامه في الرد عليهم وبالغ في الاستدلال لان افعال العباد مخلوقة
بالآيات والاحاديث واطنب في ذلك حتى نسب الى انه من اللفظية مع ان قول من قال
ان الذي يسمع من القارى هو الصوت القديم لا يعرف عن السلف ولا قاله احمد ولا
ائمة اصحابه وانما سبب نسبة ذلك لاحمد قوله من قال لفظي بالقرآن مخلوق فهو جهمي
فظنوا انه سوى بين اللفظ والصوت ولم ينقل عن احمد في الصوت ما نقل عنه في اللفظ
بل صرح في مواضع بان الصوت المسموع من القارى هو صوت القارى ولم ينقل عن احمد

اور اوسکا کلام بے مثل ہے اِس لئے کہ اللہ تعالے نے اپنی صفات کے مثل کو نفی کیا ہے جیساکہ اپنی ذات کو بے مثل و مانند ثابت کیا ہے۔ اور اپنے کلام کے تمام ہونے کی نفی فرمائی جیسے کہ اپنے نفس کے ہلاک کی نفی فرمائی اور فرمایا (لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی) (یعنے میرے رب کا کلام ختم ہو لینے کے قبل دریا خشک ہو جائیگا۔ اور فرمایا (کل شیئ ھالک الا وجھہ) یعنے ہر شئے ہالک ہے بجز اوس کی ذات کے۔ ابن خزیمہ نے اِس بیان کو پسند کیا اور رضامند ہوے اور کہا اوسکے غیر نے بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ بخاری نے احمد کا خلاف کیا لیکن ایسا نہین ہے بلکہ جو شخص اونکے کلام مین فکر کریگا اوس مین معنوی اختلاف نہین پائیگا مگر عالم کی شان سے ہے کہ جب کسی بدعت کے رد کرنے مین مشغول ہوتا ہے اوسکے رد مین اکثار و مبالغہ کرتا ہے اور اوس کے مقابل کی طرف توجہ نہین کرتا اس لئے جب احمد بن حنبلؒ قول خلق قرآن کے تردید مین مشغول ہوے تو اوسکی تردید مین بکثرت کلام کیا حتے کہ جس شخص نے قرآن کو غیر مخلوق کہنے مین توقف کیا اور مخلوق بھی نہین کہا اوسپر بھی انکار کیا اور قائل لفظی بالقرآن مخلوق پر بھی انکار کیا تاکہ کسیکو قول القرآن بلفظی مخلوق کی وسعت نرہے حال آنکہ ان دونون مقولون کے درمیان کا فرق اونپر مخفی نہین تھا لیکن کبھی بعض پر مخفی رہتا ہے اور بخاری کو اون لوگون سے مناظرہ پیش آیا جو اصوات عباد کو غیر مخلوقہ کہتے تھے حتے کہ بعض نے مبالغۃً سیاہی اور اوراق مکتوبہ کو بھی غیر مخلوق کہا اِسی لئے بخاری کا اکثر کلام اونکی تردید مین واقع ہوا اور آیات و احادیث سے اس استدلال پر مبالغہ کیا کہ افعال عباد مخلوق ہین اور یہانتک طوالت دی کہ فرقہ لفظیہ کی طرف منسوب کئے گئے حال آنکہ قاری کے صوت مسموعہ کو صوت قدیم کہنے کا قول سلف سے غیر معروف ہے اور احمد اور اونکے اکابر اصحاب اسکے قائل نہین ہین اور اسکے احمد کے طرف منسوب ہونیکا سبب اونکا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص لفظی بالقرآن مخلوق کہے وہ جہمی ہے لوگون نے گمان کیا کہ احمد کے نزدیک لفظ اور صوت مین فرق نہین ہے حال آنکہ احمد سے لفظ کی نسبت جو کچھ منقول ہے صوت کی نسبت نہین ہے بلکہ مواضع متعددہ مین احمد نے تصریح کی ہے کہ قاری سے جو صوت مسموع ہوتی ہے وہ قاری کی صوت ہے اور اونسے کسی جگہ منقول نہین کہ

فقط ان فعل العبد قديم ولا صوته وانما انكر اطلاق اللفظ وصرح البخاري بان
اصوات العباد مخلوقة وان احمد لا يخالف ذلك فقال في كتاب خلق افعال العباد
ما يدعونه عن احمد ليس الكثير منه بالبين ولكنهم لم يفهموا مراده ومذهبه والمعروف
عن احمد واهل العلم ان كلام الله غير مخلوق وما سواه مخلوق ولكنهم كرهوا التنقيب
عن الاشياء الغامضة وتجنبوا الخوض فيها والتنازع الا فيما بينه الرسول صلى الله
عليه وآله وسلم انتهى وذكر ابن حجر في مقدمة الفتح ما وقع بينه وبين محمد بن يحيى الذهلي
في مسئلة اللفظ وما حصل له من المحنة بسبب ذلك وبراءته مما نسب اليه من ذلك
واما القول باحداث القرآن فباطل قد يتوهم ان ذلك قول البخاري حاشاه من ذلك
واما قوله في صحيحه باب قول الله كل يوم هو في شان وما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث
وقول الله لعل الله يحدث بعد ذلك امرا الى آخر ما ذكر فمراده احداث انزال لا غير بلا ضير
وهو متبع فيه ما مضى عن المولى المرتضى ولكنه كلام الرب عز وجل منه بدأ واليه يعود

(التصريف للنقص والزيادة والتحريف)

عن القرآن الشريف على ارغام انف القائل به التحريف قال بالتحريف والنقص والعياذ بالله
منه ابن ابراهيم القمي فصاحبه ابو جعفر الكليني وابو منصور احمد الطبرسي وبعض من تقدم
منهم وبعض من تاخر تبعا لروايات مفتريات لهم عن بعض من تقدمهم ورد ذلك عليهم

والتصريف للنقص والزيادة والتحريف

فعل عبد اور اوس کی صورت قدیم ہے البتہ اطلاق خلق لفظ قرآن سے اونہون نے انکار کیا ہے
اور بخاری نے بتصریح کہا کہ اصوات عباد مخلوق ہین۔ اور احمدؒ کو اس سے خلاف نہین ہے اوپھر
کتاب خلق افعال العباد مین کہا کہ جو اقوال احمد کی طرف منسوب ہین اکثر غیر واضح ہین اور نسبت
کرنے والون تے اونکی مراد و مذہب کو سمجہا نہین ہے اور اہل علم اور احمد سے مشہور یہ ہے
کہ کلام اللہ کا غیر مخلوق اور اوس کا ماسوا مخلوق ہے اور اشیاء غامضہ کی تفتیش و خوض اور ابن
تنازع علما نے مکروہ سمجہا ہے مگر جس اعتقاد کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف بیان
فرمایا اونہون نے وہ وس کے اثبات مین جد و جہد فرمایا انتہے۔ اور ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری
مین اور بخاری اور محمد بن یحیی ذہلی کے درمیان مسئلہ لفظ قرآن مین جو مناظرہ ہوا اور بخاری کو
اس کی وجہ سے جو تکلیف پہونچی اوس کو ذکر کیا ہے اور بخاری کی طرف اس بارے مین
جو کچھ منسوب ہے اوس سے اونکی برائت ثابت کی ہے اور احداث قرآن کا قول باطل
ہے بخاری کی طرف اس کی نسبت غیر صحیح بلکہ قبیح ہے اعاذ اللہ من ذلک۔ اور بخاری
نے اپنی صحیح مین باب قول اللہ کل یوم ہو فی شان و ما یاتیہم من ذکر من ربہم محدث ولعل اللہ
یحدث بعد ذلک امرا۔ وغیرہ آیات مین جو ذکر کیا ہے الخ سے مراد احداث انزال ہے
نہ احداث قرآن اور اونکو اتباع ہے حضرت مولی مرتضے کے ارشاد نقل شدہ ماسبق کا
کہ قرآن کلام رب عزوجل ہے اوسی سے اوسکی بدایت اور اوسی کی طرف نہایت ہے

تردید دعوے نقص وزیادت وتحریف از قرآن شریف علی رغم الف قائل خریف

۔ ابن ابراہیم قمی اور اوس کا شاگرد ابو جعفر کلینی وابو
منصور احمد طبرسی و بعض اون کے متقدمین و بعض متاخرین روایات کاذبہ بعض
متقدمین کے تابع ہو کر قائل تحریف ونقص قرآن ہوئے ہین العیاذ باللہ من ذلک

صاحب الكليني ابن بابويه القمي فصاحبه المفيد فصاحباه الشريف المرتضى وابو
جعفر الطوسي فابو علي الطبرسي صاحب مجمع البيان وكفى الله المؤمنين القتال قال
ابن بابويه في كتاب الاعتقاد اعتقادنا ان القرآن الذي انزل الله عزّ وجلّ على نبيه
محمد صلّى الله عليه وآله وسلّم هو ما بين الدفتين وهو في ايدي الناس ليس باكثر من
ذلك قال ومن نسب الينا انا نقول انه اكثر من ذلك فهو كاذب (قلت) اول
من نسب ذلك الى الائمة رواة الامامية الذين رووا ذلك عن الائمة فهم فيه اول
الكاذبين ثم وثم الى القمي والكليني ومن تاخر من اورده في كتب الاصول ولم يرده فقد
قبله واعتمده واعتقده فتلك سلسلة الكاذبين ولله الحجة البالغة قال الله المتعال
انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون واخرج الحافظ ابو طاهر السلفي في كتاب انتخاب حديث
الفرّاء عن علي بن ابي طالب قال ان هذا القرآن الذي في ايدي الناس هو الذي انزل على
رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم لا زيادة فيه ولا نقصان الا حرف يقرأ به يعني
اختلاف حروف القراءات المروية في زبر القراءات عن اهل بيت النبوة والصحابة
فالتبعة من القراء المتبعة المعروف بيانه بفرش الحروف قال حافظ القرأ والمحدثين ابو عمرو
الداني في كتاب عدد اى القرآن واما عدد اهل الكوفة فرواه حمزة الزيات عن ابن ابي ليلى عن
ابي عبد الرحمن السلمي عن علي بن ابي طالب موقوفا عليه (قلت) ابن ابي ليلى هذا هو

اور کلینی کا شاگرد ابن بابویہ قمی اور اوس کے تلمیذ مفید و نیز مفید کے ہر دو تلمیذ شریف مرتضےٰ اور ابو جعفر طوسی ۔ اور نیز ابو علی طبرسی صاحب مجمع البیان نے اونکی تردید کی ہے اور کافی ہوا اللہ مؤمنین کو قتال سے ابن بابویہ نے کتاب الاعتقاد مین کہا ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس قرآن کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا وہ وہی ہے جو بین دفتین ہے اور مسلمانون کے پاس ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور جو ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کے قائل ہین وہ کاذب ہے **مین کہتا ہون** اس مقولہ کو اولاً فرقہ امامیہ کے رواۃ نے ائمہ کی طرف نسبت کیا ہے اس لئے وہ اول کاذبین ہین اور رفتہ رفتہ قمی و کلینی تک نوبت آئی پھر متاخرین نے کتب اصول مین اس کذب کو بلا تردید وارد کرکے بصدق واعتماد و اعتقاد قبول کیا یہ سلسلہ کاذبین کا ہے و للہ الحجۃ البالغۃ ۔ فرمایا اللہ متعال نے ہمنے ہی نازل کیا قرآن کو اور ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین اور حافظ ۔ ابو طاہر سلفی نے کتاب انتخاب حدیث القرا مین حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کیا کہ جو قرآن لوگون کے پاس ہے وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل کیا گیا ہے نہ اوس مین کچھہ زیادت ہے نہ نقصان ہے مگر حروف قرائت مین یعنے جو اختلاف حروف قرائت کتب قرائت مین حضرات اہل بیت النبوۃ و صحابہ و تبعہ و قرار متبعہ سے مروی ہے جس کے بیان کو فرش حروف کہتے ہین ۔ حافظ القرار والمحدثین ابو عمرو دانی نے کتاب عدد آیات قرآن مین کہا کہ عدد اہل کوفہ کو حمزہ زیات نے ابن ابی لیلی سے اونہون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے اونہون نے علی بن ابی طالب رضؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے (**مین کہتا ہون**) یہ ابن ابی لیلےٰ ۔

عبدالله بن عيسى بن عبدالرحمن بن ابی لیلی فانه هو الذی روی العدد عن السلمی قال ورواه
عن حمزة الكسائی وسلیم بن عیسے وغیرهما انا فارس بن احمد انا احمد بن اسمعیل انا ابو بکر
الرازی انا ابو العباس المقرئ عن محمد بن عیسی قال حکی عدد اهل الکوفة عن علی فیما ذکره
سلیم عن سفیان عن عبدالاعلی عن ابی عبدالرحمن عن علی وسلیم عن حمزة عن ابن ابی لیلی
عن ابی عبدالرحمن عن علی ثم قال الدانی قال محمد یعنی ابن عیسے وجمیع عدد ای القرآن فی قول
الکوفیین خاصة ستة آلاف ومائتا آیة وثلثون وست آیات وهو العدد الذی رواه
سلیم والکسائی عن حمزة واسنده الکسائی الی علی وذکر سلیم ان حمزة قال هو عدد ابی
عبدالرحمن السلمی ولا اشك فیه عن علی الا انی لم اخبر عنه انتهی (**قلت**) ورواه
الحافظ ابو بکر محمد بن خلف بن حیان المعروف بوکیع القاضی صاحب کتاب الغرر من
الاخبار ثم الاستاذ ابو عبدالله احمد بن عمر الاندرابی فی کتابه الایضاح عن حمزة
عن عاصم عن ابی عبدالرحمن عن علی به وعلم عدد الآی اول علوم القرآن فانه یتعلق به
التحدید والتعریف وبه یغلق باب زعم الزیادة والنقص والتحریف من الملاحدة والزنادقة
وهو کما قال القاضی ابو بکر ابن العربی من معضلات القرآن ولذا قد کثر اعتناء المولی علی
المرتضی به ثم اهتمام قراء اصحابه فعد اهل السنة اصح الاعداد ذلك العدد قال الفقیه ابو اللیث
السمرقندی فی البستان والمختار من الاقاویل هو عدد الکوفیین وهو العدد المنسوب الی

عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ہین کیونکہ وہ وہی ہین جنہون نے عدد آیات کو سلمی سے روایت کیا ہے۔ کہا ابو عمرو دانی نے کہ اور اس (عدد) کو روایت کیا ہی حمزہ سے کسائی اور سلیم بن عیسی وغیرہما نے خبر دی ہمکو فارس بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن اسمعیل نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو بکر رازی نے کہا کہ خبر دی ہمکو الوس مقری نے وہ محمد بن عیسی سے اونہون نے کہا کہ عدد کوفہ والونکا نقل کیا گیا ہی حضرت علی رض سے ذکر کیا اسکو سلیم نے سفیان سے وہ عبد الاعلی سے وہ ابو عبدالرحمن سے وہ حضرت علی سے اور ذکر کیا اسکو سلیم نے حمزہ سے وہ ابن ابی لیلے سے وہ ابو عبدالرحمن سے وہ حضرت علی رض سے۔ پہر کہا ابو عمرو دانی نے کہ کہا محمد نے یعنے عیسی کے بیٹے کہ جملہ آیات قرآن خاص کوفیو نکے قول مین چہہ ہزار دو سو چہتیس ہین اور یہ وہی عدد ہے جسکو سلیم اور کسائی نے حمزہ سے روایت کیا ہے اور کسائی نے اسکی سند حضرت علی رض تک پہونچائی ہے اور سلیم نے ذکر کیا کہ حمزہ نے کہا ہی کہ وہ عدد ابو عبدالرحمن سلمی کا ہی اور مجکو اسمین شک نہین ہے کہ وہ حضرت علی رض سے ہی مگر یہ کہ مجکو اوسکی خبر نہین دی گئی۔ مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ اور اسکو روایت کیا ہے حافظ ابو بکر محمد بن خلف بن حیان نے جو مشہور بقاضی وکیع و مؤلف کتاب الغرر من الاخبار ہے پہر استاد ابو عبداللہ احمد بن عمر اندرابی نے کتاب الایضاح مین حمزہ سے وہ عاصم سے وہ ابو عبدالرحمن سے وہ حضرت علی رض سے ایسا ہی اور علم آیتونکی عدد کا قرآن کے علمون مین پہلا علم ہے اسلئے کہ اوس سے علاقہ ہے حدود معرفت آیت کا اور اوسی سے بند ہوتا ہے دروازہ زعم زیادت و نقص و تحریف کا ملاحدہ و زنادقہ کی جانب سے۔ اور یہ علم عدد جیسا کہ قاضی ابو بکر بن عربی نے کہا ہے قرآن کے مشکل علمون سے ہی اور اسی واسطے حضرت مولی علی مرتضی کا اعتنا پہر آپکے قرار اصحاب کا اہتمام اسمین بہت رہا اسلئے اہل سنت اصح اعداد اسہی عدد کو جانتے ہین۔ چنانچہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی بستان علوم مین کہتے ہین کہ مختار اسبارہ کے سب اقوال مین عدد کوفیین ہے اور وہ وہی ہے جو حضرت علی کی جانب منسوب ہی اور ابو جعفر احمد بن علی نیشاپوری بڑے عالم اہل سنت کے کہتے ہین کہ عدد اہل کوفہ منسوب ہے حمزہ کی طرف اور وہ اصح اعداد ہے کیونکہ وہ لیا گیا ہے حضرت مرتضی سے

علی کرم اللہ وجہہ وقال ابو جعفر احمد بن علی النیسابوری عدد اہل الکوفۃ منسوب

الی حمزۃ الزیات وہو اصح الاعداد لانہ ماخوذ من علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ انتہی وہذا

البحث مبسوط فی کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان بما یعز الزیادۃ علیہ و

ینبغی لمن یبتغی علمہ الرجوع الیہ فہذا القرآن المنزل المسطر یقرأ الامام المہدی المنتظر اذا ولدہ

ظہر کما قرأبہ المولی علی واہل بیتہ لا غیر بلا ضیر (بیان کتاب علوم القرآن)

للمولی المرتضی وہو اول کتاب فی ہذا الشأن لیس لہ ثان - وقد یتوہم انہ قرآن لم یجرد فیہ ما لیس فی

غیرہ ولیس کما یتوہم قال الحسن العسکری ابو ہلال بن عبد اللہ بن سہل فی کتاب الاوائل انا ابو احمد ای

الحسن بن عبد اللہ بن سعد العسکری قال ثنا الصولی ای ابو بکر محمد بن یحیی قال ثنا العلائی ای محمد بن زکریا

الاخباری قال ثنا احمد بن عیسی قال ثنی علی الحسن بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ قال لما قبض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشاغل علی بدفنہ فبایع الناس ابابکر فجلس علی یجمع القرآن فکتبہ

فی الخرق واکتاف الابل وفی الورق الحدیث وہو مرسل کالمتصل سندہ متعاضد بالشواہد فلابی بکر

ابن ابی داود فی المصاحف عن ابن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطأ علی عن بیعۃ

ابی بکر فلقیہ ابو بکر فقال اکرہت امارتی فقال لا ولکن آلیت بیمین ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ

حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ قال ابن سیرین لو اصبت ذلک لکان فیہ العلم سکت علیہ الذہبی

فی تاریخہ وطبقات القراء ولابن سعد عنہ قال نبئت ان علیا ابطأ عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابو بکر فقال

بیان کتاب علوم القرآن

حضرت علی کرم اللہ وجہ کی طرف منسوب ہے اور ابو جعفر احمد بن علی نیشاپوری نے کہا اہل کوفہ کا عدد حمزہ زیات کی طرف منسوب ہے اور وہ اصح الاعداد ہے اس لئے کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماخوذ ہے انتہی۔ اور یہ بحث اہل بیت النبوۃ والعرفان سے کتاب علوم القرآن مین اسقدر بسیط سے مسطور ہے کہ اوس سے زیادہ تفصیل نایاب ہے جو اسکی دریافت کا طالب ہو اوس کتاب کو مطالعہ کرے اور ایسی قرآن منزل و مسطور کو امام مہدی منتظر جسوقت پیدا و ظاہر ہونگے موافق قرأت مولیٰ مرتضیٰ علی اور آپ کے اہل بیت کے بلا کم و کاست قرأت فرمائینگے (بیان مولیٰ مرتضیٰ علی کی کتاب علوم القرآن کا) اس شان مین یہ پہلی کتاب اور لاثانی ہے اور بعض نے وہم کیا کہ حضرت علی کا یہ علیحدہ قرآن ہے اسمین وہ بیان ہے کہ اوسکے غیر مین نہین ہے یہ گمان بعض کا قابل اعتبار نہین کہا حسن عسکری ابو ہلال بن عبد اللہ بن سہل نے کتاب الاوائل مین کہ ہمکو ابو احمد یعنی حسن بن عبد اللہ بن سعد العسکری نے خبر دی اوسنے کہا ہم سے صولی یعنی ابو بکر محمد بن یحییٰ نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے غلابی یعنی محمد بن زکریا الاخباری نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث کی احمد بن عیسیٰ نے کہا کہ مجھ سے میرے عم حسن بن زید نے جعفر بن محمد سے جعفر بن محمد نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے باپ زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت علی آپکے دفن مین مشغول رہے۔ اور لوگون نے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی حضرت علی قرآن کو جمع کرنے کیلئے بیٹھے اونہون نے قرآن کو کپڑے کے ٹکڑون اور استخوانہائے شانہ شتر اور کاغذ پر تحریر فرمایا انتہی یہ حدیث مرسل مثل متصل السند کے اور معتضد بشواہد ہے ابو بکر ابن ابی داؤد نے مصاحف مین ابن سیرین سے روایت کیا کہ جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی نے بیعت حضرت ابی بکر سے تاخیر فرمائی حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور کہا کیا میری خلافت آپکو ناگوار گزری فرمایا نہین لیکن مین نے قسم کھائی ہے کہ قرآن کو جب تک جمع نکرلون علاوہ نماز کے اور کسی کام کیلئے چادر نہین اوڑھونگا سو اوسوقت کے لوگ نے زعم کیا ہے کہ قرآن کو ترتیب نزول کے موافق آپ نے لکھا ہے ابن سیرین نے کہا اگر مجھکو وہ دستیاب ہو جاوے تو البتہ اوسمین علم ہے ذہبی نے اپنی تاریخ اور طبقات القراء مین اس روایت پر سکوت کیا۔ اور ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کیا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی نے بیعت حضرت ابو بکر سے تاخیر فرمائی حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور فرمایا کیا میری خلافت آپکو ناگوار ہے فرمایا۔

اكرهت امارتی فقال لا ولكن آليت بيمين ان لا ارتدی برداء الا فی الصلوة حتى اجمع القرآن قال
فزعموا انه كتبه على تنزيله قال محمد فلو اصبت ذلك الكتاب كان فيه علم قال ابن عون فسألت عكرمة
عن ذلك الكتاب فلم يعرفه ای على التنزيل وقال ابن الضريس فی فضائل القرآن ثنا بشر بن موسى نبانا هوذة
بن خليفة نبانا عوف عن محمد بن سيرين عن عكرمة قال لما كان بعد بيعة ابی بكر قعد علي بن ابي طالب فی
بيته فقيل لابی بكر كره بيعتك فارسل اليه فقال اكرهت بيعتی قال لا والله قال ما اقعدك عنی قال رأيت
كتاب الله يزاد فيه فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا لصلوة حتى اجمعه قال له ابو بكر فانك نعم ما رأيت قال
محمد فقلت لعكرمة الفوه كما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن على ان يؤلفوه ذلك التاليف
ما استطاعوا وعوف بن ابی جميلة ومن فوقه ائمة الصحيح وهوذة احتج به ابن ماجة ووثقه ابن حبان وقال
روی عنه يعقوب بن ابراهيم الدورقی واهل العراق ومشاه البخاری فلم يتكلم فيه بشیء وبشر من اقران ابن المدينی
وشيوخ يعقوب بن شيبة وامثاله كان احمد يكرمه وقال الدارقطنی ثقة نبيل وقال ابو بكر الخلال جليل
مشهور وقال ابو الحسين بن ابی يعلى ابن الفراء سمع الكثير من هوذة بن خليفة وقوله يزاد فيه ای كان يزاد
فيه تنزيلا من الله تعالى فی حيوة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والآن انقطع نزوله بعده فينبغی
جمع كل ما نزل فی موضع ولا مناط لجمعه بالزيادة سيما مع كونه حافظا له الا بحمل الجمع على جمع الكتب
لا لجمع القلب ويوضحه سؤال ابن سيرين وجواب عكرمة وقال ابن ابی شيبة فی مصنفه ثنا يزيد بن هارون
انا ابن عون عن محمد قال لما استخلف ابو بكر قعد علی فی بيته فقيل لابی بكر فارسل اليه اكرهت خلافتی

نہین لیکن مین نے قسم کھائی ہے کہ قرآن کو جب تک جمع نہ کرلون علاوہ نماز کے اور کسی کیلئے چادر نہین
پہنونگا۔ لوگ گمان کرتے ہین کہ قرآن کو ترتیب نزول کے مطابق آپ نے لکھا ہے ابن سیرین نے کہا
اگر مجھکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے کہا ابن عون نے مین نے عکرمہ سے اس قرآن کو یعنے جو مطابق
تنزیل ہی دریافت کیا تو اوسکو اسکا علم نہ تہا اور کہا ابن الضریس نے فضایل قرآن مین ہم سے بشر بن موسیٰ نے
حدیث کی کہ ہم کو ہوذۃ بن خلیفہ نے خبر دی ہوذۃ نے کہا کہ ہمکو عوف نے خبر دی محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین
نے عکرمہ سے کہ بعد بیعت حضرت ابی بکر کے حضرت علی بن ابیطالب نے اپنے گہر مین قعود فرمایا کسی نے حضرت
ابی بکر سے عرض کیا کہ حضرت علی نے آپ کی بیعت کو مکروہ جانا حضرت ابوبکر نے اپ کے پاس کسیکو بہیجکر دریافت
کیا آیا آپ نے میری بیعت کو مکروہ جانا فرمایا نہین واللہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ مجہسے آپ نے کس لئے
کنارہ کشی فرمائی۔ فرمایا مین نے دیکہا کہ کتاب اللہ مین ٹرہایا جاتاہی اس لئے یہ قصد کیا کہ اوسکو جمع کر لینے
تک بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ نے عمدہ قصد کیا ہے کہا محمد بن سیرین نے مینے عکرمہ سے
پوچہا آیا اونہون نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو جمع کیا ہی کہا کہ اگر جن والنس متفق ہوکر اوس ترتیب
پر تالیف کرتے تو نہ کرسکتے اور عوف ابن ابی جمیلہ اور اونسے اوپر کے رواۃ ائمہ صحیح بخاری کی ہین اور ہوذہ سے
ابن ماجہ نے احتجاج کیا ہے اور ابن حبان نے اوسکی توثیق کی اور کہا کہ یعقوب بن ابراہیم دورقی واہل عراق
نے اوس سے روایت کی ہی اور بخاری نے اوسکو ذکر کرکے اوسمین کچہہ کلام نہین کیا اور بشر علی بن المدینی کہا قرآن
یعقوب بن شیبہ اور اوسکے امثال کے شیوخ سے ہے احمد بن حنبل اوسکی تکریم کرتے تہے اور دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے
اور ابو بکر خلال نے کہا جلیل مشہور ہی اور کہا ابوالحسین بن ابی یعلی بن فراء نے کہ ہوذہ بن خلیفہ سے اوسنے احادیث کثیرہ کو
سنا ہی اور حضرت علی کا یہ ارشاد کہ اوسمین زیادہ کیا جاتا ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیوۃ مین منجانب اللہ
نزول وحی سے قرآن ٹرہایا جاتا تہا اور اب آپکے بعد اوسکا نزول منقطع ہوگیا اسلئے جملہ منزل کو ایک جگہ جمع کرنا ضرور ہوا
اور آپکے جمع کرنے کو زیادت سے کچہہ علاقہ نہین علی الخصوص اس حال مین کہ آپ حافظ قرآن تہے مگر یہ کہ مقصود کتابت مین جمع کرنا ہو نہ قلب

اكرهت امارتي فقال لا ولكن اليت بيمين ان لا ارتدي برداء الا في الصلوة حتى اجمع القران قال
فزعموا انه كتبه على تنزيله قال محمد فلو اصبت ذلك الكتاب كان فيه علم قال ابن عون فسألت عكرمة
عن ذلك الكتاب فلم يعرفه اى على التنزيل وقال ابن الضريس في فضائل القران ثنا بشر بن موسى نبانا هوذة
بن خليفة نبانا عوف عن محمد بن سيرين عن عكرمة قال لما كان بعد بيعة ابى بكر قعد علي بن ابي طالب في
بيته فقيل لابى بكر كره بيعتك فارسل اليه فقال اكرهت بيعتي قال لا والله قال ما اقعدك عنى قال رأيت
كتاب الله يزاد فيه فحدثت نفسي ان لا البس ردائي الا لصلوة حتى اجمعه قال له ابو بكر فانك نعم ما رأيت قال
محمد فقلت لعكرمة الفوه كما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن على ان يؤلفوه ذلك التاليف
ما استطاعوا وعوف بن ابى جميلة ومن فوقه ائمة الصحيح وهوذة احتج به ابن ماجة ووثقه ابن حبان وقال
روى عنه يعقوب بن ابراهيم الدورقي واهل العراق ومشاه البخاري فلم يتكلم فيه بشئ وبشر من اقران ابن المديني
وشيوخ يعقوب بن شيبة وامثاله كان احمد يكرمه وقال الدارقطني ثقة نبيل وقال ابو بكر الخلال جليل
مشهور وقال ابو الحسين بن ابى يعلى ابن الفراء سمع الكثير من هوذة بن خليفة وقوله يزاد فيه اى كان يزاد
فيه تنزيلا من الله تعالى في حيوة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والان انقطع نزوله بعده فينبغي
جمع كل ما نزل في موضع ولا مناط لجمعه بالزيادة سيما مع كونه حافظا له الا يحمل الجمع على جمع الكتب
لا جمع القلب ويوضحه سؤال ابن سيرين وجواب عكرمة وقال ابن ابى شيبة في مصنفه ثنا يزيد بن هارون
انبا ابن عون عن محمد قال لما استخلف ابو بكر قعد علي في بيته فقيل لابى بكر فارسل اليه اكرهت خلافتي

نہین لیکن مین نے قسم کھائی ہے کہ قرآن کو جب تک جمع نہ کرلون علاوہ نماز کے اور کسی کیلئے چادر نہین پہنونگا۔ لوگ گمان کرتے ہین کہ قرآن کو ترتیب نزول کے مطابق آپ نے لکھا ہے ابن سیرین نے کہا اگر مجھکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے کہا ابن عون نے مین نے عکرمہ سے اس قرآن کو یعنے جو مطابق تنزیل ہے دریافت کیا تو اوسکو اسکا علم نہ تہا اور کہا ابن الضریس نے فضایل قرآن مین ہم سے بشر بن موسی نے حدیث کی کہ ہم کو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہوذہ نے کہا کہ ہمکو عوف نے خبر دی محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین نے عکرمہ سے کہ بعد بیعت حضرت ابی بکر کے حضرت علی بن ابیطالب نے اپنے گہر مین قعود فرمایا کسی نے حضرت ابی بکر سے عرض کیا کہ حضرت علی نے آپ کی بیعت کو مکروہ جانا حضرت ابوبکر نے آپ کے پاس کسیکو بہیجکر دریافت کیا آیا آپ نے میری بیعت کو مکروہ جانا فرمایا نہین واللہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ مجہسے آپ نے کس لئے کنارہ کشی فرمائی۔ فرمایا مین نے دیکہا کہ کتاب اللہ مین بڑہایا جاتا ہے اس لئے یہ قصد کیا کہ اوسکو جمع کرلینے تک بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ نے عمدہ قصد کیا ہے کہا محمد بن سیرین نے مینے عکرمہ سے پوچہا آیا اونہون نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو جمع کیا ہے کہا کہ اگر جن وانس متفق ہوکر اوس ترتیب پر تالیف کرتے تو نہ کرسکتے اور عوف ابن ابی جمیلہ اور اونسے اوپر کے رواۃ ائمہ صحیح بخاری کے ہین اور ہوذہ سے ابن ماجہ نے احتجاج کیا ہے اور ابن حبان نے اوسکی توثیق کی اور کہا کہ یعقوب بن ابراہیم دورقی واہل عراق نے اوس سے روایت کی ہے اور بخاری نے اوسکو ذکر کرکے اوسمین کچہہ کلام نہین کیا اور کہا علی بن المدینی کے اقران و یعقوب بن شیبہ اور اوسکے امثال کے شیوخ سے ہے احمد بن حنبل اوسکی تکریم کرتے تہے اور دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے اور ابوبکر خلال نے کہا جلیل مشہور ہے اور کہا ابوالحسین بن ابی یعلی بن فراء نے کہ ہوذہ بن خلیفہ سے امام نے احادیث کثیرہ کو سنا ہے اور حضرت علی کا یہ ارشاد کہ اوسمین زیادہ کیا جاتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیوۃ مین منجانب اللہ نزول وحی سے قرآن بڑہایا جاتا تہا اور اب آپکے بعد اوسکا نزول منقطع ہوگیا اسلئے جملہ منزل کو ایک جگہ جمع کرنا ضرور ہوا اور آپکے جمع کرنے کو زیادت سے کچہہ علاقہ نہین علی الخصوص اس حال مین کہ آپ حافظ قرآن تہے مگر یہ کہ مقصود کتابت مین جمع کرنا ہو نہ قلب مین۔ اور اس تقریر کو ابن سیرین کا سوال اور عکرمہ کا جواب واضح کرتا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہمسے یزید بن ہارون نے حدیث کی یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمکو ابن عون نے محمد بن سیرین سے خبر دی محمد بن سیرین نے کہا جب ابوبکر خلیفہ ہوے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر مین جلوس فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو انہون نے آپ سے دریافت

قال لا لم اكره خلافتك ولكن كان القرآن يزاد فيه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
جعلت على ان لا ارتدي الا للصلوٰة حتى اجمعه للناس فقال ابو بكر نعم ما رأيت وسنده ائمة الصحيح
واخرجه ابن اشته في المصاحف من وجه آخر عن ابن سيرين وفيه انه كتب في مصحفه الناسخ والمنسوخ وان ابن
سيرين قال تطلبت ذلك الكتاب وكتبت فيه الى المدينة فلم اقدر عليه واخرجه ابو عمر في الاستيعاب
عن يحيى بن سليمان ثنا اسمعيل بن عُلَيّة ثنا ايوب السختياني عن ابن سيرين وفيه قال ابن سيرين فبلغني انه
كتب على تنزيله ولو اصبت ذلك الكتاب لوجد فيه علم كثير وقال عبد الرزاق انا معمر عن ايوب عن عكرمة
قال لما بويع لابي بكر تخلف علي عن بيعته وجلس في بيته فلقيه عمر فقال تخلفت عن بيعة ابي بكر فقال
اني اليت بيمين حين قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لا ارتدي برداء الا الى الصلوٰة المكتوبة
حتى اجمع القرآن فاني خشيت ان ينفلت وسنده صحيح وكان عكرمة رواه كالسابق عن مولاه فلابن ابي حاتم
عن سماك قال عكرمة كل شيء احدثكم في القرآن فهو عن ابن عباس وقول ابن سيرين فزعموا محله روايته عن جماعة
من الائمة غير عكرمة واما قيل عكرمة لو اجتمعت فهو نفي ورأي له لا تحديث واثبات عن احد من الاثبات
ورأيه ونفيه في مثله كتفسير آية التطهير وآية المودة محل تهمة ولذا لم يعول ابن سيرين عليه ولا التفت
اليه على انه يرده قول المولى علي المرتضى وسلوني عن كتاب الله عز وجل فوالله ما من آية الا وانا اعلم ابليل
نزلت ام بنهار ام في سهل نزلت ام في جبل اخرجه معمر فعبد الرزاق وابن سعد وابن راهويه واحمد بن
سلمة النيسابوري والنسائي في مسند علي وابن ابي حاتم في كتاب الجرح والتعديل وسنده ائمة وابن الانباري

فرمایا آپ کی خلافت مجھکو ناگوار نہین ہی لیکن قرآن زیادہ کیا جاتا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین نے اپنے ذمہ پر لازم کیا کہ بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون یہانتک کہ قرآن لوگون کیلئے جمع کرون حضرت ابوبکر نے آپ کی رائے کی تحسین فرمائی اس حدیث کی سند مین ائمہ صحیح واقع ہین نیز اس روایت کو ابن اشتہ نے مصاحف مین بطریق دیگر ابن سیرین سے روایت کیا کہ حضرت علی نے اپنے صحف مین ناسخ و منسوخ کو کتابت فرمایا کہا ابن سیرین نے مینے اس کتاب کو تلاش کیا اور اسکے لئے مدینہ کو خط لکھا لیکن مجھکو دستیاب نہوئی اور نیز اس روایت کو ابو عمر نے الاستیعاب مین یحیی بن سلیمان سے روایت کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے حدیث کی اوسنے کہا ہمسے ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے حدیث کی اور اس روایت مین ہے کہ کہا ابن سیرین نے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو تحریر فرمایا ہے اگر وہ کتاب دستیاب ہوتی تو اوس مین علم کثیر پایا جاتا اور کہا عبدالرزاق نے ہمکو معمر نے ایوب سے اوسنے عکرمہ سے خبر دی کہا جب لوگون نے حضرت ابوبکر سے بیعت کی حضرت علی اونکی بیعت سی کنارہ کش ہوکر اپنے گہر مین تشریف فرما رہے حضرت عمر آپ سے ملے اور کہا کہ آپ نے ابی بکر کی بیعت سی کس لئے تخلف کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت مینے قسم کہائی کہ فرض نماز کے علاوہ تا جمع قرآن چادر نہ اوڑہونگا اس لئے کہ مجکو اوس کے تلف ہونیکا خوف تہا اس حدیث کی سند صحیح ہے اور گویا کہ عکرمہ نے اس روایت کو مثل روایت سابقہ اپنے مولی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے چنانچہ ابن ابی حاتم نے سماک سی روایت کیا کہ عکرمہ نے کہا جو کچھہ مین تم سے قرآن کے متعلق کہتا ہون وہ ابن عباس سی ہے اور ابن سیرین کا (زعموا) کہنا اور ائمہ سے علاوہ عکرمہ کے روایت کرنے پر محمول ہے اور عکرمہ کا مقولہ (لو اجتمعت الی آخرہ) نفی اور راوس کی رائے ہے نہ کسی مستند سے تحدیث و اثبات ہے اور اوس کی رائے اور نفی ایسے مواقع مین مثل تفسیر آیہ تطہیر و آیہ مودت کی محل تہمت ہے اور اسی لئے ابن سیرین نے اسپر اعتماد نہین کیا اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوے علاوہ برین قول مولے مرتضے رضی اللہ عنہ کا کہ دریافت کرو مجہہ سے کتاب اللہ عزوجل کو قسم ہی اللہ کی کوئی آیت نہین ہی مگر مین جانتا ہون کہ وہ دن مین نازل ہوئی کہ یا رات مین۔ میدان مین نازل ہوئی ہے یا پہاڑ مین۔ اس کی تردید کرتا ہے۔ حضرت مولی مرتضے کے اس قول کو روایت کیا ہی معمر نے پہر عبدالرزاق وابن سعد وابن راہویہ و احمد بن سلمہ نیشاپوری نے اور نسائی نے سند علی مین اور ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل مین اور اس سند کے رواۃ ائمہ ہین و نیز ابن الانباری نے

في المصاحف وابو عمر في العلم وقوم جم فقد علم انه كرم الله وجهه جمع القرآن قديما على تنزيله الاول فالاول من سوره كما ذكر الباقلاني على ما في تفسير القرطبي فابن كثير مشعرا باستثنائه من بعضها البعض آيها وترتيب نزول الآي في سورة خالف تنزيلها ترتيب النظم كما كان تلقاه من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حيث كان له اعتناء بعلمه من اول تعلمه ثم جمعه بعد وفاته صلى الله عليه وآله وسلم كما تقرر في العرضة الاخيرة خشية ان ينفلت فقصد به محافظة علم التنزيل والتحديد وارشد الى معرفة الناسخ والمنسوخ وعلم اهل الرسوخ فكان كانه كتاب علوم القرآن يعلم منه علما جما ظاهريا وفهما عما باطنيا اعطاهما الله من لدنه اياه فكان كانه العلم كله قال ابن حجر المكي في المنح المكية

واختلي اي المرتضى بعد موته صلى الله عليه وآله وسلم فكتب كتابا

فيه العلوم الجمة حتى قال ابن سيرين لو اصبت

ذلك الكتاب لظفرت بالعلم

كله

كمل الجزء الاول من كتاب العقد الاكبر عن اهل البيت الاطهر ويتلوه الجزء الثاني من الايمان بانبياء الله ورسله تعالى

المصاحف مین اور ابوعمرانے العلم مین اور ایک گروہ کثیر نے اس مقولہ کو روایت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آن حضرت کرم اللہ وجہہ نے اولاً قرآن کو مطابق ترتیب نزول جمع فرمایا ہر ایک سورہ کو مطابق ترتیب نزول مقدم و موخر کیا جیسا کہ ذکر کیا باقلانی نے جیسا کہ تفسیر قرطبی اور تفسیر ابن کثیر مین ہے اور بعض سورتون کی بعض آیات کے استثنا کو اور جس سورہ مین ترتیب نزول آیات خلاف ترتیب نظم کہتی اوس سے خبردار فرمایا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکہا تہا اسی لئے کہ ابتداء تعلم سے اپ کو اس علم کی جانب اعتنا تہا پہر بعد وفات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق عرضہ اخیرہ بخوف انقلابات جمع فرمایا اور محافظت علم تنزیل و تحدید آیات کا اس سے قصد کیا اور معرفت ناسخ و منسوخ و علم اہل رسوخ کی طرف راہ بتائی گویا کہ علوم قرآن کی یہ ایک ایسی کتاب تہی کہ جس سے بہت سے علوم ظاہرہ و معارف باطنہ معلوم ہوتے تہے جو اللہ تعالی نے اپنے پاس سے اپکو عطا فرمائے تہے اور گویا کہ یہ کتاب شریف خزینۂ جملہ علوم تہی — ابن حجر مکی نے المنح المکیہ مین کہا ہے کہ حضرت مرتضے نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلوت نشین ہو کر ایک کتاب تحریر فرمائی جس مین علوم کثیرہ تہے حتی

کہ ابن سیرین تمنا کرتے تہے کہ اگر

مجہکو وہ کتاب میسر آتے

تو مجموعۂ علوم

حاصل

ہوجاتا

تمام ہوچکا پہلا حصہ کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر کا اور اوسکے بعد ہی دوسرا حصہ ایمان بانبیاء اللہ ورسلہ تعالی ان کا

اعلان

شکر اللہ کا کہ کتب دینیہ مطبع عزیز دکن مین خوشخط وصاف وپاکیزہ مع صحت تمام کے بہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ باہتمام کارپردازان مطبع طبع ہوتے ہین۔ لہذا صاحبان فرمایش سے امید کی جاتی ہے کہ جو کتاب زبانِ عربی وفارسی و اردو مین چھپوانا چاہین اطلاع فرمائین۔